SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, December 22, 1990

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

واطيعوا الله والرسول لعلكم ترحمون ○ وسارعوا الى مغفرة من
ربكم وجنة عرضها السموت والارض اعدت للمتقين ○ الذين
ينفقون في السراء والضراء والكظمين الغيظ والعافين عن الناس ط
والله يحب المحسنين ○ والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا
الله فاستغفروا لذنوبهم ص ومن يغفر الذنوب الا الله وقف ولم يصروا على
ما فعلوا وهم يعلمون ○

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Saturday, December 22, 1990

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم الله الرحمن الرحيم

واطيعوا الله والرسول لعلكم ترحمون ۝ وسارعوا الى مغفرة من
ربكم وجنة عرضها السموت والارض اعدت للمتقين ۝ الذين
ينفقون في السراء والضراء والكظمين الغيظ والعافين عن الناس ط
والله يحب المحسنين ۝ والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا
الله فاستغفروا لذنوبهم ص ومن يغفر الذنوب الا الله ولم يصروا على
ما فعلوا وهم يعلمون ۝

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ رحمت الٰہی کے مستحق ہو
جاؤ! (۱۳۲-۱۳۱)

اپنے پروردگار کی بخشائش کی طرف تیزگام ہوجاؤ نیز اس جنت کی طرف جس کے پھیلاؤ کا یہ حال ہے کہ تمام آسمانوں زمین کی چوڑائی ایک طرف اور اکیلا اس کا پھیلاؤ ایک طرف اور جو متقی انسانوں کے لیے تیار کی گئی ہے (۱۳۳)

وہ متقی انسان، جن کے اوصاف یہ ہیں کہ خوشحالی ہو یا تنگ دستی۔ لیکن ہر حال میں (خدا کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں غصہ میں آکر بے قابو نہیں ہو جاتے اور لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں (اور وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے (۱۳۴)

نیز وہ لوگ کہ جب کبھی ان سے کوئی سخت برائی کی بات ہوجاتی ہے یا اپنی جانوں کو (آلودہ معصیت ہوکر) مصیبت میں ڈال دیتے ہیں تو فوراً اللہ کی یاد ان میں جاگ اٹھتی ہے (اور اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرنے لگتے ہیں) پس وہ خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے اور خدا کے سوا کون ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہو۔

(سورۃ آل عمران)

جناب چیئرمین: جی جناب جاوید جبار صاحب۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, this is the first regul working session of the Senate in the current year of Parliament and is with great regret that one notices the absence of the Leader of t House and in fact, it is a matter of great regret that we are beginni our working session without the Leader of the House.

جناب چیئرمین: یہ آپ نے کونسا نکتہ اٹھایا ہے یہ point of regret ہے!

(Interruptions)

Mr. Chairman : I just want to know because as an experienced member like you in the Senate has raised this point.

یہ کیا نکتہ آپ نے اٹھایا ہے؟

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, it is a point of clarification, information and enlightenment from yourself.

Mr. Chairman : Thank you Mr. Javed Jabbar.

Yes please Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan : Mr. Chairman, Sir, the Prime Minister has recently appointed me as a Leader of the House. So, as such I am here and I am prepared to reply all the questions.

Mr. Chairman : That answers your question, Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, the Leader of the House in a newly elected government should at least fulfil his responsibility for one single day before delegating it to such a distinguished parliamentarian as is Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Chairman : As was being done in the past.

Mr. Javed Jabbar : So, that means we shall not see the Leader of the House in this government either.

(Interruptions)

OATH TAKING

Mr. Chairman : Now, the new members will take the oath.

Would the new members kindly stand up?

(جناب عبدالخالق خان - جناب انور سیف اللہ خان - جناب فدا محمد خان - جناب بوستان علی ہوتی - جناب اسلام الدین شیخ اور حافظ حسین احمد نے سینیٹ کے

رکن ہونے کا حلف اٹھایا اور جناب چیئرمین نے ان سے حلف لیا۔)

جناب چیئرمین: آپ سب کو مبارک ہو۔ میں اب آپ کے نام پکاروں گا اور جس معزز رکن کا نام پکارا جائے وہ آکر رجسٹر پر دستخط کر دے۔

سید فصیح اقبال: جناب آج اس تقریب کے لئے پی۔ٹی وی کی coverage ضروری تھی کیا وہ خود نہیں آئے یا انہوں نے تساہل سے کام لیا ہے یا یہاں سے انہیں کوئی اطلاع نہیں بھیجی گئی۔ ہمارے نئے ممبران نے حلف اٹھایا ہے اور یہ روایت ہے کہ جب بھی ایسا ہوا ہے پاکستان ٹیلی ویژن نے اس کو مناسب coverage دی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ انفارمیشن کمیٹی کے چیئرمین ہیں kindly take note of this ان کو اطلاع دی تھی وہ نہیں آئے you kindly examine this matter

(جناب چیئرمین نے جناب عبدالخالق خان، جناب انور سیف اللہ خان، جناب فدا محمد خان، جناب بوستان علی ہوتی، جناب اسلام الدین شیخ، جناب حافظ حسین احمد کے نام پکارے اور انہوں نے آکر رجسٹر پر دستخط کئے۔)

پروفیسر نور رشید احمد: جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ کارروائی شروع کرنے سے پہلے لاہور میں جو ابھی حادثہ ہوا ہے آغائے صادق گنجی کی شہادت کا، ہمارے اپنے بھائی محترم محمد علی خان صاحب کی والدہ محترمہ کا بھی اس زمانے میں انتقال ہوا ہے۔ ہندوستان میں بابری مسجد کے سلسلے میں آپ کو معلوم ہے کہ سینکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں اور کشمیر میں روزانہ مسلمان شہید ہو رہے ہیں اور ان سب کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

جناب چیئرمین: میں ذرا پہلے appointment of Leader of the House کا اعلان کر دوں اس کے بعد دعا کرتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔ ہمارے محترم نثار علی خان کے والد صاحب کا بھی انتقال ہوا ہے تو ان کے حق میں بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

جناب چیئرمین : آپ نے درست فرمایا ہے لیکن میں لیڈر آف دی ہاؤس کے تقرر اور چیئرمین کے پینل کا اعلان کر دوں ۔

In exercise of powers under Rule 14 of the Rules of Procedure and the Conduct of the Business in the Senate 1988, I hereby nominate the following Senators to form the panel of Chairmen for this session of the Senate :-

(1) Lt. Gen. (R) Jamal Said Mian.

(2) Syed Mazhar Ali.

(3) Malik Mohammad Hayat.

ایک اور اطلاع آپ کو دینی ہے کہ وزیراعظم صاحب نے قواعد کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جناب محمد علی خان ہوتی صاحب کو لیڈر آف دی ہاؤس مقرر کیا ہے جو وزیر اعظم کی عدم موجودگی میں اس ایوان میں لیڈر آف دی ہاؤس کے فرائض سرانجام دیں گے ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب! ہمیں ۹ دن تک اجلاس جاری رہنے کا پروگرام ملا ہے۔ اس میں چار دن کی چھٹی ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ اب سینیٹ کی ضرورت باقی نہیں رہی، چار دن چھٹیاں، پانچ دن کام، پانچ دن میں کیا کام ہوگا۔ اتنے اہم معاملات ہیں، خلیج کا مسئلہ ہے۔ فارن پالیسی ہے، صدر کا خطاب ہے کشمیر کا مسئلہ ہے۔ انڈیا کے ساتھ تعلقات کا مسئلہ ہے، یہ سارے مسئلے ہیں۔ اگر آپ ان پر بحث نہیں کرنا چاہتے تو حکومت کی مرضی ہے اور اگر چاہتے ہیں تو یہ کام کوئی تھوڑا نہیں ہے امریکہ کے ساتھ تعلقات پر بحث ضروری ہے وہ ہمارا باس بنا ہوا ہے اس پر بحث کے لیے بڑا وقت چاہیئے۔

جناب چیئرمین : یہ عارضی پروگرام ہے، بعد میں اور بھی جاری کیا جائے گا۔

FATEHA

جناب چیئرمین : قاضی صاحب آپ چوہدری نثار علی خان کے والد صاحب کے لیے، محمد علی

خان صاحب کی والدہ صاحبہ کے لیئے اور ان شہدا کے لیئے جنہوں نے کشمیر میں وفات پائی اور جناب صادق گنجی کے لیئے جن کا لاہور میں قتل کا سانحہ ہوا، دعائے مغفرت فرمادیں۔

(قاضی عبداللطیف صاحب نے دعا فرمائی)

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب چیئرمین ! آپ کی اجازت سے آپ کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج میں دیکھ رہا ہوں کہ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ ہمارے ہال میں نصب ہو چکی ہے اور میرا خیال ہے کہ جن لوگوں نے جدو جہد کر کے لگوائی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے جنہوں نے یہ کام کیا ہے ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے میں سمجھتا ہوں کہ اس ہال کی ذمہ داریاں اس آیت کریمہ کے نصب ہو جانے سے اور بڑھ گئی ہیں میں اس کے بعد میں عرض کروں گا کہ اکانومی کی طرف حکومت نے بڑا زور دیا ہوا ہے اور صحیح طور پہ زور دیا ہے آپ کی طرف سے ہمیں بار بار چٹھیاں آئی ہیں کہ ہم فیصلہ کریں کہ ہم اردو میں ایجنڈا چاہتے ہیں یا انگریزی میں ہم نے اپنی choices دے دی ہیں اور اگر کسی نے نہیں بھی دی تو جو پچھلا مراسلہ ہمیں ملا۔ اس میں صاف طور پہ لکھا ہوا تھا کہ اگر آپ کا جواب نہ آیا تو آپ کو صرف انگریزی میں مراسلہ بھیجا جائے گا اس کے باوجود آج اردو اور انگریزی کے دونوں مراسلے ہمارے پاس چلے آ رہے ہیں ماشاءاللہ پیسے کی فراوانی پائی جاتی ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بجٹ کے کم کرنے پر کیوں شور مچایا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کسی وقت آج میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ we will look into this.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : یہ نکتہ تو ایوان کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں یہ سیکرٹریٹ کا مسئلہ ہے، We will examine it.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : لیکن میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ economy کی طرف توجہ دیں۔

Mr. Chairman : We will look into it. Thank you.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, what about the first point

raised by the hon'ble Senator ?

جناب چیئرمین : جہاں تک پہلی چیز کا تعلق ہے اس سلسلے میں ہم نے ایک علیحدہ تقریب بھی کی تھی ۔۔۔۔۔

جناب جاوید جبار : جس میں صرف ہمارے کچھ privileged colleagues کو بلایا گیا تھا ۔

جناب چیئرمین : جو جو اسلام آباد میں موجود تھے انہی کو مدعو کیا گیا تھا لیکن اچھا ہے کہ جنرل سعید قادر صاحب کی جانب سے ایوان میں بھی یہ چیز آ گئی ہے اب ریکارڈ پر وہ چیز آ جائے گی لیکن ہم نے ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا تھا ۔

جناب جاوید جبار : خصوصی کیوں، جناب چیئرمین سب کو کیوں نہیں بلایا گیا آخر ہم بھی تو سینیٹ کے ممبر ہیں ۔

جناب چیئرمین : اب آپ کو ہم یہ شرف دیتے ہیں کہ آپ سب کو بلا لیں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : وقفہ سوالات ، جناب شاد محمد خان سوال نمبر ۱

STREET LIGHTS ON JHELUM ROAD - RAWALPINDI

*** Mr. Shad Mohammad Khan :**

1. Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) whether it is a fact that almost all the street lights from District Courts to Morgah Chowk on Jhelum Road, Rawalpindi are defective, if so, its reasons, and the time by which these will be replaced ; and

(b) the time by which new street lights from Morgah Chowk to Alshafa Eye Hospital will be fixed?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) The lights from District Courts

[Sahabzada Yaqub Khan]

to the gate of Ayub National Park have now been put in working order. The street lights from the gate of Ayub National Park to Morgah were out of order because of defective WAPDA lines which have now been repaired by them and the lights have started functioning.

(b) The Cantonment Board Rawalpindi intends to include the work of installation of street lights from Morgah to Al-Shafa Eye Hospital in the Budget Estimates for 1991-92.

Mr. Shad Mohammad Khan : Sir, is it 1990-91 or 1991-92?

Sahabzada Yaqub Khan : 1991-92

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir : Sir, it means that the lights would only be put in order when it is brought to the notice of this House or is it a normal function of WAPDA to put these lights in order?

Sahabzada Yaqub Khan : It is obviously the function of WAPDA to do so as soon as events of this kind occur namely the lights go out. Apparently this was the result of an accident in which a truck or a car hit one of the poles. At the moment, there are 82 lights on the portion of Jhelum Road from district courts to the Morgah Chowk. These are installed on 57 poles. Out of the aforesaid 82 street lights, 24 remained out of order for a period of about 30 days due to damage caused to a pole by a vehicle which hit the pole. WAPDA has repaired the damaged pole and the fault is now being rectified and they are functioning. Although the road is the National Highway and comes under the jurisdiction of National Highway Board, the Cantonment Board, Rawalpindi, intends to include the installation of street lights from Morgah Chowk to Al-Shafa Hospital from its budget for 1991-92. I regret if there were any delays and the inconvenience caused to the public as a result of this accident.

The point has been made, it has been brought before the House and the object of attracting attention to this deficiency, as I am quite sure the Member will agree, has been fulfilled and this matter

will continue to receive full attention and to ensure that there is no recurrence of a lapse of this kind. Thank you.

Lt. Gen.(Retd) Saeed Qadir : Mr. Chairman, the reference was not just to the particular portion of the street lights that has been mentioned in the question. There are innumerable streets in Rawalpindi where the street lights are not functioning. The example is of my own area where out of 6 street lights only 3 are working. The point, I was trying to make, is, whether WAPDA have a system by which they go around and rectify these lights if they are out of order. The lights will go out of order but do they have a system or does it have to be raised in the House to get things rectified.

Sahabzada Yaqub Khan : Mr. Chairman, as I said the point has been made. The Senator is right in saying that the WAPDA is responsible for the installation/maintenance of electricity or poles and so on. The Cantonment Board took the right step of referring this matter to WAPDA in the hope of getting an early repair done. It took about 30 days which is too long of course to replace the damage and we will ensure that some system exists whereby there can be immediate reporting of failures of this kind and that delay in repair can be shortened to the minimum extent.

Mr. Chairman : Now Question No.2, Shad Mohammad Khan.

*** Mr. Shad Mohammad Khan :**

2. Will the Minister for Defence be pleased to state.

(a) the details of existing facilities and future planning of the Ayub National Park, Rawalpindi : and

(b) the terms and conditions of establishment of play land, adjacent to Ayub National Park?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) 1. Existing facilities are :

(i) a restaurant for refreshment.

[Sahabzada Yaqub Khan]

(ii) two artificial lakes provided with motor boats, paddle boats and rowing boats.

(iii) one open air theatre for musical concerts. dramas etc.

(iv) five children parks equipped with different recreational items like swings, see-saws, merry-go-round, slides etc.

(v) a "baradari" and two other picnic spots.

(vi) a rose garden and a Jasmine garden in addition to afforestation around the Park.

(vii)jogging,walking tracks.

II. Future Plans are :

(i) development of a botanical garden.

(ii) provision of botanical name-plates on trees.

(iii) expansion of the existing nursery and to undertake extensive plantation of flowering plants and the trees of different varieties.

(iv) provision of barbed wire fencing around the park.

(v) provision of 3 steel gates including civil work.

(vi) provision of steel grille and civil work along the main gate.

Development of the park and provision of additional facilities is a continuous process and Rawalpindi Cantonment Board is undertaking these works in accordance with the priorities of the works. At present work in respect of serial No.(v)and(vi)is already in progress.

The Government is taking special interest in development of Ayub National Park in making it self-supporting aesthetic and good for all classes and ages of citizens. To this end, the Government has

recently made a special grant-in-aid of Rs. 1 million for the improvement of the Park . Additionally, services of a horticulture arboricultural expert from Japan are being arranged through the Economic Affairs Division.

(b) according to the lease agreement between Cantonment Board Rawalpindi and the lessee, the major terms and conditions are:

(i) land measuring 100 kanals was leased out in 1983 for establishing play land.

(ii) the lease is for 10 years extendable upto 30 years at the option of the lessee on payment of annual rent at the rate of Rs. 50 per kanal for the first 5 years and R . 75/- per kanal for the subsequent 5 years. For the next each term of 10 years the rent will increase by 30%. A copy of the lease agreement between the parties containing detailed terms conditions is attached at Annex-I.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

Mr. Shad Mohammad Khan : Supplementary Sir, I would like to invite the attention to the fact that the lease money of Rs. 50/- per kanal for such a valuable area is too less. Is the Government prepared to enhance the rate of lease according to the availability of sight seeing and importance of the places.

Sahabzada Yaqub Khan : Sir, these are the terms of the current lease. The point made by the honourable Senator will be very carefully considered by us. There are two solutions, I am open to either. The subject can be discussed by him with me. Afterwards when I have been able to obtain on these questions more detailed information in order to meet his very valid query or alternatively the question could be deferred and could be put again. I am happy to meet with it either way.

Mr. Javed Jabbar : Supplementary Sir. What is the name of the party with which this lease agreement has been concluded?

Sahabzada Yaqub Khan : Annexure has been placed in the library.

Mr. Javed Jabbar : Sir, we would like to know on the floor of the House.

Sahabzada Yaqub Khan : I have the lease deed, if my colleague would wish to examine it I can read out the lease deed.

Mr. Javed Jabbar : I want to know the name of the party.

Sahabzada Yaqub Khan : This lease is made between the Cantonment Board and Alpha Brava Limited, 207 -Lakshmi Building, M.A. Jinnah Road, Karachi.

Mr. Chairman : Represented through the Company's Managing Director Maj. (Retd) Zahid Yaseen.

Prof. Khurshid Ahmed : Sir, I would like to know when was the current rate of lease fixed?

Sahabzada Yaqub Khan : As regards the date on which the rate of lease was fixed, I do not have the information and I would be very happy to answer it as a supplementary on a subsequent day.

Mr. Chairman : Prof. Sahib any other question.

Prof. Khurshid Ahmed : When the information comes .....

Mr. Chairman : O.K. So, it is deferred. Agreed?

Akhunzada Behrawar Saeed : Sir, whether it was a gift in the course of a lease.

Mr. Chairman : Would you like to answer this question Sahabzada Sahib?

Sahabzada Yaqub Khan : Sir, I don't have the details to this question and I could happily provide the answer to satisfy my dear friend and colleague either separately or in a supplementary. I will be

happy to provide the answer.

Mr. Chairman : So, this is deferred. We will take it up on the next rota day. Now, the next is Question No. 3. Shad Mohammad Khan Sahib.

AUCTION OF PLOTS OF CANTONMENT LAND

*** Mr. Shad Muhammad Khan :**

3. Will the Minister for Defence be pleased to state the measurement of Cantonment land, Rawalpindi, adjacent to play land, number of plots auctioned, with their rates, and what type of basic facilities the Board will provide?

Sahabzada Yaqub Khan : The information desired is as under:-

(i) measurement of land adjacent to play land.	62.05 acres.
(ii) number of plots auctioned on -	
(a) 2,3 & 4 Oct. 1989.	29 plots (list alongwith rates at Annex-I) highest bids of only 20 plots were approved by the competent authority as per lists attached at Annex-III.
(b) 24,25 Oct. 1989	19 plots (list alongwith rates attached at Annex-II.) Auction proceedings were rejected by the Ministry of Defence because of non-observance of rules.
(c) 3,4 Dec. 1990.	20 plots were put to auction. No bids received for 6 plots of these 20 plots. Highest bids received in respect of 14 plots is attached at Annex-IV. The case for formal approval of the auction is under process.

[Sahabzada Yaqub Khan]

(d) Type of facilities to be provided by the Board.
(i) roads.
(ii) road side drains.
(iii) street lights.
(iv) water supply etc. except Sui Gas.

Annexure-I

Plot No.	Area in Sq. Yds.	Annual rent.	Highest bid recovered in auction	Name of highest bidder	Known market rates per Sq. Yds.	Auction rates per Sq. Yds
1	2	3	4	5	6	7
					Rs.	Rs.
1.	615	154.26	11.00.000	Mr. Muhammad Ali Shah.	800 to 1000	1788.61
2.	600	150.50	10.00.000	Mr. Ashraf Mahmood Wathra.	Do.	1666.66
3.	300	75.25	6.15.000	M/s. Muhammad Anwar Mirza and Muhammad Aslam Mirza.	Do.	2050.00
4.	300	75.25	5.50.000	Mr. Bashir Ahmed.	Do.	1833.34
5.	400	100.33	7.25.000	Mr. Yazdiar Humi Kakabad.	Do.	1812.50
6.	400	100.33	6.60.000	Mr. Ghulam Ussyydain	Do.	1650.00
7.	600	150.50	9.30.000	Mr. Raheel Bukhari.	Do.	1550.00
8.	652	163.54	9.55.000	Raja M. Yasin.	Do.	1464.72
9.	600	150.50	8.65.000	Malik Abdul Razzaq and others.	Do.	1441.66
10.	300	75.25	5.01.000	Malik Saleem Raza.	Do.	1670.00
11.	300	75.25	4.50.000	Mr. Ijaz-ur-Rehman through Ch. Ghulam Nabi.	Do.	1500.00
12.	300	75.25	5.05.000	Mr. Khalid Pervaiz.	Do.	1683.33
13.	300	75.25	6.64.000	Mr. Khalid Pervaiz.	Do.	1546.00

1	2	3	4	5	6	7
14.	575	144.22	7.02.000	Mr. Mafzool Akhtar Zaka.	Do.	1220.87
15.	697	174.83	9.50.000	Mr. Qamarul Islam.	Do.	1362.98
16.	740	185.61	10.00.000	Mr. Abdul Wahid Khan.	Do.	1362.98
17.	600	150.50	8.63.000	Mr. Hameed Ullah.	Do.	1438.33
18.	600	150.50	8.75.000	Mr. Aurangzeb Khan.	Do.	1458.35
19.	300	75.25	5.15.000	Haji M. Hanif.	Do.	1716.66
20.	300	75.25	4.60.000	Mr. M. Nazir.	Do.	1533.33
21.	300	75.25	4.63.000	Mr. Abid Iqbal.	Do.	1543.33
22.	300	75.25	5.23.000	Mst. Ismat Rifiq.	Do.	1743.33
23.	300	75.25	5.80.000	Mr. Muhammad Imran.	Do.	1933.33
24.	266	66.72	4.28.000	Dr. Zulfiqar Ahmad.	Do.	1609.00
25.	343	86.05	5.02.000	Mst. Muoorot Laka.	Do.	1463.55
26.	293	73.50	4.52.000	Major Saeed Ahmad.	Do.	1542.66
27.	266	66.72	4.52.000	Mr. Zulfiqar Ahmed.	Do.	1699.24
28.	300	75.25	4.80.000	Malik Abid Raza.	Do.	1566.66
29.	300	75.25	5.18.000	Mst. Shugfta Riaz.	Do.	1726.66

Annexure II

S. No.	Plot No.	Area in Sq. meter	Name of the highest bidder	Amount of highest bid
1	2	3	4	5
1.	1	514.20	Mr. Muhammad Ali Shah.	11,00,000
2.	2	501.66	Mr. Ashraf Mahmood Wathri.	10,00,000
3.	3	250.83	M/s. Muhammad Anwar Mirza & Muhammad Aslam Mirza	06,15,000
4.	4	250.83	Mr. Bashir Ahmed.	05,50,000
5.	5	334.44	Mr. Yazdiar Homi Kakabad.	07,25,000

[Sahabzada Yaqub Khan]

1	2	3	4	5
6.	6	344.44	Mr. Ghulam Ussyyedian Qureshi.	06,60,000
7.	7	501.66	Mr. Raheel Bukhari.	09,30,000
8.	10	250.83	Malik Saleem Raza.	05,01,000
9.	12	250.83	Mr. Khalid Pervaiz.	05,05,000
10.	13	250.83	Mr. Khalid Pervaiz.	04,84,000
11.	19	250.83	Haji Muhammad Hanif.	05,15,000
12.	20	250.83	Mr. Muhammad Nazir.	04,60,000
13.	21	250.83	Mr. Abid Iqbal.	04,63,000
14.	22	250.83	Mst. Ismat Rafiq.	05,23,000
15.	23	250.83	Mr. Mohammad Imran.	05,80,000
16.	24	222.40	Dr. Zulfiqar Ahmed.	04,22,000
17.	26	244.97	Major Saeed Ahmed.	04,52,000
18.	27	222.40	Mr. Zulfiqar Ahmad Khan.	04,52,000
19.	28	250.83	Malik Abid Raza.	04,70,000
20.	29	250.83	Mst. Shagfta.	05,18,000

Annexure-III

S. No.	Plot No.	Area in Sq. meters.	Annual rent	Highest bid recovered in auction	Name of highest bidder	Known market rates P.Sq. meter	Auction rates per Sq. meter
1	2	3	4	5	6	7	8
							Rs
1.	32	1668.38	200.66	11,55,000	Mrs. Rifful Waheed Jaswal	Rs. 9.000 to Rs. 1200	1,726,77
2.	33	355.34	185.35	6,00,000	Sh. Anwar-ul-Haq.	Do.	1,688,52
3.	34	Do.	Do.	5,94,000	Miss Shamila Agha Nasir.	Do.	1,671,64

1	2	3	4	5	6	7	8
5.	36	Do.	Do.	8.15.000	Ms. Tariq Mohmood and others.	Do.	1.624.61
6.	37	250.83	75.25	5,71,000	Mr. Sifdar Hussain.	Do.	2,276.44
7.	38	Do.	Do.	4,66,000	Mr. Abdul Aziz.	Do.	1,857.83
8.	39	Do.	Do.	4,40,000	Mst. Mateena Khatoon.	Do.	1,754.18
9.	40	Do.	Do.	5,87,000	Mst. Nisar Fatima.	Do.	2,321.20
10.	47	382.93	114.88	5,18,000	Mst. Samina Yousafzi.	Do.	1,331.84
11.	48	428.88	128.82	5,31,000	Mr. Shahid Aman.	Do.	1,240.42
12.	49	397.15	119.15	5,18,000	Mst. Abida Zaka.	Do.	1,384.30
13.	50	418.85	125.41	5,21,000	Mr. Rashid Aman.	Do.	1,246.26
14.	51	501.66	150.50	7,75,000	Mrs. Rashida Aslam.	Do.	1,544.87
15.	52	Do.	Do.	7,70,000	Mr. Chulam Rasool Qureshi.	Do.	1,550.85
16.	53	250.83	75.25	5,00,000	Mr. Zahir-ud-Din	Do.	1,993.38
17.	54	Do.	Do.	4,44,000	Mr. Abdul Karim.	Do.	1,779.12
18.	55	Do.	Do.	4,49,000	Syed Asif Shah.	Do.	1,790.05
19.	56	Do.	Do.	5,00,000	Mrs. Samir Iftikhar Ali.	Do.	1,993.38

Annexure IV

LIST OF PLOT AUCTIONED ON 3RD & 4TH OF DECEMBER, 1990

Plot. No.	Area in Sq. Yds.	Annual Rent	Highest bid received in auction	Name of highest bidder
1	2	3	4	5
			Rs.	
8	652	163/54	9.33.000	M/s. Inayat Ellahi & Sons.
9	600	150.50	8.16.000	--do--
11	300	75/25	5.05.000	Mr. Safdar Hussain.
14	575	144/22	7.15.000	Syed Muti-ul-Haq.
15	697	174/83	9.21.000	Mst. Asghri Khanum Qureshi
16	740	185.61	9.05.000	Lt. Col. Iftikhar Ahmed.
17	600	150.50	7.91.000	Mr. Masud Ahmed.

[Sahabzada Yaqub Khan]

1	2	3	4	5
18	600	150.50	7,86,000	Mr. Muhammad Akram.
25	348	86.05	5,09,000	Khawaja Shakeel Ahmed.
32	800	200.66	9,47,000	Mst. Noreen Jamshed.
37	300	75.25	4,91,000	Mr. Muhammad Shabir Khan.
38	..	..	4,60,000	Mr. Muhammad Saghir.
39	..	..	4,40,000	Mr. Pervaiz Mahmood.
40	..	..	3,80,000	Ch. Muhammad Akram.

Mr. Chairman : Any Supplementary?

Mr. Shad Mohammad Khan : No supplementary.

Mr. Chairman : Next Question No. 4.

DOMESTIC WATER CONNECTIONS

* **Nawabzada Jehangir Shah Jogezia :**

4. Will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that the present Station Commander, Rawalpindi Cantt. has imposed restriction on new domestic water connections, if so, its reasons and the time by which the restriction will be withdrawn?

Sahabzada Yaqub Khan : The Station Commander in his capacity as President, Cantonment Board has not imposed any restriction on new domestic water connections.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ہے؟

Nawabzada Jehangir Shah Jogezai : No.

جناب احمد میاں سومرو : جی میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : پوچھیں۔

Mr. Ahmedmian Soomro : Has the Station Commander in any other capacity issued this instruction?

Sahabzada Yaqub Khan : The Station Commander has many duties Mr. Senator and this is one of them.

Mr. Ahmedmian Soomro : No, this is not my question. Your reply says that the Station Commander has stopped them. Has he stopped them in any other capacity?

Sahabzada Yaqub Khan : Not to my knowledge, no Sir.

جناب چیئرمین ، سوال نمبر ۵

ADVERTISEMENT EXPENDITURES PAID BY THE FEDERAL GOVT.

* **Prof. Khurshid Ahmed :**

5. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the total amount paid against the advertisements sponsored by the Ministries Divisions and the Industrial formations under the administrative control of the Federal Government, with the reference of PPP and its Co-Chairpersons, at the advent of Azad Kashmir elections May, 1990, indicating also the details of these advertisements'

Ch. Nisar Ali Khan : Total amount paid is Rs. 2,86,667.00. Details are annexed.

Annexure

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF ADVERTISEMENTS SPONSORED BY THE MINISTRIES/DIVISIONS AND THE INDUSTRIAL FORMATIONS UNDER THE ADMINISTRATIVE CONTROL OF THE FEDERAL GOVERNMENT WITH REFERENCE TO PPP AND ITS CO-CHAIRPERSON AT THE ADVENT OF AZAD KASHMIR ELECTION, MAY 1990.

Name of Newspaper	*Amount*
	Rs.
Jang	83,949.40

[Ch. Nisar Ali Khan]

Nawa-e-Waqt	76,313.88
Haider	21,487.68
Musawat	24,710.40
Mashriq	31,170.96
Markaz	09,188.64
Amn	15,253.92
Qaumi Awaz	12,830.40
Pakistan Times	07,791.12
The Nation	03,970.08
Total ..	286,666.48

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال۔

پروفیسر خورشید احمد : بہت سارے ضمنی سوالات ہیں۔

جناب چیئرمین : جی، پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد : میرا یہ سوال اس امر سے متعلق ہے کہ پی۔پی۔پی کی چیئرپرسن صاحبہ آزاد کشمیر کے الیکشن سے پہلے، جب وہاں کے دورے پر گئی تھیں تو اس وقت سرکاری خزانے سے مختلف اخباروں کو اس واقعہ کی اطلاع دینے کے لئے اشتہارات دیئے گئے تھے۔ اس سلسلے میں، میں نے معلومات حاصل کی تھیں جس کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ۲،۸۶،۶۸۶ روپے سرکاری خزانے سے اس اشتہار بازی کے لئے خرچ ہوئے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ اس قسم کے اشتہارات سرکاری خزانے سے دینے کی کیا کوئی justification ہے؟ کیا حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ جن سرکاری حکام نے اپنی سرکاری حیثیت

کو غلط استعمال کیا ہے اور اس قسم کے ذاتی سیاسی اشتہارات کے اخراجات سرکاری خزانے سے ادا کیے ہیں ان سے یہ رقومات واپس لی جائیں ۔

چوہدری نثار علی خان : میں معزز سینیٹر کی اس بات سے مکمل طور متفق ہوں ۔ اس امر کی کوئی justification نہیں ہے ، یہ جو کام ہوا ہے یہ قانون اور قاعدے کے مطابق نہیں ہوا ہے میں معزز سینیٹر کا مشکور ہوں کہ وہ یہ بات میرے نوٹس میں لائے ہیں اس سوال کے نتیجے میں جو انفارمیشن میرے سامنے آئی ہے اس کے پیش نظر میں نے کل ہی ایک انکوائری آرڈر کی ہے جونہی اس انکوائری کی رپورٹ سامنے آئے گی تو پتہ چلے گا کہ یہ رولز اور ریگولیشن کس طریقے سے flout کیے گئے ہیں اور کن احکامات پر یہ پیسہ خرچ کیا گیا ہے ، میں یہ سب کچھ ایوان کے سامنے پیش کر دوں گا ۔ میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ جونہی یہ رپورٹ سامنے آئے گی ہم ان لوگوں کے خلاف یقیناً کارروائی کریں گے جو رولز کے خلاف ورزی کرنے کے ذمہ دار پائے جائیں گے ۔

(۲) میں ان کو یہ commitment دیتا ہوں کہ جو موجودہ قانون اور قاعدہ ہے اسے حکومت ہرگز flout نہیں کرے گی اور قانون کے مطابق اشتہارات دیئے جائیں گے ۔

جناب چیئرمین : جی ، اور کوئی سوال ،

Mr. Javed Jabbar : Would the honourable Minister care to specify what rules and regulations have been violated by the placement of government advertisements in newspapers. To the best of my knowledge there are no rules preventing any Ministry or Division from placing an advertisement.

Ch. Nisar Ali Khan : The honourable Senator has been a Minister of the Ministry in question and I think he is well versed with the regulations which govern the advertisements to various newspapers and periodicals. I think in that respect the major priority is the overall circulation of the newspapers. In this case certain newspapers were given advertisements well over and above a relevant circulation.

Secondly to the information which has been brought before me at this stage it has come to my notice that these advertisements have

[Ch. Nisar Ali Khan]

been given without prior approval of the competent authority. They have been given on a verbal directive. I think the honourable Senator would agree with me that was not according to the rules. But as I have said once the report comes before me I will be in a better position to dilate on the issue. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Mr. Javed Jabbar:

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, with respect I invite your attention to the Annexure given and the figures given do not bear out or not reflective of the comments made by the honourable Minister because the amounts in advertisements paid out to Jang and Nawa-e-Waqt which are the two largest Urdu newspapers are far in excess of the amounts paid to papers like Musawat which was only twenty four thousand which is one fourth or less. So, therefore, to imply that the press can be influenced by the placement of advertisements is disrespectful to the press and surely the honourable Minister would not want to make such an implication.

Ch. Nisar Ali Khan : I stand- by my earlier answer, Sir.

Prof. Khurshid Ahmed : Supplementary Mr. Chairman.

Mr. Chairman : Prof. Khurshid Ahmad.

پروفیسر خورشید احمد : یہ پارلیمانی روایات نہیں ہیں کہ میں ایک ضمنی سوال ایک رکن سے کردوں اس لیے میں محترم وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہر حکومت کو جہاں یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ سرکاری امور کو سرکاری اشتہارات کے ذریعے سے لوگوں تک پہنچائے، جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی خاص پراجیکٹ یا کسی خاص چیز جس کو عوام کے علم میں لانا ضروری ہو مثلاً عدالت کے نوٹسز، سکالرشپس وغیرہ یہ وہ چیزیں ہیں کہ جن کو جائز طریقے سے حکومت عوام تک پہنچاتی ہے وہاں اسے یہ اختیار حاصل نہیں کہ ایک پولیٹیکل پارٹی کی چیئرپرسن ایک ریلی سے خطاب کرنے کے لئے وجس ریلی کا اہتمام ایک پولیٹیکل پارٹی نے کیا ہو۔ گورنمنٹ نے نہیں، بلکہ ایک پولیٹیکل پارٹی

نے کیا ہو) جارہی ہوں اور اس کی اطلاع اخبارات کے ذریعہ آدھے آدھے صفحہ اور ایک چوتھائی اشتہارات کے ذریعہ سے عوام کے نوٹس میں لائی جائے ۔

کیا یہ بھی ایک حقیقت نہیں ہے کہ یہ دراصل سرکاری خزانے کا ناروا اور سیاسی استعمال ہے اور اسے کسی بنیاد پر جائز سرکاری اشتہار قرار نہیں دیا جا سکتا اور اگر اس معاملے میں کوئی رولز نہیں ہیں تو حکومت ہمیں یہ بتائے کہ کیا وہ اس معاملے میں کوئی واضح رولز مرتب کرنے کے لئے تیار ہے ۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, supplementary to the supplementary.

Mr. Chairman : No. No. supplementary to a supplementary.

جناب جاوید جبار : آئی جے آئی نے ڈیڑھ کروڑ روپے کے اشتہارات دیئے تھے ۔

Mr. Chairman : Javed Sahib, please sit down. I am sure you will recognize that there is no supplementary to a supplementary. There is no such thing.

پروفیسر خورشید احمد : یہ آئی جے آئی نے اپنے پاس سے دیئے تھے ۔

Mr. Chairman : Ch. Nisar Ali Khan Sahib.

چوہدری نثار علی خان : جناب والا ! جیسے میں نے معزز سینیٹر کے پہلے سوال کے جواب میں گزارش کی کہ میں ان سے اس سلسلے میں مکمل طور پر متفق ہوں اس سلسلہ میں رولز اور قواعد، وزارت اطلاعات کے پاس پہلے ہی موجود ہیں اور انشاءاللہ موجودہ حکومت ان کو مکمل طور پر follow کرے گی ۔

جناب چیئرمین : جناب بنگلزئی صاحب، آپ کچھ پوچھنا چاہتے تھے ۔

میر حسین بخش بنگلزئی : محترم وزیر صاحب نے اعلان فرمایا ہے کہ وہ اس سلسلے میں انکوائری کا حکم دے چکے ہیں میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ انکوائری کون conduct کرے گا۔ سرکاری اہلکار کریں گے یا کوئی دوسری ایجنسی ، میرا مطلب ہے کہ ان کی

غیر جانب داری کو کس طریقے سے measure کر سکیں گے۔

چوہدری نثار علی خان : سر دست تو میں نے اس سلسلے میں ایک ایڈیشنل سیکرٹری کو مامور کیا ہے اور اگر یہ ایوان چاہے تو میں اس سلسلے میں معزز اراکین کو بھی اس میں شامل کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال۔

سید فصیح اقبال : جناب والا! میں اس مسئلہ کو اپنی کمیٹی میں بھی زیر بحث لایا تھا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وزارت اطلاعات نے ہمیشہ ہر حکومت کا ساتھ دیا ہے ایسی باتوں کا کبھی بھی انہوں نے نوٹس نہیں لیا۔ میں نے کمیٹی میں کہا تھا کہ ملک کے تمام مستحق اخباروں کا گلا گھونٹا گیا ہے ــــ

جناب چیئرمین : آپ تو تقریر کر رہے ہیں، سوال تو نہیں پوچھ رہے ہیں۔ تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال : پروفیسر صاحب نے جس بات کی نشاندھی کی ہے کہ پچھلی حکومت نے ۲۰ ماہ کی مدت میں سرکاری اشتہارات کا پیسہ بری طرح استعمال کیا ہے اس سلسلے میں کوئی ٹینڈر نوٹس نہیں ہے، کوئی پراجیکٹ نہیں ہے، یہ پیسہ صرف ایک پولیٹیکل پارٹی کے فروغ کے لیے خرچ کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا کمیٹی میں نوٹس بھی لیا ہے لیکن وزیر اطلاعات کے نوٹس کے لیے عرض کرتا ہوں کہ آپ ہماری انفارمیشن کمیٹی کی رپورٹ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آج تک اس رپورٹ کے کسی پہلو پر ایکشن نہیں لیا گیا جمہوری ملکوں میں کمیٹیوں کی رپورٹوں پر ایکشن لیا جاتا ہے۔

Mr. Chairman : Thank you. This is no question. You (Ch. Nisar Ali Khan) are not required to answer.

سید فصیح اقبال : میں تو ان کے نوٹس کے لیے یہ کہہ رہا ہوں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ایک ایڈیشنل سیکرٹری کو انکوائری پر مامور کیا ہے ــــــ

Mr. Chairman : Faseih Sahib, this is a Question Hour, you cannot make a speech in a Question Hour.

اگر آپ سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ سکتے ہیں ۔

سید فصیح اقبال: جناب وضاحت بھی ضروری ہوتی ہے اب وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ معاملہ پہلے کمیٹی کے نوٹس میں آچکا ہے ۔

Mr. Chairman : Please let us follow the rules. This is not the method.

اگلا سوال نمبر ۶، پروفیسر خورشید احمد ،

TAKE OVER CONTROL OF THE NEWSROOM OF PAKISTAN RADIO BY THE ACTIVISTS.

*** Prof. Khurshid Ahmed :**

6. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) whether it is a fact that on the night of July 31, 1990, the activists of Kashmir Liberation Front-apro-independent Kashmir organisation, occupied Azad Kashmir Radio, Muzaffarabad (PBC-PII) and kept it under control for an hour and half despite the presence of an armed guard and Security staff at the gate, and broadcast the programme according to their own will. If so, the action, if any, taken against these activists; and

(b) whether is also a fact that due to a minor mistake of a Naib Qasid in the News Section of PBC was suspended at once, and an enquiry was ordered against him, if so, the reason for this discrimination?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) The version of the incident as narrated in the question is incorrect.

(b) It is true that a Naib Qasid Radio Newsroom was suspended on 4th July, 1990 for committing gross misconduct. A regular inquiry was conducted. He was found guilty and removed from

service. There was no discrimination in the case of this Naib Qasid.

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ جو version سوال میں دیا گیا تھا اس کو incorrect قرار دینے کا ان کے پاس کیا ذریعہ ہے یعنی کس قسم کی information ان کے پاس آئی ہیں کیونکہ میں نے جو انفارمیشن دی ہے یہ میرے پاس ان افراد کی طرف سے آئی تھی جو وہاں اس واقعے کے شاہد تھے۔ کہ ایک گھنٹہ تک یہ صورت حال رہی ہے آپ نے اس معاملے میں کس source کی بنیاد پر یہ جواب دیا ہے۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! جو information مجھے مہیا کی گئی ہے اس کے مطابق یہ ۵۰/۶۰ نوجوانوں کا ایک گروہ تھا جس نے ریڈیو اسٹیشن پر حملہ کیا۔ میں یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ سیکورٹی کے جو وہاں انتظامات تھے وہ مناسب نہیں تھے وہاں صرف ایک گارڈ اور ایک لوکل سیکورٹی کا آدمی موجود تھا مگر جونہی یہ گروہ وہاں گیا تو ریڈیو اسٹیشن کے گیٹ بند کر دیے گئے۔ یہ گروپ تھا یا گروہ تھا۔ اسے باہر ہی روک دیا گیا وہ لوگ لان میں باہر ایک گھنٹہ تک بیٹھے رہے۔ اور یہ جو بات سوال کے ذریعے سامنے آئی ہے کہ انہوں نے ریڈیو سٹیشن پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا تھا یہ درست نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ درست ہے؟

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں یہ درست نہیں۔

چوہدری نثار علی خان: یہ درست نہیں ہے گیٹ بند کر دیئے گئے تھے اور ان کو گیٹ سے باہر ہی روک دیا گیا تھا اور اس کے بعد پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی آخر وقت تک وہاں موجود رہی جو گروپ تھا ان کی صرف ایک ہی ڈیمانڈ تھی۔ کہ ایک جلوس جو انہوں نے ایک دن پہلے نکالا تھا K.L.F. نے، اس کی روداد ریڈیو سٹیشن سے نشر کی جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں وزیر موصوف سے ایک بار پھر گزارش کروں کہ وہ اس سلسلے میں.

independent inquiry کرائیں اور صرف ان دو points کو ascertain کریں۔ نمبر ایک کہ کیا یہ صحیح ہے کہ تقریباً ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹے تک لان میں نہیں، بلکہ ریڈیو سٹیشن کی premises میں وہ لوگ موجود رہے ہیں اور نمبر دو یہ کہ انھوں نے ایک نشریہ وہاں سے announce بھی کیا۔ یہ دونوں واقعات ہوئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے اسے سنا ہے انہوں نے ہمیں رپورٹ دی ہے اس لیے میں چاہوں گا کہ آپ اس کی independent inquiry کرائیں۔ محض departmental inquiry نہ ہو۔

چوہدری نثار علی خان: جی میں انکوائری کروانے کے لیے تیار ہوں مگر میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ ایک نشریہ یقیناً ریڈیو سٹیشن سے نشر کیا گیا اور یہ لوگ جب لان میں اکٹھے ہوئے اور سٹیشن مینجر کو موقع پر بلایا گیا ان لوگوں نے جو نشریہ پیش کیا اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جو قابل اعتراض ہو اور یقیناً ایک نشریہ باہمی مشورے کے ساتھ وہاں سے نشر کیا گیا اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں وہ نشریہ یہاں سنانے کے لیے بھی تیار ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں ممنون ہوں کہ by instalments وزیر موصوف ہر بات مان رہے ہیں پہلے واقعہ غلط تھا اس کے بعد معلوم ہوا کہ لان میں آئے تھے دروازہ بند ہوا پھر معلوم ہوا کہ نشریہ بھی نشر ہوا تھا۔ میں چاہوں گا کہ ذرا اس معاملے میں فراخدلی سے کام لیں اور جو facts ہیں وہ پوری طرح سامنے لے آئیں جو غلطی ہوئی ہے۔ اس کی اصلاح ہو سکتی ہے ایسی کوئی بات نہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! آیا مولانا سمیع الحق بھی کابینہ میں شامل کر لئے گئے ہیں کیونکہ وہ وزراء کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں وہ کس محکمہ کے وزیر ہیں؟

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ کس محکمے کے وزیر بنے ہوئے ہیں؟

مولانا سمیع الحق: وزیر بے محکمہ۔

جناب چیئرمین: وزیر بے محکمہ۔۔۔۔ جی اگلا سوال نمبر ۷

GOVERNMENT ADVERTISEMENTS

*** Prof. Khurshid Ahmed :**

7. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the year-wise details of advertisements given by the Federal Government to different national newspapers, during the period 1987 to 1990; and

(b) whether it is also a fact the daily 'Musawat' and 'Haider' were given advertisements worth over Rs. 8.5 million and 3.7 million respectively between January, 1989 to July, 1990?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Details are annexed.

(b) Yes.

Annexure

YEAR-WISE STATEMENT SHOWING THE APPROXIMATE SPACE AND AMOUNT OF GOVERNMENT ADVERTISEMENTS RELEASED TO THE DIFFERENT NATIONAL NEWSPAPERS DURING THE PERIOD 1987 TO 1990

Name of Newspaper	July to June		July to June		July to June	
	1987	1988	1988	1989	1989	1990
	c.m.	Rs.	c.m.	Rs.	c.m.	Rs.
Jang.	396,400	20,719,630	426.484	16,763.660	306.880	15.908.840
Nawa-i-Waqat	264,629	10,636,340	236.140	9.388.190	220.730	9.007.370
Mashriq	228,610	6,628,320	211.140	5,262.950	229,660	8,056.340
Amn	1,580	54,530	44.560	1.422.250	41.150	3,336.380
Hurriyat	25,509	571,740	20,870	440.680	56.560	476.550

Musawat	Not an Central Media list		40,881	1.497,480	162,975	6.725,720
Jasarat	45,530	1,475,130	29,140	831,430	1,880	51,170
Dawn	170,000	7,897,300	177,770	7,731,050	1,271,290	8,037,330
Pakistan Times	291,740	11,581,430	267,870	9,815,730	273,670	10,870,7780
Muslim	4,760	184,833	93,155	2,840,480	80,910	2,884,490
Nation	90,110	2,26,970	87,620	2,857,050	99,340	2,894,170
Frontier Post	1,780	46,746	48,570	1,747,410	104,370	4,037,930
Daily News	4,900	205,320	3,800	133,090	33,370	112,960
Morning News	108,890	3,311,380	89,880	2,540,070	75,790	3,191,760

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

پروفیسر خورشید احمد: سب سے پہلے تو میں وزیر موصوف سے یہ جاننا چاہوں گا کہ یہ جو آپ نے ڈیٹا دیا ہے اس کے کیا معنی ہیں اس لئے کہ جولائی سے جون کے پہلے کالم میں آپ نے لکھا ہے ۸۷ء پھر اسی کے نیچے آپ نے لکھا ہے ۸۸ء، اس کے بعد کے کالم میں جولائی ۸۸ء سے جون ۸۹ء اور پھر جولائی ۸۹ سے جون ۹۰ء میں فی الحقیقت یہ سمجھنے قاصر ہوں اس لئے ذرا آپ تفصیل سے بتائیں تاکہ میں سمجھ سکوں؟

چوہدری نثار علی خان: معذرت چاہتا ہوں ذرا سوال کو repeat کر دیں۔

پروفیسر خورشید احمد: سوال میرا یہ ہے کہ یہ ڈیٹا جو آپ نے دیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ "امن" اخبار کو جیسے ۸۷-۸۸ اور ۸۹ میں ۴۵ ہزار دیئے گئے تھے ۸۹ء میں ایک لاکھ بیالیس ہزار اور پھر ۱۹۹۰ء میں یہ تین لاکھ ۲۶ ہزار تک بڑھ گئے اس کے بعد اگر آپ "مساوات" کو دیکھیں تو ۸۸-۸۹ سے پہلے مساوات میڈیا لسٹ پر نہیں تھا لیکن ۱۹۸۹ء میں ایک ملین، ڈیڑھ ملین اور اس کے بعد پھر ۱۹۹۰ میں 6.735.720 ملین دیئے گئے۔ اسی طرح "فرنٹیئر پوسٹ" کو آپ دیکھیے۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ فی الحقیقت کیا یہ اشتہارات ان اخبارات کی سرکولیشن کی مناسبت سے دیے گئے تھے اس کے مقابلے میں آپ "جسارت" کو دیکھیے۔ ۸۸ء میں اسے ایک لاکھ ۴۷ ہزار کے اشتہارات دیئے گئے تھے، ۸۹ء میں، 831.430 کے، لیکن ۹۰ء میں یہ صرف ۵۱ ہزار کے رہ گئے۔ کیا یہ اشتہارات impartially

اور اخبارات کی سرکولیشن کی مناسبت سے دیئے گئے تھے۔

چوہدری نثار علی خان: جی جناب جیسے میں نے پہلے سوال کے جواب میں گزارش کی ہے کہ اشتہارات کے سلسلے میں سابقہ حکومت نے ایک پالیسی اپنائی تھی وہ قاعدے کے مطابق نہیں تھی اور اس سلسلے میں خصوصی طور پر جو چیز میں ہاؤس کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔ وہ یہ ہے کہ جہاں ایک طرف پی آئی ڈی میں باقاعدہ طور پر ایک ڈائریکٹر کا عہدہ ہے جس کا کام ہی اشتہارات دینا ہے It is called Director Advertisement اور وہ ہی یہ ساری چیزیں جاری کرتے ہیں۔ سابقہ دور میں سپیشل ڈائریکٹر پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کی طرف سے ایک شخص گیلانی صاحب شاید اُن کا نام تھا انہیں وہاں سپیشل ڈائریکٹر کے طور پر مامور کیا گیا تھا اور ایک آفس سرکولر کیا گیا تھا جو ریکارڈ پر موجود ہے کہ آئندہ Advertisement صرف یہی موصوف جاری کیا کریں گے اور اس طریقے سے یہ advertisements جاری کی گئی ہیں جس کی نشاندہی معزز سینیٹر نے کی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ یہ قانون اور قاعدے کے مطابق نہیں تھی۔

جناب چیئرمین: جی سومرو صاحب آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, things relate to the previous government. Obviously the present government would not take up the responsibilities of misdeeds, if any , of the previous government. Therefore, they are answering this thing and as a sort of convention I don't think it is a good convention that when a government is out we unnecessarily try to pick holes in that. We should lay down some good principles.

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

پروفیسر خورشید احمد: میں آپ کی خدمت میں یہ پارلیمانی روایات رکھنا چاہتا ہوں اور اس سلسلے میں برٹش پارلیمنٹ، انڈین پارلیمنٹ، دونوں کے ریکارڈ شاہد ہیں کہ گورنمنٹ کے بدل جانے کے باوجود ہاؤس میں جو سوالات اٹھائے جاتے ہیں اُن کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں یہ تاریخی ریکارڈ ہے اس کا مقصد کسی کی ٹانگ کھینچنا یا کسی کو

بدنام کرنا نہیں ہے۔ بلکہ قوم کو حقائق سے آگاہ کرنا ہے اور آنے والوں کے لیے صحیح خطوط مرتب کرنے ہیں تاکہ ماضی کی غلطیوں سے سبق حاصل کیا جا سکے۔ دونوں ریکارڈ موجود ہیں کہ سوالات کبھی بھی گورنمنٹ کی تبدیلی کے بعد بدلا نہیں کرتے ہیں بلکہ investigate کر کے ہم نے اب بھی ۱۹۷۲ء سے لیکر کے اب تک کے facts منگوائے، کیوں آخر؟ اس لئے نہیں کہ وہ حکومتیں آ کر چلی گئیں بلکہ اس لئے کہ قوم کے سامنے حقائق آنے چاہئیں اور پالیسی سازوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا احتساب کرنے کے لئے یہ ایوان موجود ہے۔ ایگزیکٹو کے اوپر جو accountability ہے یہ اس کے لئے ضروری ہے اس کا تعلق کسی خاص حکومت سے نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ سید عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ: میں پروفیسر خورشید صاحب کے پوائنٹ آؤٹ کرنے پر وزیر موصوف سے یہ سوال آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ "فرنٹیئر پوسٹ" کا ذکر آیا ہے کہ ان کو زیادہ اشتہارات دیے گئے ہیں اگر چھوٹے صوبوں سے بہت اچھی کوالٹی کا اخبار نکل رہا ہو تو اسکے حقوق کچھ زیادہ ہوں گے یا نہیں یا آئندہ رولز میں زیادہ ہوں گے یا نہیں

چوہدری نثار علی خاں: اس سلسلے میں وزارت اطلاعات کا جو قاعدہ ہے اس میں گنجائش موجود ہے جو ریجنل اخبارات ہیں یقیناً فرنٹیئر پوسٹ اس زمرے میں نہیں آتا ان کو ۲۵ فیصد کوٹہ جاری کیا جاتا ہے

جناب بوستان علی ہوتی: جناب محترم منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں گا۔ جون ۸۸ء تک 396.400 cm کے لئے ۲۰۷۱۹۶۳ اور جولائی ۸۸ء سے جون ۸۹ء تک ۲۶۰۳۸۴ cm کیلئے ۱۹۷۶۳۰۶۶ روپے دیے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں گا کہ ۸۷ء میں دی گئی رقم زیادہ ہے جبکہ اس کے سینٹی میٹر کم ہیں۔ جولائی ۸۸ء تا ۸۹ء سنٹی میٹر زیادہ ہیں لیکن رقم کم ہے اسکی وجہ کیا ہے

قاضی حسین احمد: جی میں اس کی clarifications کرتا ہوں یہ اندر کے صفحوں اور باہر کے صفحوں کی وجہ سے فرق ہے۔

Mr. Javed Jabbar : Yes, and also display and semi-display, classify the different types of advertisements.

جناب چیئرمین : چوہدری صاحب اس پر آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: 'فرنٹیئر پوسٹ' اور 'جسارت' کی سرکولیشن میں کتنا فرق ہے ۔ ان کی زیادہ ہے یا اس کی زیادہ ہے؟

چوہدری نثار علی خاں : جناب off hand تو مجھے اس کا علم نہیں ۔

جناب چیئرمین : تشکریہ جی ۔ کوئی اور ضمنی سوال ؟ اگلا سوال ۔ سوال نمبر ۸ قاضی حسین احمد

BLACK-LISTED WRITERS AND SPEAKERS ON RADIO AND T.V.

*** Qazi Hussain Ahmed :**

Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the names and other particulars of those scholars and individuals who were black listed for writing and speaking on Radio and T.V. from December, 1988 to June, 1990?

Ch. Nisar Ali Khan : During the period from December, 1988 June, 1990, nobody was blacklisted from T.V. However, Sahibzada ounus Kazmi was blacklisted for Radio.

قاضی حسین احمد : ضمنی سوال ۔ کیا چوہدری نثار علی صاحب سوال کے اس جواب سے اتفاق کرتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : جی جناب چوہدری صاحب ۔

Ch. Nisar Ali Khan : Naturally, I stand by it, Sir.

جناب چیئرمین : (جناب جاوید جبار سے مخاطب ہو کر) آپ کہنا چاہتے ہیں کہ بلیک لسٹ ہوئے تھے ۔

Mr. Javed Jabbar : Sorry, Mr. Chairman, I did not hear you.

Mr. Chairman : I said, do you want to say.
کہ ! black list ہوئے تھے۔

Mr. Javed Jabbar : No, No. Mr. Chairman, in fact will the honourable Minister not confirm that in December, 1988 a large number of people were removed from the black list which existed upto December and if I may add a query to that I would like to know from the honourable Minister the date on which Sahabzada Yunus Kazmi is supposed to have been black listed because to the best of my knowledge no one was black listed?

Ch. Nisar Ali Khan : 29th October, 1989.

Mr. Chairman : Faseih Iqbal Sahib.

سید فصیح اقبال : ضمنی سوال۔ قطب الدین صاحب black listed ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک باضابطہ مراسلہ بھیجا تھا کہ اسے بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے کہ وہ ضیاءؑ کی باقیات میں سے ہیں۔

چوہدری نثار علی خان : جناب اگر کوئی زبانی احکامات اس سلسلے میں پاس کیے گئے ہوں تو وہ ریکارڈ پر نہیں ہیں۔ میں انکی سٹیٹمنٹ کو contest نہیں کرتا اور یقیناً زبانی احکامات بھی پاس کیے جاتے ہیں۔ مگر جہاں تک تحریری حکم کا تعلق ہے وہ صرف کاظمی صاحب کے سلسلے میں پاس کیا گیا

جناب چیئرمین : ویسے ایک چیز کی میں ذرا وضاحت چاہتا ہوں کہ فصیح صاحب نے اس چیز کا ذکر کیا۔ جو انہیں اطلاعات کی کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے موصول ہوئی کیا کمیٹی کو جو انفارمیشن آئے وہ ایوان میں اس طرح disclose کی جا سکتی ہے

I just want to be sure on this for the guidance of all the members

[Mr. Chairman]

کہ اگر کمیٹی میں کوئی چیز آتی ہے تو کیا اس طریقے سے چیئرمین یا کوئی ممبر اسے ہاؤس میں disclose کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا؟

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! اس معاملے میں جج متعلقہ فرد ہوتا ہے۔ میرے پاس اگر کوئی شخص کوئی خط بھیجتا ہے ---

جناب چیئرمین: I don't want off hand answer. آپ اس کو دیکھ لیں۔ فصیح صاحب آپ بھی اس کو دیکھ لیں اور لاء منسٹر بھی دیکھ لیں تاکہ آئندہ کے لیے یہ گائیڈ لائنس ہو جائے کہ کیا اس میں طریق کار ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر محترم اس بات کی تحقیق کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ بلیک لسٹ کرنے کا طریقہ کیوں بدل دیا گیا تھا اور تحریر میں لانے کی بجائے جس طرح بینکوں سے قرضے زبانی دلوائے جاتے تھے اس طرح بلیک لسٹ کرنے کے احکامات بھی کیوں زبانی صادر کیے جاتے تھے۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ ذرا مشکل ہوگا۔ سومرو صاحب نے بھی اس سلسلے میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے۔ جب کوئی چیز ریکارڈ پر نہ ہو اور ایک حکومت جو کہ سابقہ ہو گئی ہو اس کے بارے میں اس طریقے سے تحقیق کرنا witch hunting کے زمرے میں آجاتا ہے

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, on the floor of this House I am giving you a categorical statement that no verbal orders were ever issued upto September, 1989 and I am not aware after September '89, and, therefore, this implication that verbal orders may have been given should not be so.

خورشید صاحب کو عادت سے مجبور ہمیشہ ہماری ہی حکومت میں نقائص نظر آتے ہیں اور باوجود اس کے کہ ہم نے یقین دلایا تھا کہ لوگوں کو ہم نے بلیک لسٹ سے ہٹایا ہے نہ کہ انہیں بلیک لسٹ میں شامل کیا ہے۔

جناب چیئرمین: بہرہ ور سعید صاحب

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں گا کہ معزز ممبر صاحب کو یہ اتھارٹی کس نے دی ہے کہ یہ اٹھ کر از خود جواب دیں اس دور میں جرأت کرتے تو جواب دیتے۔ اب یہ کیسے جواب دیتے ہیں۔ یہ ان کو اتنا پینچ کیوں کرتا ہے

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کیا یہ آپ نے سوال پوچھا ہے

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: میں نے ان سے پوچھا ہے کہ آیا انہوں نے (وزیر صاحب نے) کوئی اتھارٹی ممبر صاحب کو دی ہے کہ انکے behalf پر وہ جواب دیں

جناب جاوید جبار: میں نے ان کے behalf پر جواب نہیں دیا

(مداخلت)

اخوانزادہ بہرہ ور سعید: کیا انفرادی طور پر ان کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسے جواب دیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! اس ایوان کا ریکارڈ اس بات پر شاہد ہے کہ میں نے جس دن سے اس ایوان میں حلف اٹھایا ہے آج تک جو بھی حکومت رہی ہے اس کے بارے میں پوری دیانتداری کے ساتھ احتساب کی ذمہ داری ادا کی ہے۔ میں نے اس میں کسی کے ساتھ رورعایت نہیں برتی۔ لیکن میں یہ بات ضرور ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ اس قسم کی کوئی ہدایت جناب جاوید جبار صاحب سابق وزیر مملکت برائے اطلاعات نے دی ہے۔ میں نے یہ کبھی نہیں کہا۔ اس زمانے میں وزیراعظم کے دفتر سے ہدایات جاری ہوتی تھیں۔ وزراء کے علی الرغم ان کی معلومات کے بغیر حتیٰ کہ وزراء کے ٹیلیفون ٹیپ ہوتے تھے۔ ان کو اس دور کا دفاع کرنے میں ذرا احتیاط برتنی چاہیئے جو حقائق قوم کے سامنے آرہے ہیں انہیں آنے دیجیئے آپ اپنا

explanation دے دیجئے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جناب قاضی لطیف صاحب ضمنی سوال

قاضی عبداللطیف : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ اس وقت یہ شبہات پیدا ہو گئے ہیں کہ کچھ احکام زبانی دیے گئے تھے کیا اس سلسلے میں وہ کوئی انکوائری کرانے کے لئے تیار ہیں۔ جس طریقے سے فصیح اقبال صاحب نے فرمایا ہے کہ میرے پاس کچھ مراسلات بھی آئے ہیں۔ کیا اس سلسلے میں کوئی انکوائری ہو سکتی ہے؟

چوہدری نثار علی خان : جناب چیئرمین! جہاں تک زبانی احکامات کا تعلق ہے آپ بھی appreciate کریں گے کہ اس سلسلے میں کوئی انکوائری کرانی بڑی مشکل ہو گی مگر جہاں تک کوئی Written proof اس سلسلے میں ہمیں ملے گا خواہ وہ ایوان کی انفارمیشن کمیٹی کی طرف سے ہو یا اس کے معزز چیئرمین کی طرف سے یا کسی اور طرف سے تو یقیناً ہم اس پر کوئی کارروائی کریں گے۔ میں ساری بحث کو اس طریقے سے سمیٹتا ہوں۔ جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے اجازت دیں کہ جو کچھ پچھلے ۲۰ مہینے میں ہوا۔ اگر وہ ریکارڈ پر ہے تو یقیناً اسکے خلاف کارروائی کریں گے مگر حکومتی لیول پر ہماری طرف سے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ عوام اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتے کہ جو بھی حکومت آئے وہ سابقہ حکومت کی کوتاہیوں، اس کی غلطیوں کی ایک لمبی لسٹ پیش کر کے اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا مداوا کرے ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم اپنے لیے اور آئندہ آنے والی گورنمنٹ کے لئے اچھی traditions set کریں۔ میں یہ commitment دیتا ہوں کہ ہم جو advertisements وزارت اطلاعات کے ذریعے جاری کریں گے وہ ضابطے اور قانون کے مطابق کریں گے اور اس میں کوئی political overtones نہیں ہوں گے۔

میر حسین بخش بنگلزئی ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ محترم اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب نے ایک معزز رکن کے بارے میں کہا کہ اس کو اختیار کس نے دیا۔ یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ ایک آزاد ادارہ ہے اور

constitutionally ہر ممبر کو اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ لہٰذا اس ایوان میں کسی پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب سوال پوچھا جاتا ہے تو اسکا جواب وزیر کو دینا ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اس ضمن میں انہوں نے بات کی ہے انہوں نے یہ بات نہیں کی کہ کوئی ممبر یہاں بات نہیں کر سکتا یا کچھ اور نہیں کر سکتا۔ شکریہ جی۔ جی قاضی لطیف صاحب

قاضی عبداللطیف: جناب چیئرمین! میں ایک وضاحت چاہوں گا۔ جناب وزیر صاحب کے بیان سے ایک شبہ پیدا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا کہ عوام کی یہ خواہش ہے کہ سابقہ حکومت کے کارناموں کو زیادہ نہ اچھالا جائے یا سامنے نہ لایا جائے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ احتساب کے معاملے کو بند کرا رہے ہیں اور جتنی بدعنوانیاں ہوئی ہیں۔ اگر وہ قوم کے سامنے نہیں آئیں گی تو مستقبل میں آنے والے اپنی لائن کو کیسے صحیح کر سکیں گے۔ لہٰذا یہ وضاحت فرمائی جائے کہ احتساب کا معاملہ کیا اس وقت بند کر دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین: چودھری صاحب آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

چوہدری نثار علی خان: نہیں جناب اس سلسلے میں غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ گزشتہ دور میں جس طریقے سے سابقہ حکومت نے اپنی تمام کوتاہیوں اور غلطیوں کی ساری ذمہ داری گزشتہ گیارہ سال کی حکومت پر ڈال دی تھی ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس کو نہ دہرائیں اور ہماری کوشش ہو گی کہ ہم اپنی قابلیت، کردار سے اپنی کارکردگی کو عوام کے سامنے پیش کریں اور صرف سابقہ حکومت کی غلطیاں اور کوتاہیاں دہرا کر اپنی اچھائیاں بیان نہ کریں۔ جہاں تک احتساب کا تعلق ہے وہ عدالتوں میں ہو گا اور اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۹ قاضی حسین احمد۔

ADVERTISEMENTS ON THE BIRTHDAY AND DEATH ANNIVERSARY OF LATE MR. Z.A.BHUTTO

***Qazi Hussain Ahmed :**

9. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the amount paid from public exchequer for the advertisements issued to the newspapers on the birthdays of late Zulfiqar Ali Bhutto on 5th January, 1989 and 5th January, 1990 and on his death anniversaries on 4th April, 1989 and 4th April, 1990 separately?

Ch. Nisar Ali Khan : The approximate amount of advertisements issued to the newspapers on the birth days of late Zulfiqar Ali Bhutto on 5th January, 1989 and 5th January, 1990 as well as on his death anniversaries on 4th April, 1989 and 4th April, 1990 was Rs. 13,31,600. The detail is added as annexure-I.

Annexure-I

Birth Days		Death Anniversaries		Total
5th January, 1989	5th January, 1990	4th April, 1989	4th April, 1990	
Rs.2,25,900	Rs.2,70,300	Rs.2,39,700	Rs.5,95,700	Rs.13,31,600.

اخونزادہ بہرہ ور سعید: کیا اس سے پہلے بھی اس قسم کی کوئی ایسی مثال ہے مثلاً
پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کو بھی قتل کیا گیا تھا ان کے متعلق کسی اشتہار پر اتنا خرچہ
آیا ہوا ہے اور اگر ان پر خرچہ نہیں آیا تو یہ ایک نئی چیز ہے کیا اس چیز پر غور کیا جا سکتا ہے
اور یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ ان لوگوں کے ذاتی اخراجات تھے اسلئے وہ یہ رقم حکومت
کو واپس ادا کریں۔

چوہدری نثار علی خان: جناب یقیناً اس سے پہلے تو ایسی کوئی مثال موجود

نہیں ہے ۔ میں اس سلسلے میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ مثال بالکل موجود نہیں ہے کیوں کہ شاید
میری نظر سے نہ گزری ہو اور سابقہ وزیراعظم جس میں خصوصی طور پر میں جناب لیاقت
علی خان کا ذکر کروں گا میں سردست اپنے آپ کو commit تو نہیں کر سکتا مگر
اس معیار کی اور اس extent کی جو advertisements دی گئی ہیں ان کی یقیناً
اس سے پہلے روایت موجود نہیں ہے

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۰

NEWSPAPERS/JOURNALS NOT GIVEN GOVERNMENT ADVERTISEMINTS

***Qazi Hussain Ahmed :**

10. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the names of newspapers and journals which were either not given the government advertisements or these were reduced in number during the period December, 1988 to July, 1990 indicating also the names of Journals or newspapers which were ordered to be confiscated during the above period with reasons?

(**Ch. Nisar Ali Khan**) : During the period in question, the government advertisements were reduced in the case of 'Markaz' and 'Pakistan Observer' and very notably reduced in the case of 'Hurmat' and 'Urdu Digest' and completely stopped in the case of weekly 'Takbeer'.

The release of government advertisements to weekly 'Takbeer' was stopped following government's decision in February, 1989 when the weekly published certain portions of the sacrilegious book "Satanic Verses".

As regards the confiscation of journals and newspapers. It falls within the purview of the Ministry of Interior.

قاضی حسین احمد: جناب والا! انہوں نے ہفت روزہ 'تکبیر' کے سرکاری
اشتہارات بالکل بند کر دینے کی ایک وجہ یہ بتائی ہے کہ اس ہفت روزہ نے بدنام زمانہ کتاب

[Qazi Hussain Ahmed]

"شیطانی آیات" کے بعض حصے شائع کئے تھے جس پر فروری ۱۹۸۹ء میں حکومت نے اس رسالے کے سرکاری اشتہارات بند کرنے کا فیصلہ کیا تھا میں چوہدری نثار علی خان سے یہ پوچھوں گا کہ کیا یہ جو وجہ بتائی گئی ہے کہ "تکبیر" کے اشتہارات اس لئے بند کئے گئے تھے کہ اس نے رشدی کی بدنام زمانہ کتاب شیطانی آیات کے کچھ اقتباسات شائع کئے تھے۔ کیا ان کو اس سے اتفاق ہے۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! مجھے ہرگز اتفاق نہیں ہے مگر اسوقت کی حکومت کی یقیناً اپنی ترجیحات ہونگی ان کی اپنی perceptions ہوں گی۔ یہ جو جواب دیا گیا ہے یہ اس جواز کو دہرایا گیا ہے جو اسوقت کی حکومت نے پیش کیا تھا اس میں "تکبیر" کے اشتہارات کو شیطانی آیات کے بعض حصے شائع کرنے پر بند کر دیا گیا تھا اور ہم نے وہی جواب ایوان میں پیش کر دیا ہے

قاضی حسین احمد: اگر ان کو اس سے اتفاق نہیں ہے کہ انہوں نے یہ جواب ٹھیک طریقے سے دیا تھا۔ اور جو جواز انہوں نے فراہم کیا تھا اس جواز کو آپ صحیح نہیں سمجھتے تو کیا انچارج وزیر کی حیثیت سے آپ کا فرض نہیں بنتا تھا کہ اس سوال کے جواب کو درست کرتے۔

چوہدری نثار علی خان: میرا خیال ہے کہ میں نے پوری انفارمیشن ایوان کو دی تھی اور اس حکومت نے ان اشتہارات کو بند کرنے کا جو جواز پیش کیا تھا وہ میں نے ایوان کے سامنے پیش کر دیا ہے یقیناً یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ جواب درست ہو یہ بالکل واضح ہے یہ جو اشتہارات بند کیے گئے تھے یہ خالصتاً سیاسی بنیادوں پر بند کیے گئے تھے۔ کیوں کہ "تکبیر" یقیناً پیپلز پارٹی کی ترجیحات پر پورا نہیں اترا تھا۔

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, you must take a point of personal explanation; I take exception to this, again this is an unfortunate implication. The criticism contained in weeklies like 'Takbeer' was also found in many other newspapers and magazines and we did not take any action at that time. I can inform you Mr.

Chairman, and through you the House that there was only one reason why advertisements were withdrawn, pending the completion of an internal inquiry and that was to ensure the sanctity of the people's will and the adherence to the Islamic faith about publication of extracts from 'Satanic Verses' in 'Takbeer'. That was the single and only reason for recession of advertisements.

Mr. Chairman : Next Qazi Abdul Latif.

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اسوقت پوزیشن کیا ہے، کیا "تکبیر" کے اشتہارات اسی نہج پر ہیں یا اس کے اندر اسوقت کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔

چوہدری نثار علی خان : جناب والا ! بدقسمتی سے اس سلسلے میں اسوقت میرے پاس information موجود نہیں ہے اگر فریش نوٹس آئے تو میں ان کو جواب دے سکتا ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد : کیا میں وزیر موصوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس زمانے میں شیطانی آیات سے اقتباسات صرف تکبیر نے شائع کیے تھے یا اس ملک کے کسی اور پرچے نے بھی۔ جن میں اس ملک کے روزنامے بھی شامل ہیں شائع کیے تھے اور اسکے ساتھ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ کیا یہ ایک حقیقت نہیں ہے کہ کسی کتاب کی تشہیر اور چیز ہے کسی کتاب کے مندرجات کی تشہیر اور چیز ہے اور کسی کتاب کے مندرجات پر تنقید کرنے کے لئے اس کے اقتباسات کو دینا اور چیز ہے۔ دونوں کو مساوی قرار نہیں دیا جا سکتا کیا وزیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے

چوہدری نثار علی خان : میں نے اپنے جواب میں یہ گزارش کی تھی کہ ہماری perceptions کے مطابق "تکبیر" کو اس لئے اشتہارات روک دیے گئے تھے کہ شاید "تکبیر" کی پالیسیاں اسوقت کی حکومت کی جو پالیسیاں یا perceptions تھیں اس سے

[Ch. Nisar Ali Khan]

مطابقت نہیں رکھتی تھیں اور یہ فیصلہ سیاسی بنیادوں پر کیا گیا تھا اسوقت میرے ذہن میں یہی بات تھی اور جب جناب جاوید جبار صاحب نے اس سلسلے میں وضاحت کی تو اس کے بعد میں کوشش کر رہا تھا کہ آپ کے نوٹس میں یہ بات لاؤں کہ یہ اقتباسات صرف تکبیر میں نہیں بلکہ اور بہت سے رسالوں میں اور پاکستانی اخبارات میں بھی شائع ہوئے تھے۔ لیکن ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ! اگلا سوال نمبر ۱۱ قاضی عبداللطیف صاحب۔

ISSUANCE OF IDENTITY CARDS IN SIALKOT

*** Qazi Abdul Latif :**

11 Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the normal period required for the issuance of a fresh identity card:

(b) the number of applications received in the Registratio Office, Sialkot from January, 1987 to July, 1990, indicatin also the reasons for the delay, if any, caused in the issuance of these identity cards: and

(c) the number of identity cards issued by the above office on urgent basis and the fee charged from the applicants during the above period: and

(d) the mode of payment of fee?

Ch. Shujaat Hussain : (a) Normally identity cards are issued :-

(i) After four days for applications received at District Registration Office counter;

(ii) After fifteen days for applications received at Sub-Divisional Registration Office counter;

(iii) After 30 to 45 days in case of applications requiring police verification and application submitted in a district other than the district from where ID card of head of family was issued.

(b)	Applications received.	= 2,94,067
	Identity cards issued.	= 2,61,780
	Forms returned with objection.	= 32,287

Sometime delay occurs because:-

— Forms are not received back from the police in time.

— Exhaustion of laminating films etc.

(c) No record for issuance of urgent identity cards is kept separately. They are issued only in emergent cases at the discretion of District Registrar.

No fee is charged for issuance of urgent identity card.

(d) No fee is charged.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! سوال کے حصہ (ب) میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ ایسے واپس شدہ فارم جن پر اعتراض ہوا، ۳۲۲۸۰ ہیں۔ بعض اوقات حسب ذیل وجوہات کی بنا پر تاخیر ہو جاتی ہے۔ ان اعتراضات کی نوعیت کیا ہوتی ہے جن کی بنیاد پر وہ فارم واپس کر دیے جاتے ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین : کئی ایک کوائف مکمل نہیں ہوتے مثلاً جائداد کے کاغذات نہ ہوں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ نہ ہوں کوئی ڈومیسائل سرٹیفکیٹ نہ ہو۔ کوئی پیدائشی سرٹیفکیٹ نہ ہو تو اس طرح کا غذات جب مکمل نہ ہوں تو انکو واپس کیا جاتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! اس جواب کے حصہ (الف) کی ذیلی شق (iii) میں کہا گیا ہے

after 30 to 45 days in case of applications requiring Police verification.

کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ وہ کون سے کیسز ہیں جن میں پولیس کی تصدیق ضروری ہوتی ہے

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! پولیس کی تصدیق ان فارموں پر ضروری ہوتی ہے جن میں ووٹرز لسٹ میں اس کا نام نہ ہو۔ جائداد کے نہ تو کاغذات ساتھ لگے ہوں نہ ہی ان کا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہو، ڈومیسائل سرٹیفکیٹ ہو، شہریت کا سرٹیفکیٹ بھی ساتھ نہ ہو تو وہ پولیس کو بھیج دیئے جاتے ہیں اور پولیس سے تصدیق ہونے کے بعد ۴۵ دن کے بعد ان کو شناختی کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! کسی ممبر اور وہاں کے معتبرین کی تحقیقات کے بعد بھی پولیس کی رپورٹ کی ضرورت پڑتی ہے عام طور سے یہ ہوتا ہے کہ لامحالہ افسر کلاس I کی جانب سے یا ممبر کی جانب سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ بغیر تصدیق کے وہ بھیجا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر وہ پولیس کی طرف بھیجا جاتا ہے تو اسمیں بلا وجہ تاخیر ہو جاتی ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! ویسے اب کسی قسم کی تصدیق کی ضرورت نہیں۔ تصدیق صرف ان حالات میں کی جاتی ہے جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ ویسے قطعاً کسی آفیسر یا کسی اور کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہوتی۔

Mr. Chairman : Yes, Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Will the Minister tell us whether the provisions specified in (i) and (ii) were observed in the case of even Mobile ID Units which have been going to verious parts of the country.

چوہدری شجاعت حسین : جی ہاں وہ پہلے ہی چل رہی ہے جب ضرورت محسوس ہو تو موبائل آئی ڈی کارڈ یونٹ کے جو لوگ ہیں وہ علاقوں میں جاتے ہیں . . . .

جناب جاوید جبار : یہ جو چار دن کا اور ۱۵ دن کا پیریوڈ ہے کیا موبائل یونٹس بھی observe کرتے ہیں ہم نے تو سنا تھا کہ ماشاءاللہ نگران حکومت میں mass manufacture ہوا تھا شناختی کارڈز کا دس لاکھ کے حساب سے ۔

چوہدری شجاعت حسین : موبائل یونٹس کی خاص طور پر اس وقت ضرورت محسوس ہوتی ہے جب کوئی الیکشنز ہوں یا ضمنی انتخابات ہوں یا کسی جگہ سے زیادہ ڈیمانڈ ہو تو پھر موبائل یونٹس چار دن نہیں لیتے وہ اس سے کم عرصے میں شناختی کارڈ دے دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ، کوئی ضمنی سوال ۔

قاضی عبداللطیف : پولیس والوں کے لیئے بھی کوئی میعاد مقرر ہے کہ اتنے دنوں کے اندر اندر وہ اس کا جواب دیں گے ۔

چوہدری شجاعت حسین : ان کو کہا جاتا ہے کہ تقریباً ایک ہفتے تک وہ واپس کر دیں اسی لئے پولیس کی verification کے لیئے زیادہ دن رکھے گئے ہیں ۔

قاضی عبداللطیف : کیا اس وقت یہ پالیسی جاری رہے گی یا نئی پالیسی بنانے کا ان کے پاس کوئی منصوبہ ہے ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! شناختی کارڈوں کے سلسلے میں ایک نئی پالیسی پر عنقریب عمل شروع ہوگا ۔ راولپنڈی اور اسلام آباد میں ایک آٹومیشن آف رجسٹریشن سکیم کے نام سے ایک نئی پالیسی پر عمل شروع ہوگا کیونکہ جعلی شناختی کارڈوں کی تعداد کچھ زیادہ ہی بننا شروع ہو گئی ہے ۔ یہ جو نئی سکیم ہے اس میں پہلے جو تصویر لگائی جاتی تھی اب وہ پرنٹ ہوگی اور کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہوگا اور اس میں دستخطوں کے علاوہ انگوٹھے کا نشان دینا لازم قرار دیا جائے گا اس طرح کی سکیم ہے جو ہم دو ضلعوں راولپنڈی اور اسلام آباد میں جاری کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : شکریہ! جی بنگلزئی صاحب

میر حسین بخش بنگلزئی : کیا گرامی قدر وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ بعض افغان مہاجرین کو اس قسم کے کارڈ مختلف اوقات میں ایشو ہوتے ہیں آپ نئی سکیم بنا رہے ہیں تو وہ ان افغان مہاجرین کے شناختی کارڈوں کا کیا کریں گے جو یہاں کے مقامی نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں آپ سوال کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلزئی : میں سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ افغان مہاجرین کو بلوچستان میں شناختی کارڈ ایشو ہو چکے ہیں اور ممکن ہے صوبہ سرحد میں بھی ایشو ہوئے ہوں جب کہ وہ پاکستانی نہیں ہیں لہٰذا اس نئی سکیم میں ان مہاجرین کے بارے میں حکومت کی کیا تجویز ہے کیا وہ شناختی کارڈ ان سے واپس لئے جائیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! اس طرح کی شکایات موصول ہو رہی تھیں تبھی ایک نئی سکیم کا اجراء کیا گیا ہے اور آہستہ آہستہ لوگوں سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے شناختی کارڈ بدل کر اسی سکیم کے تحت نئے طریقے سے بنوائیں چنانچہ آہستہ آہستہ جعلی شناختی کارڈ ختم ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین : ایک اور مسئلہ سامنے آ رہا ہے کہ الیکشن کے دوران کارڈوں کو پنچ کیا جاتا ہے چونکہ تین الیکشن ہو چکے ہیں اور ایک کارڈ میں بہت سے سوراخ ہو گئے ہیں تو یہ بھی ایک مسئلہ بنے گا نئے الیکشن جب ہونگے تو وہ کارڈ کیسے چلے گا کیونکہ بائی الیکشن بھی آتے ہیں جنرل الیکشن بھی آتے ہیں تو کارڈ بہت زیادہ پنچ ہو رہا ہے۔

جناب جاوید جبار : خاص طور پر پی۔ پی۔ کے خلاف ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں آپ کے خلاف نہیں ویسے عام طور پر ۔ ۔ ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! یہ آپ کا سپلیمنٹری ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں نہیں ویسے ہی میں نے ایک observation کی ہے یہ بھی ایک شناختی کارڈ کے بارے میں مسئلہ ہے کہ پنچ کی جگہ تھوڑی ہوتی ہے اور زیادہ پنچ ہو جائیں تو شناختی کارڈ خراب ہو جاتا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا! نئی سکیم میں اس کا بھی خیال رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین : اس پر بھی سوچیئے کہ کیا کرنا ہے جی بہرہ ور سعید صاحب۔
اخونزادہ بہرہ ور سعید : کیا وزیر داخلہ صاحب اس سلسلے میں انکوائری کرائیں گے کہ صوبہ سرحد میں خاص طور پر مالاکنڈ ڈویژن میں بہت بڑے پیمانے پر افغان مہاجرین کو شناختی کارڈ ایشو ہو گئے ہیں۔
جناب چیئرمین : جناب بنگلزئی صاحب نے بھی یہی کہا ہے۔
اخونزادہ بہرہ ور سعید : خاص طور پر میں اپنے ڈویژن کی بات کر رہا ہوں۔
جناب چیئرمین : بات وہی ہے۔ شکریہ! اگلا سوال نمبر ۱۲ قاضی لطیف صاحب

REGISTRATION OFFICE SIALKOT

*** Qazi Abdul Latif :**

12. Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the names of employees in grade 16 and above working in the Registration Office Sialkot;

(b) the number of government vehicles being used in the above office indicating also the amount spent on their maintenance and petrol etc. during the last three years: and

(c) the names of those officers who are entitled to use these vehicles?

Ch. Shujaat Hussain : (a) (i) Mr. Ahsen Khan, District Registrar (Garde-17).

(ii) Mr. Habib Khalid. Assistant Director (Grade-17).

(iii) Mr. Mohammad Younus, Assistant Director (Grade-17).

(b) There is only one official vehicle in Districtt Registration Office, Silkot. No amount has been spent on its repair

[Ch. Shujaat Hussain]

maintenance/petrol during the last three years as the vehicle is off the road since 6th December, 1986.

(c) The vehicle provided to District Registration Office, Sialkot is a project vehicle and every official is entitled to use it with the permission of District Registrar.

Mr. Chairman : Next Question No.13 Akhunzada Behrawar Saeed.

PRESIDENT CANTONMENT BOARD, RAWALPINDI

***Akhunzada Behrawar Saeed :**

13. Will the Minister for Defence be pleased to refer to Starred Question No.101 replied on 23rd August, 1990 and state:

(a) the date of appointment of the present President Cantonment Board, Rawalpindi;

(b) whether it is a fact that under the rules a meeting is required to be held in each month to consider the approval of the building plans deposited with the Cantonment Board, if so, the number of meetings convened by the said President so far; and

(c) the number of building plans pending for approval with the Cantonment Board Rawalpindi, for the last five years indicating also the names and addresses of the applicants and number of plans approved in each meeting with dates in each case and the time by which the remaining plans will be approved?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) 26th June, 1990.

(b) Yes. Four meetings have been held by the present President.

(c) No building plans are pending before the Board. The number of plans approved in each meeting of the Board is placed at Annexure-A.

Annexure-A

The number of plans approved in each meeting:

S.No.	Number of plans disposed of	Date of meeting of the Board
1.	270	7-8-1985
2.	217	19-9-1985
3.	182	26-10-1985
4.	327	30-12-1985
5.	516	30-4-1986
6.	178	28-6-1986
7.	216	30-7-1986
8.	273	20-9-1986
9.	495	29-11-1986
10.	521	3-2-1987
11.	219	29-4-1987
12.	402	3-7-1987
13.	343	9-7-1987
14.	855	12-9-1987
15.	139	29-10-1987
16.	459	30-4-1988
17.	344	13-7-1988
18.	374	8-9-1988
19.	325	26-10-1988
20.	292	24-12-1988
21.	225	31-1-1989
22.	240	28-2-1989
23.	291	18-4-1989
24.	265	31-5-1989
25.	93	29-6-1989
26.	443	30-8-1989
27.	544	20-10-1989
28.	222	3-12-1989

[Sahabzada Yaqub Khan]

S.No	Number of Plans disposed of	Date of meeting of the board
29.	338	28-1-1990
30.	536	31-3-1990
31.	258	20-5-1990
32.	257	13-6-1990
33.	996	12-12-1990

Mr. Chairman : Any Supplementary? No supplementary Next Question No. 14.

O.M.G. OFFICER

* **Mr. Abdul Rehman Jamali :**

14. Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) number of O.M.G.Officers (Section Officers B.S. 18) eligible for promotion to the post of Deputy Secretary and the number of vacant posts of Deputy Secretary in the Federal Secretariat as on 14-10-1990:

(b) whether it is a fact that in the meeting of the Central Selection Board held on 14-10-1990 promotion of only 14 Section Officers was approved against the reported vacancies of 72 whereas 30 D.M.G Officers (B.S.18) were approved for B.S.19 against 10 vacancies; If so, the reasons thereof; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to accommodate the eligible Section Officers by promoting them as Deputy Secretary?

Syed Fakhar Imam : (a) (i) A Civil Servant, according to law, can be promoted to a higher post in a service or cadre to which he belongs. Since the post of Deputy Secretary is not a cadre post of Office Management Group (OMG) Section Officers do not have a vested right for promotion to the post of Deputy Secretary. However, in order to provide career advancement, 25% of the posts have been reserved, according to rules, for promotion of Section Officers. Although they are eligible for promotion upto 25% of the posts, the number of Section Officers promoted as Deputy Secretary is much more than 80%. Hence no Section Officer is eligible for promotion at present.

(ii) The number of tentative vacancies of Deputy Secretary, including anticipated requirement on 14-9-1990 was 52.

(b) (i) It is correct that 14 officers were recommended for promotion as Deputy Secretary.

(ii) It is incorrect that the number of vacancies was 72.

(iii) It is not correct that 30 DMG officers were approved for BPS-19 against 10 vacancies.

(c) No.

Mr. Chairman : Any supplementary?

Akhunzada Behrawar Saeed : Will the Minister be pleased to quote the rule under which 25% quota has been fixed by the promotion of these officials and whether it is known to the fact that the procedure has been laid down for the promotion and that the quota system is not there in 1976.

Syed Fakhar Imam : Mr. Chairman, as far as the information that I have for the officers of the OMG group, they were accommodated for promotion and a quota of 25% has been set out for them.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین ۔ آپ کا سوال کیا تھا ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے جو ۲۵ فیصد کوٹے کا تذکرہ کیا ہے وہ کس رول کے تحت ان کو authorise کیا ہے کہ وہ ۲۵ فیصد کوٹہ مقرر کریں اور اس کی پابندی کریں۔ ۱۹۷۶ء کا جو پروسیجر ہے اس میں کوئی اور طریقہ کار ہے۔ ۱۹۷۶ء کے پروسیجر کو کیوں follow نہیں کیا گیا۔

Mr. Chairman : However, in order to provide career advancement 25% of the posts have been reserved, according to rules, for promotion of Section Officers.

سکیشن آفیسرز کے رولز میں ہے۔

Akhunzada Baharwar Saeed : میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ سکیشن آفیسر کے رولز میں یہ غلط ہے۔

Why did not they follow the procedure laid down in 1976 which is quite different. There is no quota system fixed then , why is he insisting to that rule which has been superseded.

Mr. Chairman : Fakhar Imam Sahib, would you like to examine this further.

Syed Fakhar Imam : Sir, the Rules that he quoting of 1965 or 1976 I dont' have the details of either of the two rules. Let me examine them.

Akhunzada Behrawar Saeed : I have got both the rules.

Mr. Chairman : We will defer this question. آپ اُن کو دیدیں جو آپکے پاس ہیں

Next Question No. 16 Mr. Javed Jabbar.

SHARES OF WORKERS IN NPT

***Mr. Javed Jabbar :**

16. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the government to allow investors or working journalists and employees of companies controlled by the National Press Trust to acquire controlling shares in these companies; and

(b) the measures if any, taken by the Government in that behalf?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) This matter as indeed the question of the future of the N.P.T. is under the active consideration of the government.

(b) The government will announce the measures as soon as it firms up its position on the matter.

Mr. Chairman : Any supplementary?

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, will the honourable Minister give an assurance that any de-controlization of the National Press Trust will only be one after ensuring that working journalists are given a degree of participation in the ownership and the management of the newspapers.

Ch. Nisar Ali Khan : I think the welfare of the workers of the NPT and in fact of all the related organizations is the cornerstone of the policy of the present government and we are fully aware of their problems and in major policy decisions we will naturally take into consideration the welfare of the workers.

Mr. Javed Jabbar : Sir, can the Minister give us some kind of time frame by which this decision will be taken?

Ch. Nisar Ali Khan : At this stage I think, I will not be able to give a time frame.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ سابقہ حکومت کے منشور کے مطابق اس نے نیشنل پریس ٹرسٹ کو ختم کرنا تھا تو اس ضمن میں اس نے کیا اقدامات کیے تھے۔

جناب جاوید جبار : میں جواب دیتا ہوں کہ کیا اقدامات کیے تھے۔

چوہدری نثار علی خان : میرے خیال میں جو اقدامات ان ۲۰ مہینوں میں کیے گئے ان کے بارے میں بتانے کے لئے زیادہ موزوں شخص جناب جاوید جبار صاحب ہیں۔ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے یہ اس کے بھی منشور کا حصہ ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اس پر عملدرآمد کر سکتے ہیں یا نہیں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاءاللہ اس پر عملدرآمد کریں گے۔

Mr. Chairman : So, the Question Hour is over and the rest of the questions alongwith their answers shall be treated as read.

INSTRUCTIONS TO COMPERES, MODERATORS ON T.V. & RADIO DURING ELECTIONS

†* **Mr. Javed Jabbar :**

17. Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the nature of instructions if any given to comperes, commentators, who appeared on T.V. and Radio during "General Elections 1990"; and

(b) whether comperes and commentators were specifically instructed to avoid making certain kinds of comments, if so, the details thereof?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) Instructions were given to moderators and analysts i.e. moderators and commentators who appeared on T.V. during "General Elections 1990," that they were free to express their opinions so that P T V's credibility and impartiality was ensured.

(b) Only the anchor-persons were asked not to make any political comments as their role was of a different nature i.e. to announce the results as received from Election Commission of Pakistan.

DAY- LIGHT TIME SAVING SYSTEM

***Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir :**

18. Will the Minister for Interior be pleased to refer to starred question No. 99 replied on 23-8-1990 and state whether the government has decided to introduce the "Day-light Time Saving" system in the country w.e.f. 15 April, 1991?

Reply not received.

---

† The question Answer being over the remaining question alongwith their answers were placed on the table of the House.

TEZGAM EXPRESS

*** Akhunzada Behrawar Saeed :**

19. Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that lower A.C. Coach has been detached from Tezgam Express; and

(b) whether it is also a fact that six lower A.C. Coaches have been attached with Zulfiqar Express, if so, its reasons and the time by which lower A.C. Coach will again be attached with Tezgam Express?

Mir Hazar Khan Bijarani : (a) Yes. It is a fact that the lower class A.C. Coach with defective self-generating system has been withdrawn from Tezgam Express.

(b) In fact five lower class A.C. coaches are attached with Zulfiqar Express to provide lower A.C. service by this train on the main line from Peshawar to Karachi as well as from Rohri to Karachi via Larkana-Dadu-Kotri. These coaches are fed from a power van on the train. As such none of these non-self-generating coaches can be attached independently to Tezgam Express. Presently no lower class self-generating A.C. coach is available for the service on Tezgam Express. Such coaches are programmed in the current Five-Year Plan (1988 — 1993) and would be put on Tezgam Express on their availability.

STAFF WELFARE ORGANISATION.

*** Akhunzada Behrawar Saeed :**

20. Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the names of officers in grade-16 and above working in Staff Welfare Organisation, Aabpara, indicating also the tenure of each officer in the present position and the reasons for their over stay if any?

Syed Fakhar Imam : According to the existing rules the normal tenure for an officer on the same post is 3 to 5 years. No officer in the

[Syed Fakhar Imam]

Staff Welfare Organisation has, therefore, over-stayed except Director General (B-20) who is the head of the department. This post until recently was filled by transfer.

The requisite information is set out in Annexure.

Annexure

LIST CONTAINING THE NAMES OF OFFICERS IN GRADE 16 AND ABOVE WORKING IN THE STAFF WELFARE ORGANIZATION AABPARA WITH THE DATE OF THEIR POSTING.

ANSWER

S.No.	Name of officer	Designation	Date of present posting
B—16			
1.	Mrs. Venus Flora Aslam.	Welfare Officer.	30-3-1987
2.	Mr. Zaigham Ali.	Accountant (on deputation)	15-6-1987
3.	Mr. Khalid Mehmood.	Welfare Officer.	20-12-1988
4.	Mr. Khalid Javaid.	Welfare Officer.	10-7-1990
5.	Mr. Basharat Ali.	Welfare Officer.	12-11-1990
6.	Mr. Qadeer Ahmed Khan.	Superintendent.	24-4-1988
7.	Mrs. Rubina Khan. (Day Care Centre)	Superintendent.	23-12-1989
B—17			
1.	Mr. M. Naeem Ullah.	Assistant Director.	21-9-1988

S.No. Name of Officer	Designation	Date of present posting
2. Mr. Ghias-ud-Din.	Assistant Director.	8-6-1988
3. Mr. Nasir-ud-Din.	Staff Welfare Officer.	28-9-1989
4. Rana Sanaullah.	Accounts Officer (on deputation)	27-2-1990
B—18		
1. Kh. Muhammad Aslam.	Chief Welfare Officer.	31-7-1988
2. Mr. Humayun Iqbal Shami.	Deputy Director (Admn.)	31-5-1989
3. Mr. Masood Iqbal.	Deputy Director (B & A) on deputation	2-10-1990
B—19		
1. Mrs. Akhtar Habib.	Director.	13-7-1988
2. Mr. Naseem Ullah.	Director.	4-12-1989
B—20		
1. Agha Qaiser Ali Zaidi.	Director General.	15-4-1985

(KHASSADARS & MOHMAND AGENCY)

*** Mr. Basheer Ahmed :**

21. Will the Minister for States and Frontier Regions by pleased to state:

(a) whether *KHASSADARS* from the quota of Mohmand Agency have been allotted to one Retired Major Abdul Majeed Khan who is a resident of Village Matta Mughal Khel, District Charsadda(a settled area) if so, the reasons thereof; and

(b) the number of total Khassadars so allotted and the monthly expenditure being incurred on them?

Sardar Muhammad Yaqoob Khan Nasir : (a) Yes. Actually in 1917 the then British Government had granted 12 Special *Khassadars* out of quota of Mohmand Agency to the late Khan Bhadur Abdul Jabbar Khan of Matta Mughal Khel of Tehsil Charsadda, father of Major (retired) Abdul Majeed Khan, in recognition of the services rendered by his father to the government on the Mohmand Border. According, after the death of his father he inherited the 12 *Khassadars* as per Tribal *Riwaj* under which *Khassadaries* are hereditary.

(b) Twelve (12) as stated in para (a) above. A monthly expenditure of Rs. 11,232/-is being incurred on them.

GOVT. GIRLS PRIMARY SCHOOL, GHAMI KORE

Mr. Basheer Ahmed :

22. Will the Minister for State and Frontier Region be pleased to state whether it is a fact that the Government Girls Primary School, Ghami Kore, Tehsil Yaka Ghond of the Mohmand Agency has not been provided a *CHOWKIDAR* since its establishment. If so, reasons?

Sardar Mohammad Yaqoob Khan Nasir : (i) Yes, it is a fact that no post of chowkidar has been provided to the Government Girl's Primary School, Ghami Kore, Mohmand Agency since its establishment.

(ii) In accordance with the prescribed yardstick at that time, the following staff was sanctioned :-

P.T.C.	1
Theology Teacher	1
Caller	1
Total	3

ARREST OF PIA ENGINEERS

Dr. Bisharat Elahi :

23. Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that three PIA Engineers were arrested at Lahore Airport on 2-12-1990 for alleged Smuggling of 1800 tolas of gold; and

(b) the names, details of the goods recovered from the staff of the PIA/CAA/ASF who have been found involved in summgglind gold/drugs and other goods since 1-1-1990 and the outcome of the cases instituted against these persons?

Sahabzada Yaqub Khan : (a) Yes.

(b) The information is as under:-

PIAC

Name	Goods recovered	Outcome of the case
1. Mr. Zafar Ali Khaskheli, Flight Steward. 2. Mr. S.M. Alam Akhtar, Flight Steward.	1.7 Kg. Heroin.	Both are under trial Paris.
3. Mr. Muhammad Arif Butt, Flight Steward.	91 Seiko Wrist Watches 151 Citzen Wrist Watches.	Legal proceedings are under progress.
4. Mr. M. Akram, Flight Steward.	70 tolas of gold.	Legal proceedings are still in progress.

[Sahabzada Yaqub Khan]

5. Mr. Shahid Pervez Traffic Supervisor	1 Kg Heroin.	Both the individuals are still in Police custody.
6. Mr. Abdul Majid, Loader.		
7. Mr. A. Waheed Bhatti, Officer Engineer.	1800 tolas of gold.	Under the custody of FIA. Departmental enquiry is also in progress.
8. Mr. Saeed Ahmed, Officer Engineer.		
9. Mr. Azmatullah, Officer Engineer.		
CAA NIL		
ASF NIL		

FRAUD CASES AGAINST MOTOR ALLIANCE

*** Qazi Abdul Latif :**

24. Will the Minister for Interior be pleased to refer to Senate starred question No. 3 replied on 2nd December, 1989 and state the number of fraud cases against M/s. T.J. Ibrahim and Company (Motor Alliance) Karachi and M/s. Shahid Akhtar and Company Karachi pending in the superior courts, indicating also the names of parties, court with brief descriptions of the claims?

Chaudhry Shujaat Hussain : The details regarding suits filed in the courts by public at large, against M/s. T.J. Ibrahim and Company and M/s. Shahid Akhtar and Company of Karachi are not on our record. So far as the government is concerned, interim challan in case FIR No. 50 dated 31-10-88 was put up in the court of A.C.M. (East Karachi) u/s. 420, 406 PPC against M/s. T.J. Ibrahim and Company only, which is pending.

Mr. Chairman : Ahmedmian Soomro Sahib.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, may I through you draw the attention of the present government to a unanimous resolution passed by the Senate regarding allowing VIP facilities to ex-MNAs and

Senators as is allowed to retired officials and army personnels, we were assured that the caretaker government would take a decision in this regard very soon. If they have taken any decision in this matter would they please circulate those orders, if not, then please let us know what is their view on this?

Prof. Khurshid Ahmed : Mr. Chairman, as Chairman of the Assurances Committee we took this matter up, pursued it. The decision has been taken and announced and the instructions have been passed over to the airport authorities also.

Mr. Ahmedmian Soomro : When was it notified?

جناب چیئرمین : آپ اسے چیک کرلیں ۔

Mr. Basheer Ahmed : Sir, I wanted to submit to you that some of these questions are not answered in great details. I think it is a great injustice. Those questions which lapse, should be put on the next rota day.

جناب چیئرمین : اگر یہ کریں گے تو اگلے جو سوالات ہوں گے ان کا کیا بنے گا یہ پرابلم تو ہر دفعہ سامنے آتا ہے ۔

جناب بشیر احمد : اس کا کوئی بندوبست ہونا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین : یہ پارلیمانی روایت ہے سوالات کے لئے ایک گھنٹہ ہوتا ہے اور جو باقی رہ جاتے ہیں

they are taken as read and placed on the table of the House and become part of the record.

ان سوالات میں سے اگر آپ کسی ایک پر مزید بحث چاہتے ہیں تو اس کا بھی ایک طریقہ ہے ۔

جناب بشیر احمد : جی، وہ کیا ہے ۔

Mr. Chairman : Under the rules, if there is, let us say, any answer and you want to have further discussion on it, there is a provision, in the rules of course, subject to certain restrictions.

لیکن اگر آپ ایسا کریں گے جیسا کہ آپ فرما رہے ہیں تو آئندہ بہت سے سوالات رہ جائیں گے۔

جناب بشیر احمد : جناب والا! میں تو آپ کی consideration کے لیے یہ کہہ رہا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سوالات کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی problems ہوں تو وہ گورنمنٹ کے سامنے لائی جائیں گے اور ان کے لئے کوئی remedy obtain کی جائے لیکن اس طرح سے یہ موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : اس مقصد کے لئے ایک گھنٹہ مقرر ہوتا ہے اسی میں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔

جناب بشیر احمد : اچھا پھر جو دوسرا طریقہ ہے اس کو اختیار کریں گے۔

جناب چیئرمین : جی ہاں شکریہ۔ پروفیسر صاحب،

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! آپ کی اجازت سے، وزیر خزانہ کی توجہ جو اس وقت موجود ہیں، اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ حکومت نے گریڈ ایک سے ۵ تک کے ملازمین کو ۲۰۰ روپے ماہانہ کی بنیاد پر مہنگائی الاؤنس دیا ہے اور ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ گریڈ کے افسران کے لئے back-door سے Orderly Allowance بڑھا دیا گیا ہے جو پہلے ۸۰۰ روپے تھا۔ اور اب ۱۰۰۰ روپے کر دیا گیا ہے گویا انہیں یہ الاؤنس دے دیا گیا ہے وہ لوگ جو اردلی نہیں رکھ رہے ہیں وہ اس کی بجائے نقد رقم لے رہے ہیں.....

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ اس طرح سے مسئلہ اٹھانا ٹھیک نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : ہمارے ہاں یہ روایت نہیں رہی ہے لیکن گریڈ ۱۶ سے ۱۹ تک کے جو افسران ہیں ان کو نظر انداز کر دیا گیا ہے.....

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب، اس طرح یہ پوائنٹ اٹھانا، میرے خیال میں مناسب نہیں ہے آپ اس کے لئے ایک کال نوٹس دے دیں اس طرح سے اگر ہر روز ہر رکن کوئی نہ کوئی مسئلہ اٹھا دے گا تو یہ صحیح طریقہ نہیں ہوگا۔

پروفیسر خورشید احمد : اچھا ٹھیک ہے میں کال اٹینشن نوٹس دے دیتا ہوں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : ڈاکٹر محبوب الحق صاحب نے ۲۲/ دسمبر سے ۷ جنوری تک رخصت کی درخواست کی ہے، کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اسلام نبی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۲۲ اور ۲۳ دسمبر کو ایوان میں شرکت نہیں کر سکیں گے، اسی طرح عبدالمجید ملک صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۲۲ تا ۲۴ دسمبر تک ایوان میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ایک معزز رکن : کیا باقی وزراء کی ایوان میں آنے کی نیت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں، لگتا تو یہی ہے کہ ان کی ایوان میں آنے کی نیت ہے۔

PRIVILEGE MOTIONS

جناب چیئرمین : پروفیسر صاحب، آپ کی جانب سے ایک تحریک استحقاق نمبر ۷۱ ہے، یہ ۹۰-۸-۲۰ کو پیش کی گئی تھی، یہ سیکٹر جی سکس کے کوارٹروں کے بارے میں ہے، اس پر مزید آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں یا اسے ایشورنس کمیٹی میں لے جائیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد : نہیں در اصل میں اس کو defer کروا رہا ہوں اس لئے کہ نئے وزیر محترم نے سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ میں ایک نئی مہلت لی ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ یہ مہلت پوری کریں ان کو یہ موقع دیا جانا چاہیے لہذا اسے ڈیفر کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین : تو اسے آپ ایشورنس کمیٹی میں کیوں نہیں لے لیتے، یہ ایشورنس ایوان میں دی گئی تھی۔

پروفیسر خورشید احمد : یہ تحریک استحقاق چونکہ ایوان میں آ چکی ہے۔ اس لیے میرا

[Prof. Khurshid Ahmed]

خیال ہے کہ آپ اسے ڈیفر کر دیجیے۔ ہم اس کو اس وقت دیکھ لیں گے جیسے بھی مناسب ہوگا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، تو اس کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: اس کی جگہ میں نمبر ۴ کو لینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پہلے ملک محمد حیات صاحب کی تحریک استحقاق ہے جس کا نمبر ۲ ہے۔ ملک حیات صاحب،

i) RE: UNLAWFULLY RAIDING THE RESIDENCE OF A SENATOR

Malik Muhammad Hayat : I ask for leave to move that the privilege of the Senate has been breached as the residence of Senator Sheikh Ali Muhammad was unlawfully raided by a heavy contingent of a law enforcing agency on Saturday, the 15th September, 1990, his Chowkidar was hit and injured, and his son Ejaz Sheikh, Managing Editor of a local daily was unlawfully picked up and detained for about twelve hours.

I, therefore, ask for leave to move that this breach of privilege be discussed in the House.

Mr. Chairman : Is it being opposed?

چوہدری شجاعت حسین: جی، میں کچھ وضاحت کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! یہ مسئلہ پچھلے اجلاس میں بھی پیش ہوا تھا جو وقت نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ اس اجلاس میں زیر بحث آیا ہے۔ میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ جہاں تک حکومت سندھ کا تعلق ہے انہوں نے تو اس واقعہ کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ انہیں اس چیز کا علم نہیں ہے۔ بہرحال ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ کو رینجرز کو معلوم ہوا کہ شیخ علی محمد سینیٹر کے گھر پر کوئی مشکوک شخص موجود ہے اس بنا پر انہوں نے raid کیا لیکن وہ شخص وہاں موجود نہ پایا گیا تو ان کے بیٹے شیخ

اعجاز احمد کو رینجرز ہیڈ کوارٹرز میں لے جایا گیا وہاں پر اس سے پوچھ گچھ کی گئی جب دوسرے دن شیخ علی محمد صاحب رینجرز کے دفتر گئے اور اس معاملہ کی وضاحت کی تو اس کے بعد اس چیز کو ختم کر دیا گیا۔

جناب چیئرمین: حیات صاحب اس الیشورنس کے بعد، آپ اس موشن کو پریس کریں گے۔

ملک محمد حیات: میرا خیال ہے کہ شیخ علی محمد موجود ہیں وہ خود پہلے وضاحت کر لیں تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین: شیخ علی محمد صاحب خود موجود ہیں تو پہلے وہ وضاحت کر لیں۔

شیخ علی محمد: جناب چیئرمین! ۵ استمبر کی رات کو تقریباً تین چار بجے رینجرز کی چودہ گاڑیوں میں کچھ افراد نے ہمارے گھر پر حملہ کیا، ہمارے گھر کے دروازے کھٹکھٹائے سارے محلے میں اودھم مچایا، یہ دیکھ کر لوگ بہت پریشان ہوئے، کیا یہ ڈاکو ہیں یا یہ کون لوگ ہیں جب ہمارے نوکر نے دروازہ کھولا تو اسے بٹ مارے۔ میں اس وقت سویا ہوا تھا اس وقت میرے بیٹے کو جگایا اور پوچھا کہ ہمیں بتاؤ کہ فلاں آدمی کہاں ہے اس نے کہا کہ یہاں نہیں ہے، اس سے ہمارا کیا واسطہ۔ میرا بیٹا میری اخبار کا مینجنگ ڈائریکٹر بھی ہے اور یونیورسٹی سٹوڈنٹ بھی ہے۔ اس کے اس ناتے سے کئی دوست ہیں، وہ گھر پر آتے رہتے ہیں، اسی طرح وہ بچہ بھی آتا رہتا تھا لیکن جس طریقے سے انہوں نے raid کیا اور اس دوران misbehave کیا یہ بہت افسوس ناک ہے۔ میرے بیٹے کو پکڑ کر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اسے اپنے ساتھ لے گئے ہم صبح ان کے پاس گئے تو ہمیں کوئی پتہ نہ چلا کہ بیٹا کہاں ہے۔ بس یہ کہتے رہے کہ ابھی بتاتے ہیں دو گھنٹے کے بعد بتاتے ہیں، تین گھنٹے کے بعد بتاتے ہیں، اس کے بعد پھر میں نے ایریا کمانڈر کو فون کیا، انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ میں وہاں گیا، انہوں نے مجھے بتایا کہ ہمارے لڑکے کا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں نے اسے کہا کہ یہ یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہے، اس کے کافی دوست ہیں اور وہ لڑکا بھی ہمارے گھر آتا جاتا رہتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں لیکن ہمیں کیا پتہ ہے

[Shaikh Ali Muhammad]

کہ وہ مفرور ہے، کیونکہ اس کے بارے میں کوئی اعلان وغیرہ نہیں ہوا، اس کے بارے میں اخبار میں کوئی خبر نہیں آئی، اس طرح ایک گھنٹے کے بعد انہوں نے میرے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ اس عرصہ کے دوران پورے محلے میں بڑی پریشانی پھیلی اور حیرانگی ہوئی کہ آخر کار سینیٹر شیخ علی محمد کے گھر پر کیوں حملہ کیا۔ کیا وہاں کوئی ڈاکو بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، میری بدنامی ہوئی ہے، میری رسوائی ہوئی ہے اس کا نوٹس لیا جائے۔

Mr. Chairman : In view of the statement of Sheikh Ali Muhammad himself, I think, this is a matter which requires further enquiry and investigation. Accordingly I will admit this privilege motion and this stands referred to the Privileges Committee.

تحریکات نمبر ۲ اور ۳ ایک ہی موضوع سے متعلق تھیں۔ ایک ملک حیات کی جانب سے اور دوسری شیخ علی محمد صاحب کی جانب سے۔ تو یہ دونوں disposed of تصور کی جاتی ہیں۔

اب جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب کی نمبر ۴ لیتے ہیں۔

ii) RE: TAPPING THE TELEPHONE OF THE CHAIRMAN, SENATE

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Prof. Khurshid Ahmed : Mr. Chairman, I seek the leave of the House to move the following privilege motion:-

It was on 20th September, 1989, that I presented a privilege motion in the House (No. 21-23/89-QAP) about the tapping of the telephone of the Chairman, Senate, Mr Wasim Sajjad. The privilege motion was held in order and referred to the Committee on Rules of Procedure and Business and Privileges for consideration and report. The Intelligence Bureau categorically denied and claimed that no such tapping was done. On my insistence a written statement was submitted by the government and the Minister concerned also denied tapping of the telephone of the Chairman, Senate. I further insisted that the other agency i.e., Inter-Services Intelligence, should also give this assurance and the same was also given on their behalf by the relevant Ministry. In view of this categorical denial by all the intelligence agencies and

the Federal Minister concerned to the Privileges Committee, I agreed not to press the privilege motion any further.

Now, it has been revealed in the High Court by the Attorney-General that the Intelligence Bureau was actually tapping both the telephones, at the office as well as residence, of the Chairman, Senate. It was also tapping the telephones of the Speaker of National Assembly, Mr. Meraj Khalid alongwith the telephone of a number of leading members of Parliament and other political leaders. This conclusively shows that the information given by the former government through its Ministers and written statements by the relevant agencies, was incorrect. They have stated that the telephones of the Chairman, Senate had never been tapped by either of these agencies and that they were not authorized to tape any telephone. This proves that the Senate and its Privileges Committee was deliberately misled and was given patently wrong information. Providing wrong information to the Senate or its Committee deliberately constitutes a violation of the privilege as has been held by most of the parliaments of the world. I, therefore, beg to move that this clear case of violation of the privilege of the Senate and its Chairman should be reconsidered by the Senate in its Privileges Committee.

Mr. Chairman : Is it being opposed, Syed Fakhar Imam Sahib?

Syed Fakhar Imam : Mr. Chairman, there are two ways to deal with this particular privilege motion. One is *prima facie* to accept what the honourable Senator has stated. But one really has to ascertain in a privilege motion as far as the incorrect statement is concerned according to Shakdher and Kaul whether the information provided by the Minister concerned of the former government in this case, was construed to deliberately or wilfully giving a wrong statement or a mis-statement in front of this House. Because it is rather a sensitive type of information. I am not sure of what the information given to the High Court has been to which the honourable Senator in his statement has said that the statement given by the honourable Attorney-General to the High Court is the evidence that he is relying on primarily saying that the previous government in the Committee had wilfully and consciously misled the honourable members of that

[Syed Fakhar Imam]

Committee. So, that particular piece of information I do not have with me Mr. Chairman, at the moment, therefore, I am not in a position to say whether this motion should be upheld or not.

جناب چیئرمین : جی جناب پروفیسر صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد : اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ محترم وزیر قانون نے جو بات کہی ہے ان کی حد تک وہ ضرور درست ہو گی لیکن میں نے اپنی پریویلیج موشن کے ساتھ اٹارنی جنرل کے بیان کا متعلقہ حصہ بھی دیا تھا اور یہ اخبارات میں بھی شائع ہوا ہے اور میرے پاس اس وقت بھی موجود ہے اسی طریقے سے سینیٹ کی جو Privileges Committee ہے اس کی رپورٹ اس ہاؤس میں آچکی ہے جو جناب بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان صاحب نے ۶ مئی ۱۹۹۰ء کو پیش کی تھی ۔ یہ بھی ریکارڈ میں موجود ہے اور جو بیان اٹارنی جنرل نے دیا ہے اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں اپنے دلائل کو پیش کرتا ہوں اور اس بیان کو بھی quote کروں گا اور اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ خواہ کتنی بھی sensitive information کیوں نہ ہو سینیٹ کی کمیٹی کا یہ حق تھا کہ اس کو وہ انفارمیشن دی جاتی اور جو انفارمیشن اسے دی گئی وہ غلط تھی اور deliberately غلط دی جانے والی انفارمیشن بریچ آف پریویلیج تصور ہوتی ہے میں اسکو ثابت کرنا چاہتا ہوں اس لئے جناب چیئرمین ! میں آپ سے اجازت چاہوں گا کہ مجھے یہ موقع دیا جائے ۔

Mr. Chairman : I think the principle is that if a statement is deliberately wrong then it may amount to a breac of privilege . But the question is that this pertains to a government which is no longer in the office. What purpose would be served by admitting such a motion. The purpose has been served by the public disclosure in the High Court and what further purpose would be served if I admit this privilege motion?

پروفیسر خورشید احمد : اگر جناب مجھے پوری بات کہنے کا موقع دیں تو اس میں یہ بات بھی لازماً آئے گی چونکہ آپ نے شروع میں یہ سوال اٹھا دیا ہے اس

لئے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن نظام حکومت ایک ہی ہوتا ہے اور اصل چیز یہ ہے کہ ہم کونسی روایات قائم کرتے ہیں اور احتساب کا کونسا نظام مؤثر ہوتا ہے میں جس بنا پر اس کیس کو لایا ہوں وہ یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ ایک ایسا نادر واقعہ ہے کہ جس میں وزیر موصوف، سیکرٹری داخلہ، انٹیلی جنس بیورو کے سربراہ اور آئی ایس آئی کی طرف سے وزارت داخلہ نے یہ یقین دلایا تھا کہ یہ تمام باتیں قطعاً غلط ہیں ایسا نہیں ہو رہا ہم نے کہا کہ ہم اس کو کافی نہیں سمجھتے آپ ہمیں تحریراً دیجئے۔ انہوں نے پھر ہمیں تحریر دی کہ ہاں ایسا نہیں ہو رہا۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ صاف الفاظ میں ہائی کورٹ کے اندر جو چیز آئی ہے وہ یہ ہے۔

"The records available reveal that the statement on the floor of the House by the former Minister and the report placed before the Privilege Committee of the Senate is incorrect as far as activities of IB are concerned. Authentic records indicate that telephones were tapped in "K-Block" and approximately ninety taperecorders were employed on twenty four hours basis. Similar activities were going on in Rawalpindi Communication Facility also. Some of the prominent persons whose telephone numbers also tapped are as under."

میں یہ بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جناب والا! کہ آپ ایک مثال قائم کریں اور یہ بتائیں کہ خواہ حکومت بدل جائے لیکن ایڈمنسٹریشن، گورنمنٹ آفیسرز، بیوروکریٹس سبھی اس ایوان کے سامنے جوابدہ ہیں اور کسی حکومت کے ایماء پر کسی سول سرونٹ کو خواہ وہ کتنا ہی اونچا کیوں نہ ہو ہاؤس کی کمیٹی کو mislead کرنے کا اختیار نہیں ہے اور میں آپ کو مثالیں دے کر بتانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان، انگلستان اور آسٹریلیا میں ایسے واقعات ہوئے ہیں اور ان کا نوٹس لیا گیا ہے اور سزا دی گئی ہے تاکہ آئندہ کے لئے عبرت ہو۔ حکومت کے بدل جانے سے اس معاملے کی نوعیت پر کوئی فرق نہیں پڑ جاتا اور ہمارا مقصد اس موقع پر کسی حکومت پر تنقید کرنا نہیں بلکہ اس نظام پر تنقید کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جس میں آپ کے بحیثیت چیئرمین telephones کو ٹیپ کیا جا سکتا ہے، سپیکر کے phones کو ٹیپ کیا جا سکتا ہے۔ اپنے وزیروں

[Prof. Khurshid Ahmed]

کے phones کو ٹیپ کیا جا سکتا ہے دیگر سیاسی لیڈروں کے phones کو ٹیپ کیا جا سکتا ہے پارلیمنٹ کے ارکان کے phones کو ٹیپ کیا جا سکتا ہے۔ علماء کے phones کو ٹیپ کیا جا سکتا ہے۔ دستور جس پرائیویسی کا حق دیتا ہے آپ اُس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انسانی حقوق کا عالمی چارٹر اس کا حق دیتا ہے آپ اس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور پھر اس کے بعد آپ کمیٹی میں آ کر زبانی و تحریری طور پر mislead کرتے ہیں کمیٹی کو misleading informations دینا یا انفارمیشن کو conceal کرنا یہ سارے violations of privilege ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ اس تاریخی کیس میں ہمت سے کام لیں اسے examine کریں اور یہ مسئلہ صرف وزیروں کا نہیں بلکہ نظام کا ہے اسی بنا پر میں اسے لے کر آیا ہوں۔

جناب چوہدری شجاعت حسین: یہ جناب والا! پرانا مسئلہ ہے لیکن پچھلے دنوں سابقہ وزیر داخلہ نے ہاؤس میں بیان دیا جو اخباروں میں بھی چھپا ہے جس میں انہوں نے صاف کہا ہے کہ اُن کی حکومت اپنے دور حکومت میں کسی کا ٹیلیفون ٹیپ نہیں کرتی تھی اس لئے جناب والا! یہ مسئلہ دوبارہ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ ٹیلیفون ٹیپ کرنے والا مسئلہ صرف پرانی حکومت کا مسئلہ نہیں تھا اس بنا پر میں یہ کہوں گا کہ یہ مسئلہ کسی نہ کسی طریقہ سے ایک نہ ایک دن حل ہونا ہی ہے کہ کونسی حکومت ٹیلی فون ٹیپ کرتی ہے کون سی نہیں کرتی چونکہ انہوں نے ہم پر الزام لگایا تھا کہ ہم ٹیلی فون ٹیپ کرتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ اس کو ٹیک اپ کرنے میں پہل کریں تو شاید کچھ بہتری ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جناب سومرو صاحب۔

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, I agree with my learned brother Prof. Khurshid Ahmad that this matter has been repeatedly coming up about the tapping of telephones, violating the sanctity of privacy. We must set a lesson for the future so that this thing does not occur in future and the Ministers. doing such things during their period must realize that some day they have to be out of office and they would be answerable for that. Here is Sir, the question of preserving the sanctity of individual, not of a particular Minister and since

further details are required to be gone into if you hold the motion in order I will respectfully submit that it be sent to the Privileges Committee and let us examine it in further detail which we can not do here.

جناب چیئرمین: لالیکا صاحب - جی آپ کیا فرماتے ہیں؟

جناب عالم علی لالیکا: جناب چیئرمین! بطور ایک تاریخ کے طالب علم کے میں آج ایوان کی کارروائی میں سابقہ حکومت کی ناجائز کارروائیاں اور موجودہ حکومت کی کارروائیوں کے بارے میں سن سن کر کچھ شرمسار ہو رہا تھا، ندامت محسوس کر رہا تھا۔ مجھے ابتدائے آفرینش سے لیکر اب تک تاریخ کا مطالعہ کرتے کرتے بیس سال تو کالج میں گزرے اور اب بھی تاریخ سے کچھ تھوڑا سا مس رہتا ہے جناب والا! میں نے تو یہ پڑھا ہے کہ ماضی ہمیشہ حال کے لئے رہنمائی کرتا ہے حال مستقبل کے لیے نقوش چھوڑتا ہے اور مستقبل کی تعمیر حال اور ماضی کے واقعات کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

جناب والا! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کسی بھی سابقہ حکومت کے نقائص نکالنا اور اس پر کیچڑ اچھالنا ایک معیوب اور نامناسب بات ہے لیکن جناب والا! ہم سلطنت مغلیہ کے زوال کے اسباب آج تک پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ ہم ان مغلیہ بادشاہوں کی کمزوریاں آج تک بیان کرتے چلے آرہے ہیں جن کی وجہ سے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت زوال پذیر ہوئی تو جناب والا! کسی بھی سابقہ حکومت کی برائیوں کو ان کی خامیوں کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لانا کوئی بری بات نہیں ہو گی جناب اس سے ہم سبق سیکھیں گے۔ ہمیں روایات قائم کرنی ہیں بطور ایک مقننہ کے ہمیں ایسی روایات قائم کرنی ہیں کہ کوئی بھی حکومت کسی بھی وقت اگر کوئی برا کام کرے تو ہمیں اس کا محاسبہ و تجزیہ کرنا ہے اس کی چھان پھٹک کرنی ہے لیکن اس سے مراد ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم کسی پر کوئی کیچڑ اچھال رہے ہیں کسی کی کردار کشی کر رہے ہیں، ہمیں تاریخ نے یہ سبق دیا ہے کہ ہم ماضی کے واقعات سے مستقبل تعمیر کریں۔ اس لئے جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک ذاتیات کا تعلق ہے اس سے تو ہمیں اجتناب کرنا چاہیے۔

[Mr. Alam Ali Laleka]

لیکن جہاں تک پالیسی کا سوال ہے، جب تک ہم ماضی کے واقعات کا جائزہ نہیں لیں گے ان کی چھان پھٹک نہیں کریں گے ان سے سبق حاصل نہیں کریں گے تو مستقبل کی مثبت تعمیر کیسے کرسکیں گے۔ شکریہ جناب والا۔

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین: جی جناب۔ طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! یہ مسئلہ صرف ایک سیاسی حکومت کے وزیر کے بیان کا نہیں ہے معاملہ یہ ہے کہ یہ زیر زمین جو دنیا ہے اس کے افسران کا ایک مسلسل عمل ہے اور اب یہ بات سامنے آچکی ہے کہ یہ بجائے خود، خود سر ہیں۔ اپنی مرضی کرنے والے لوگ ہیں۔ کیا اس ملک کے صدر ضیاء الحق کے گھر کو بند کر کے ٹیپ کرنا اور پھر وہی ٹیپ لے جا کر ان کو سنانا اس کے نتیجے میں غلط فہمی پیدا ہو کر ۲۹ مئی کے حادثے کا رونما ہونا، کیا یہ سارا عمل ہمارے وزراء نے کیا تھا۔ یہ ان خفیہ اداروں کے منہ زور لوگوں نے کیا تھا جو زیر زمین باقاعدہ اپنی پوری حکومت رکھتے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وزیر صاحب نے جو یہاں سٹیٹمنٹ دی تھی وہ اس کی اپنی سٹیٹمنٹ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے وہ سٹیٹمنٹ ان سے لکھوائی ہو۔ لازمی طور پر اس بات کی تحقیق ہونی چاہیے آئی ایس آئی ہو یا آئی۔ بی ہو یا کوئی اور کوئی خفیہ ادارہ ہو آپ جب اس کی تحقیق کریں گے اس کی تہہ میں جائیں گے تو میرا یہ گمان ہے کہ بجائے خود یہ غلط انفارمیشن ان افسروں کی طرف سے اپنے وزیر کو دی گئی ہو گی۔ اس کو بھی فریب دیا گیا ہو گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس بات کی تہہ تک پہنچا جائے۔ یہ عجیب بات ہے کہ چیئرمین سینیٹ جو پروٹوکول میں دوسرے نمبر پر ہے، سپیکر اور حتیٰ کہ صدر پاکستان تک کے ٹیلی فون ٹیپ ہوں۔ ان کے گھر کو بند کیا جائے اور ہم اس کو اس طرح آسانی سے جانے دیں کہ جی وہ حکومت چلی گئی "نہیں"، یہ اس حکومت کا مسئلہ نہیں ہے یہ تو جناب! اس سے صدیوں پیچھے تک کا مسئلہ ہے۔

لہٰذا ان افسران کو جو اب بھی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو ان کے عہدوں سے ہٹانا چاہیئے اس کی تحقیقات ہونی چاہیئے ان کو برطرف ہونا چاہیئے ان کو سزا ملنی چاہیئے اور

وہ وزیر جس نے آکر ایوان میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بیان دیا، وہ اب بھی اس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں اب بھی وہ ممبران بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اب بھی وہ معزز ہیں اب بھی وہ شریف ہیں، اب بھی وہ اس ایوان کی کارروائیوں میں حصہ لیتے ہیں، ان کے خلاف، نہ صرف زیر زمین لوگوں کے خلاف بلکہ جنہوں نے دانستہ یہ بیان دیا تھا ان کے خلاف بھی کارروائی کرنے کے لئے سوچنا چاہیئے۔ یہ نہیں ہے کہ چونکہ وہ چلے گئے لہٰذا ہم خاموش ہو جائیں۔ اگر ہم خاموش ہو جائیں گے تو یہ زیر زمین دنیا ہمارے ساتھ یہی کچھ کرتی رہے گی۔ لہٰذا اس کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے اور جو بھی اس کے ذمہ دار پائے جائیں۔ ان کو زمین کے نیچے سے کھود کر نکالا جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

Mr. Chairman : Thank you.

Yes, please, Gen. Saeed Qadir.

Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir : Mr. Chairman, I strongly support that this privilege motion may be accepted. I think, my colleague Senator Muhammad Tariq Chaudhry has very aptly described that this is not an issue of a single instance. The importance is that it is a continuous process and with this process you cannot allow anybody to get away whether they are still in the government or not. It is too serious a matter to be set-aside by stating that that government is no longer there. I think we all carry the responsibility to ensure that these sorts of things are not repeated. This privilege motion only pertains to one particular aspect that is tapping of the telephones. So much has been said about the Senate in writing which is also before the court that implies that there may be other privilege motions which also should be coming up to take any government to task which goes beyond its bounds to destroy the image of the parliament which exists in this country. It stands for democracy, it cannot be allowed to be ridiculed by anybody. So, I think it is much too serious a matter to be dealt very lightly. This House must be allowed to go into this whole aspect in great detail.

Thank you.

Mr. Chairman : Thank you.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا Parliamentary Procedure in India by A.R. Mukerji کی طرف جو بڑی اہم کتاب ہے اور اس میں Parliamentary Privileges پر بہت مفصل بحث ہے لیکن اب صرف ایک پوائنٹ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ صرف وزراء کا نہیں بلکہ government officials کا بھی ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ

"government officials was admonished for producing a fabricated document attempting to tamper with a witness and trying to conceal truth from the Committee of Privileges."

مسئلہ صرف وزیر کے بیان کا نہیں ہے بلکہ وہ سرکاری افسران جنہوں نے ہمارے سامنے evidence دی اور انہوں نے غلط تحریر دی اور غلط شہادت دی وہ بھی اس کے ذمہ دار ہیں اس لیے میں یہ چاہوں گا کہ یہ معاملہ صرف سیاسی پارٹیوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ جس بنیاد پر میں اسے اٹھا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم اس قسم کی مکروہ اور قبیح روایات اور کارستانیوں کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ اس کا نوٹس لیا جائے۔

Mr. Chairman : Mr. Law Minister.

Syed Fakhar Imam : Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman, in view of the evidence that the honourable Senator Professor Khurshid Ahmed has quoted, *prima facie*, I think, there is no other way this motion can really be dealt with because according to Kaul, it says:

> "In order to constitute a breach of privilege of contempt of the House it has to be proved that the statement was not only wrong or misleading but it was made deliberately to mislead the House. The breach of privilege can arise only when the member or the Minister makes a false statement or incorrect statement wilfully, deliberately and knowingly".

As far as I can see it in view of the evidence now produced, I think, Sir, the motion should be held in order.

Mr. Chairman : This breach of privilege arises out of the alleged false statement made before the House and the Privileges Committee of the Senate by the concerned officials/Minister. The circumstances in which this privilege motion (No. 21-23/89) was moved by Senator Prof. Khurshid Ahmed regarding the alleged tapping of telephones of the Chairman Senate, the privilege motion was admitted and the matter was taken up by the Privileges Committee of the Senate. In the proceedings conducted before the Privileges Committee the concerned agencies conveyed the information that the telephones of the Chairman Senate had never been tapped by either of them as they were not authorised to tape the telephones. Subsequently, during the course of judicial proceeding before the Lahore High Court, the Attorney-General filed a formal statement in which he said that the telephones of several important personalities had been tapped at the relevant times and these personalities included some federal Ministers, the Speaker of the National Assembly and the Chairman Senate. Prof. Khurshid Ahmed has referred to the book 'Parliamentary Privileges in India' by Mukerjee' where it has been stated that even concerned government officials could be punished for producing and conveying fabricated documents/evidence before these Committees or before the House. The Law Minister, Syed Fakhar Imam has also brought to my attention a passage from Kaul wherein it has been said that "to constitute a breach of privilege not only should the statement be false, it should be made deliberately to mislead the House".

The question whether the statement is only false or was made deliberately to mislead the House can only be gone into by the Privileges Committee of the House. Consequently, I hold this privilege motion in order and it shall now go to the concerned committee of this House and the committee shall determine after obtaining all the evidence whether the statement was only wrong or whether it was made deliberately to mislead the House and the committee. Thank you.

Next is No. 6, Javed Jabbar Sahib.

iii) RE: PROMULGATION OF ORDINANCES WHEN THE SESSIONS OF NATIONAL ASSEMBLY AND SENATE WERE SUMMONED.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I ask for leave to move that the privilege of the federal Parliament has been breached by the promulgation of the two Ordinances on the 15th of December, 1990, by the President of Pakistan in less than 48 hours before the National Assembly is or was scheduled to meet on the 17th of December, 1990, in less than a week before the Senate was scheduled to meet on 22nd December, 1990. Neither of the two Ordinances, i.e. the Criminal Law Amendment Ordinance nor the Pakistan Tele-communications Corporation's Ordinance (No. XVI of 1990) meets any dire, emergency need. Both the proposed legal instruments should have been moved in either House of the Federal Parliament in the form of Bills in keeping with democratic norms and principles rather than imposed as Ordinances in haste just a few hours and days before the Houses were to meet. The promulgation of Presidential Ordinances in such circumstances demeans and undermines parliamentary institutions and its members such as the Senate and the members of the Senate. I move that this breach of privilege be discussed in the House. I have the arguments for its admissibility Mr. Chairman.

Mr. Chairman : No, No, first let me know whether constitutionally there is any bar on the issuance of an Ordinance when the National Assembly is not in session and if not; secondly, can you refer to any parliamentary procedure, recognized procedure or precedent where you can say that when ~~the~~ Assembly is about to be called or the House is about to be called, the Ordinance is not to be issued; and thirdly, how does this interfere with the functioning of the House?

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, thank you for your queries, I propose to answer each of those in my argument for its admissibility. If you do not wish to determine whether the motion is being opposed by the treasury benches then I can proceed further.

Syed Fakhar Imam : I very much oppose it Sir.

Mr. Chairman : It is being opposed and also I have to see whether it is admissible or not.—

Mr. Javed Jabbar : Right Mr. Chairman, I will submit my arguments for admissibility. I would like to begin Mr. Chairman, by first of all saying that to the best of my limited knowledge, this is

surely the first time in the parliamentary history of Pakistan, brief and not so beautiful as it is, that not just two but following my privilege motion another two, a total of four Ordinances are promulgated when parliament or either of the two Houses were scheduled to meet within 24 hours of the promulgation of those Ordinances. I would be benefitted in the extreme if the honourable Minister for Law and the treasury benches could enlighten us as to whether ever before in the history of Pakistan has this particular legal device been used to promulgate a law.

Secondly, Mr. Chairman, I refer your attention to Article 89 of the Constitution and in my view Article 89 is so clear and so unambiguous about the manner in which this power can be used, there is at least no scope for duality or ambiguity and for the record, it should be read that:

Article 89 (1) : The President may, except when the National Assembly is in session, if....

and these are the operative words Mr. Chairman, in my opinion:

> ......if, satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action,

this is the operative part of Article 89 (1)

> ......make and promulgate an Ordinance as the circumstances may require.

My submission is that in the case of all four Ordinances, these third and the fourth being Ordinance enabling banks to be set up in the private sector and the fourth being an amendment to the Representation of People Ordinance enabling the Election Commission to suspend the officials possibly by some remote logic, it could be said that in the case of this fourth Ordinance which was promulgated after my privilege motion have been filed and before the National Assembly met, in view of the forthcoming by-elections could be considered of being dire and of emergency nature. But, the subject matter and the content of the other three Ordinances and the

[Mr. Javed Jabbar]

explanation thereof from the government when these Ordinances were issued do not indicate how the requirements of Article 89(1) have been satisfied.

The least that the government owes to the people if not to parliament is to explain when it promulgates an Ordinance as to what are the circumstances which necessitate immediate action in the case of the creation of Pakistan Telecommunications Ordinance or in the case of an amendment to the Criminal Procedure Code, this explanation has not been forthcoming. In my view, therefore, to begin with the very substance of the Ordinances does not come within the purview of Article 89(1). It is obvious Mr. Chairman, that when the dates for the convening of both Houses of Parliament have been announced officially, not just through rumour but official announcements have been made in the press, members of parliament have been issued the order of summons, it is clear that the intent of parliament which is its prerogative to legislate has begun. When Parliament is called into session, Parliament's right to legislate in that sense has begun and, therefore, to promulgate an Ordinance between the announcement of the date of the session and the commencement of the session itself represents nothing less than a complete disregard for the purposes of the Parliament, for its dignity and its legislative role.

Thirdly, Mr. Chairman, surely this government should have learnt the price that it has to pay for making such haste. We have been treated to the spectacle of an amendment, of an Ordinance promulgated to bring us the Qisas and Diyat Ordinance which resulted in an unprecedented national strike by the transport sector. It was then conceded by the government or the very same set or the institution of the government that a basic anomaly existed in that Ordinance and it was after great suffering and hardship faced by the innocent and poor people of Pakistan realized on a second thought that this Ordinance should have first be referred to the Council of Islamic Ideology, that due cognitiom should be taken of the views of the transport sector and thereby necessitating and justifying an amendment to an Ordinance which has not been yet in fact presented in Parliament itself. Also Mr. Chairman, I would, of course, in passing draw your attention to the Order Of The Day today which in

my humble opinion also constitutes a case of breach of privilege because according to Rule 132(1) of the Rules of Procedure all Ordinances referred to in sub-para (ii) of Para (a) of Clause (2) of Article 89 shall be laid on the table of the Senate. We noticed, of course, that in the Order Of The Day the Senate has been given the benefit of only two out of the many impressive Ordinance that this government has produced but that is a separate issue that I have raised on the point of order.

Mr Chairman, in a Parliamentary form of government Ordinance are first discussed and approved in the Cabinet. This is obviously an elementary principle of legislative formulation. To the best of my knowledge, Mr ChairmanI do not recall whether the federal government has discussed the contents of these two and of these four Ordinances promulgated within 48 hours.

Mr. Chairman : You see, I will be grateful if you confine yourself on the admissibility because going into the details what was discussed in the Cabinet, you know, these are the confidential proceedings.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, may I just point out, we are facing with a very unusual situation.

Mr. Chairman : Please come to the admissibility question. I have raised three questions. Kindly assist me on that.

Mr. Javed Jabbar : I am trying to establish, Mr. Chairman, that not only has Parliament been by-passed which is very clear but the Cabinet which draws its authority from parliament.

Mr. Chairman : How do you say this? You had been in the Cabinet? How do you say it has been by-passed? You were the Cabinet Minister at that time.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, Am I not allowed to complete my arguments?

Mr. Chairman : Please, I would be requesting you to confine to

[Mr. Chairman]

the essential points and these are (1) as I said, you already dealt with Article 89, (2), is there any precedence, anything that you can produce to show that in the past when the Assembly had been called in the motion was moved and (3) how does this interfere with the function of the House? These are the admissibility questions.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, surely you have enough grace and patience.

Mr. Chairman : You see, because if we go into all sorts of matters of Cabinet meetings then we will be taking up time.

Mr. Javed Jabbar : I am only pointing out to you that we have not been informed whether even the due minimal process of legislation within government has been followed in the promulgation of these Ordinances and thereby the breach of privilege has occurred. I am trying to establish that. I am saying that the media as we know them, have not told us whether this Cabinet, if it is a matter of secrecy of Cabinet that is another matter, but often after Cabinet meetings announcements are made that the Cabinet has decided to formulate a law on this or that subject. Sometimes these announcements have included or referred to certain Ordinances. In these particular cases we do not see, unless I am overlooking reports in the media, we would like to be enlightened on this whether cabinet did discuss because this has directly to do with what I am trying to establish that we are in a very unusual constitutional position. There is a question of whether this government truly represents the parliamentary dimension intended by the Constitution or whether it represents an authoritarian form of government, an authoritarian form of government in parliamentary clothing and I do not want to say wolf in sheep's clothing but surely when the use of Presidential Ordinances is done in a manner as if under the very nose of parliament is being thumbed; parliament is about to meet for its first regular working session and you don't even have enough patience to allow the parliament the dignity of originating the Bill. If there was a matter of urgency the present government commands an overwhelming majority both in the National Assembly and the Senate, what then is the fear of parliament, what is the urgency, if there is a fear of parliament; then

this parliamentary system of government from which the Cabinet derives its authority should say so publicly that they are not able to exercise their authority without interference from elsewhere because it is a matter of deeply disturbing proportions that a government that has made such a hue and cry about having an overwhelming mandate from the people so quickly and 'wilfully' disregards them. Now, Mr. Chairman, we could only be said and possibly we said that we want to establish how quickly and efficiently...

Mr. Chairman : Javed Jabbar Sahib, please let me request you to keep yourself to the admissibility questions. These are all irrelevant matters. We will give you time for making a speech when the President's Address comes under discussion.

Mr. Javed Jabbar : No. Mr. Chairman, that is a separate matter.

Mr. Chairman : You see, I am again interested in three questions which I have posed to you.

Mr. Javed Jabbar : I have answered those and I am about to conclude. From our favourite benign sponsor a few thousand miles away the United States of America from which we draw so much comfort but I just like to invite the attention of this distinguished government to the traditions even in a presidential democracy like the United States of America, the world's most well known presidential democracy, only members of Congress have the right to originate legislation. Here we are a parliamentary democracy, we should minimize or eliminate the use of the presidential writ in imposing an Ordinance, however necessary it may be deemed to be. But in this case I see absolutely no justification either of timing or of substance in the promulgation of these Ordinances and, therefore, I believe that the breach of parliamentary privilege has occurred; we have been prevented from commenting on these Bills. When a Minister presents a Bill, it gives another member an opportunity to point out at the very outset that there is a flaw in this Bill, even before it is referred to the Standing Committee it gives a member the right to say "I oppose this Bill" and help in a constructive manner to improve legislation and avoid damage being done to the nation. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Mr. Law Minister.

Syed Fakhar Imam : Thank you Mr. Chairman. I think more than trying to tackle the question of a privilege motion the honourable member from Sindh in his learned discourse, I am happly to note, gave us a very erudite kind of expose on what parliament is all about. I was very happy for that. Mr. Chairman, just to remind him perhaps he was not aware of it at that time that the major reason for the last parliamentary dispensation, one of the major reasons, if not the major reason, was that far too less legislation was passed through the last two Houses. For that reason, Mr. Chairman, on the very first day of the National Assembly it took me nearly two hours of such technicalities to even introduce legislation on the floor of the National Assembly. Perhaps he was not there but the kind of filibustering that I had to face in order to introduce the Bills and the reason, thus, thereby stated was that because there were no committees constituted; the lo was reversed that until those committees are constituted we shall not do it. This is in our sight but I do not want to labour upon it.

In the last parliament, Sir, one particular Ordinance, the Press & Publication Ordinance, was brought in 6 times as an Ordinance, 6 times Sir, and the honourable Member, I dont' know whether he still belongs to that PDA or PPP,I still have to find that out.....

Mr. Chairman : Javed Jabbar Sahib on a point of order.

Mr. Javed Jabbar : Sir, if there is a justification for the hon'ble Minister's questioning another member or members' membership of any party or alliance, I would also be entitled to ask what exactly is his status, of which party of that mini splendid thing called the IJI is he a member of that.

Mr. Chairman : Fakhar Imam Sahib.

Syed Fakhar Imam : Thank you Mr. Chairman. In their point of view it was promulgated, repromulgated and who would know better than you because you have handled this portfolio yourself. The operative part of Article 89(1) is that if the President is satisfied any Ordinance could be promulgated. The circumstances regarding these

Ordinances were such that a satisfaction was there and one of the maj Ordinances, as you know, or two of them were brought about aft he Supreme Court had so asked specially those pertaining to Qis and Diyat that they should be promulgated by a certain date. Couple of the others that he has spoken of, the urgency was felt and they all will be brought to the floors of both Houses of parliament. Mr. Chairman, because without that they cannot be enacted into law and we have already moved most of them on the floor of the National Assembly and I am hoping because we had given seven days, many of those Ordinances have to be moved and they should be taken up. But I fail to understand how they become a breach of privilege of this honourable House, its Members and of the House as a whole.

So, Sir, I would say on technicalities alone that this is not a privilege motion but I would also like to state Mr. Chairman, that *Insha Allah*, we the members of this particular government will try to introduce majority of the legislation as Bills; we would not try to transgress the sanctity of the sanction of being people's representative because I feel that this was the major failure of the past government and we would not certainly like to fall flat on our face. With these words Mr. Chairman, I will say that this does not form breach of privilege of this House.

Mr. Chairman : Thank you. Senator Javed Jabbar has asked for leave to move a motion for breach of privilege.

(Interruption)

Mr. Javed Jabbar : No right of reply Mr. Chairman?

Mr. Chairman : No, there is no need, you (Mr. Javed Jabbar) again misunderstand what a privilege motion is, I have heard your arguments, I have heard the other side, if I need to ask you any further I will do so but if I am very clear as to the implications of what has been argued then why should I take up the time of the House.

Mr. Javed Jabbar : May I answer that Mr. Chairman?

Mr. Chairman : No. No. Please don't.

Mr. Javed Jabbar : No, but please do not make comments saying that you do not understand because the record of the Senate will show that the first three privilege motions were held admissible when I moved them. So, I fully understand.

جناب چیئرمین : پلیز، اگر آپ کچھ مزید کہنا چاہتے ہیں تو کہہ لیں۔

Mr. Javed Jabbar : Please don't assume who understands and who don't.

جناب چیئرمین : میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دونوں چیزیں سامنے آ چکی ہیں۔۔۔

Mr. Javed Jabbar : Why are you assuming my level of comprehension on the basis of my arguments? I mean you may disagree with my arguments but do not make such a comment.

Mr. Chairman : I am saying, I am quite clear in my mind as to the implications of the arguments on two sides. I do not want any further assistance on this question but even then if you want to say something further, please go ahead and say that.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman while I was presenting my arguments for admissibility I was being interrupted and, therefore, I could say that you had already made up your mind on this issue.

Mr. Chairman : No, I am going to make up my mind now after listening to both the Law Minister and yourself and this is the procedure. Please try to understand;

on Privilege motion Rule 63 says:

"Where a question of privilege has been allowed to be raised, the Chairman shall, after the disposal of questions and before other business on the Orders of the Day is entered upon, call upon the member who gave the notice and thereupon the member shall raise the question of privilege and make a short statement relevant thereto:"

So, you have made that statement. If the Chairman holds the

motion to be in order it shall go to the Committee on Privileges. S you made the statement. Now, I have to determine whether it is in order under Rule 65.

Mr. Javed Jabbar : Sir, there is a rule which gives the mover of a motion the right of reply.

جناب چیئرمین : وہ کون سا رول ہے لیکن ابھی یہ move تو ہوئی نہیں ہے۔

I have to see whether it is to be moved or not.

Mr. Javed Jabbar : But at least mover's reply....

(Interruption)

Mr. Chairman : I have to decide whether you are a mover or not.

I have to determine the admissibility. Once it is allowed then it becomes a proper motion. Now, you are asking leave to move the motion.

جناب جاوید جبار : اچھا جی۔

Mr. Chairman : Am I clear in this Javed Sahib?

Mr. Javed Jabbar : I differ to the Chair, Mr. Chairman, I do not wish to protract this argument but I am most upset at the way.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, Rule 63 is:
"Where a question of privilege has been allowed to be raised, ..."

Have you allowed it to be raised?

جناب چیئرمین : وہی میں کہہ رہا ہوں۔

Mr. Ahmedmian Soomro : You have not yet allowed the question of privilege.

Mr. Chairman : I am allowing the question to be raised but I have to determine the admissibility.

Mr. Ahmedmian Soomro : Have you allowed the question to be raised?

Mr. Chairman : No. I will tell you what is the difference. These matters come to me in my Chamber. Sometimes I can rule out the matter in the Chamber which means I am not even allowing it to be raised in the House. Then, there are some matters which I allow to be raised in the House to determine in the House itself whether it is admissible under Rule 65 and in that procedure once I have allowed it, once we cross the hurdle of Rule 63 then I will call upon the member who gave the notice; you will notice that the words are not "the mover" it is "the member who gave the notice."

Mr. Ahmedmian Soomro : Whether you have allowed it to be raised that is the only submission of mine, Sir.

Mr. Chairman : No, I have allowed it under Rule 63. I have allowed that because it comes to me in the Chamber.

So, this is the position and you will notice the rule says: "call upon the member who gave the notice" it does not say "the mover of the motion". The motion will become relevant only after it is held admissible by the Chair. So, this is the procedure and I am just clarifying it so that on privilege motions we are very clear how the proceedings are to be conducted.

Senator Javed Jabbar has asked for leave to move a motion for breach of privilege on the ground the two Ordinances were promulgated by the President of Pakistan on the 15th of December, 1990 less than 48 hours before the National Assembly was scheduled to meet on the 17th of December, 1990, and less than a week before the Senate was scheduled to meet on 22nd December, 1990. According to the honourable Senator there was no urgency as contemplated by Article 89(1) of the Constitution of Pakistan warranting the President to issue these Ordinances. The honourable Senator has argued that in these circumstances the privilege of the House has been breached because the House is being deprived of the opportunity to discuss and make its comments on the relevant

legislation. Article 89(1) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan categorically states that the President has the power to issue an Ordinance at any time when the National Assembly is not is session. The question whether the urgency exists or not is a matter for the President to decide and I do not think it is relevant for any other agency to make any comment on that question.

I also do not agree with the honourable Senator that the power of the House to make comments on the legislation proposed is taken away by the issuance of an Ordinance. The Constitution i.e. the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan itself provides that all Ordinances issued shall be laid, on the table of the National Assembly and the Senate as soon as the two bodies meet and once these Ordinances are tabled before the House it is open to any member to move a resolution for disapproval of the Ordinances concerned and when such a resolution is moved the matter is debated and discussed, comments are made on the legislation and if the House so desires the Ordinances can be disapproved and if that is done then the Ordinances lapse forthwith. Therefore, it is incorrect to say that by issuing an Ordinance the power of the House to make its comments on the legislation are taken away. I have also not been shown any precedent by the honourable member where an Ordinance was issued sometime - a week before the Assembly was to meet and the Chair had ruled that this amounted to a breach of privilege. Since no such precedent has been shown to me I hold this motion to be out of order and it is ruled out accordingly. Thank you.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, may I at this stage point out to the Minister for Law and Parliamentary Affairs that they are duty bound as soon as the session meets to lay all Ordinances on the table of the House.

Mr. Chairman : Correct.

Mr. Ahmedmian Soomro : Today, I find only two are being laid and the one earlier than these is not laid.

Mr. Chairman : When we come to that you can raise this point. That is in the rules.

ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman : Now, we come to adjournment motions.

جناب طارق چوہدری صاحب یہ آپ نے پیش کر دی تھی - غالباً اس پر وزیر صاحب کا بیان اب آنا ہے -

جناب محمد طارق چوہدری : بات یہ ہے جی کہ یہ اگست میں پیش کی گئی تھی - اب تو یہ کسی کو یاد بھی نہیں ہوگا - کہ قصہ کیا تھا اور میں چاہوں گا کہ اگر اس کی یاد دہانی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں -

جناب چیئرمین : جی کریں

جناب محمد طارق چوہدری : جی میں اس کو دوبارہ پڑھوں یا اس پر بات کر لوں -

جناب چیئرمین : اس کو پڑھ لیں -

I) RE: RENTING A DISPLAY CENTRE AT NEW YORK BY EXPORT PROMOTION BUREAU.

جناب محمد طارق چوہدری : میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ وزارت تجارت کے شعبہ ایکسپورٹ پروموشن بیورو نے نیو یارک میں تقریباً ۳۰ ہزار ڈالر ماہانہ کے کرائے پر ایک فلور حاصل کیا تھا جو پاکستانی مصنوعات کی نمائش کرنے کی غرض سے لیا تھا - مگر یہ سنٹر ناکام ہو گیا اور مصنوعات کو وہاں سے ہٹا لیا گیا - لیکن عمارت کے مالک سے اس کے ساتھ کیے گئے معاہدے کو ختم کرنے کے لیے کوئی کاروائی نہیں کی گئی نہ کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ہر ماہ لاکھوں روپے قومی خزانے کو نقصان پہنچتا رہے گا لہٰذا اس اہم مسئلے پر فوری بحث کی جائے -

جناب چیئرمین - یہ نہ تو کسی حکومت کے خلاف بات ہے اور نہ میں کسی وزیر کے خلاف کوئی بات کہنا چاہتا ہوں - بات حیرت آتی ہے کہ ہمارے بعض محکمے ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں مذکورہ ڈسپلے سنٹر نیو یارک میں غالباً ففتھ ایونیو Manhattan میں تئیسویں فلور پہ بنایا گیا تھا اور اسکا کرایہ جو ہے وہ ۳۰ ہزار ڈالر ماہانہ یعنی تین لاکھ ۶۰ ہزار ڈالر سالانہ، تقریباً ۸۰ لاکھ آٹھ ملین روپے ایک سال کا کرایہ

اور آٹھ کروڑ روپے دس [illegible] لل میں ادا کرنے تھے۔ اب یہ ڈسپلے سنٹر تیئسویں منزل پر ہے اسکا تصور کریں جو چیزیں آپ نے تیئسویں منزل پر ڈسپلے کی ہیں۔ کون وہاں دیکھنے کے لئے جاتا ہوگا اور اس کے کرائے کا تصور کریں کہ اتنے کرائے میں یہ تیئسویں منزل پر لیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کرائے میں اتنا اچھا ڈسپلے سنٹر گراؤنڈ فلور پر حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن پھر یہ سنٹر بھی ناکام ہو گیا۔ تب پاکستان ایمبیسی نے اس فلور کے مالک سے بات چیت شروع کی کہ جناب یہ سنٹر تو چلا نہیں، ناکام ہو گیا ہے اور وہاں جو کچھ مال رکھا ہوا تھا وہ پاکستانی قونصل جنرل کے دفتر میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا ایگریمنٹ ختم کر دیا جائے۔ لیکن مالک اس پر آمادہ نہیں ہوا۔ پھر انہوں نے ایک وکیل کے ساتھ رابطہ کیا۔ وکیل نے کہا میں آپ کا ایگریمنٹ ختم کرا دیتا ہوں۔ لیکن اس میں آپ کو ١٢ سو ڈالر سے لے کر ٥ ہزار ڈالر تک خرچہ کرنا پڑے گا۔ پاکستان ایمبیسی نے اسکو جواب دیا کہ یہ ٣ ہزار ڈالر ہر ماہ ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس پہلے ہی منظور شدہ رقم ہے۔ لیکن آپ کو ہم ١٢٠٠ ڈالر سے ٥ ہزار ڈالر تک کہاں سے ادا کریں گے اور یہ جناب ٥ ہزار ڈالر کی رقم صرف وکیل کو ادا کرنی تھی لیکن جس وقت میں نے یہ تحریک پیش کی تھی اس وقت سے ٣ ماہ گزر چکے تھے اور غالباً کم از کم ٩٠ ہزار ڈالر اس چکر میں ادا کر دیئے گئے۔ ایک تو بجائے خود جب یہ فلور حاصل کیا گیا تھا تو اس کا بغور جائزہ لینے کی ضرورت تھی، چونکہ آج ہمارے پاس جو وزیر خزانہ ہیں اللہ کے فضل سے وہ بڑے ذمہ دار بھی ہیں اور پبلک منی کے بارے میں حساس بھی ہیں اور مجھے توقع ہے کہ انہوں نے یقیناً اسے مزید جاری رکھنے کی اجازت نہیں دی ہوگی۔ اتنی پبلک منی کیوں ضائع ہوتی رہی اس بات کا جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے۔ احتساب کا عمل جو ہے وہ صرف ہمارے لئے ہی نہیں ہے (سیاست والوں کے لئے)، ان لوگوں کا جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے۔ جنہوں نے اس کی اجازت دی تھی کہ وہاں تیئسویں منزل پر یہ سنٹر قائم کریں۔ اور پھر وہ ناکام ہو جائے اور پھر بھی اسکا کرایہ ادا ہوتا رہے ان لوگوں کے احتساب کی بھی ضرورت ہے

[Muhammad Tariq Chaudhry]

اور ان کے خلاف ریفرنس کی ضرورت ہے۔ مجھے توقع ہے کہ نہ صرف اس سنٹر کو بند کروا لیا گیا ہوگا۔ بلکہ ان افسران کے خلاف بھی ضروری کارروائی کی جا رہی ہوگی اور یہی سننے کے لئے میں نے یہ دوبارہ پیش کی ہے

جناب چیئرمین: جناب وزیر تجارت۔

ملک محمد نعیم: جناب والا! میں اسے اپوز کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اس سنٹر کے بارے میں سینیٹر صاحب نے کافی تفصیلات بتا دی ہیں۔ یہ ۱۹۸۴ء میں دس سال کے لئے لیا گیا تھا۔ سولہویں منزل پہ تھا۔ سولہویں اور تئیسویں میں خیر کوئی فرق نہیں۔ ۱۹۸۶ء ہی میں یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ یہ ٹھیک نہیں چل رہا۔ اور اس وقت کے سفیر نے تجویز کیا تھا کہ اس کو بند کر دیا جائے۔ مگر کسی وجہ سے نہ ہو سکا اور جون ۱۹۹۰ء میں حساب لگایا گیا کہ اب یہ مزید نہیں چل سکتا۔ اور یہ اپنا مقصد بالکل پورا نہیں کر رہا۔ کنٹریکٹ کی اصل شرائط ایسی تھیں کہ lease terminate نہیں کی جا سکتی تھی۔ اگر سارے پیسے اسے ادا کرتے تو وہ ۱۰۲۵ ملین ڈالر بنتے تھے۔ لہٰذا حکومت نے ایک کمیٹی بنا دی جو وزیر تجارت، قونصل جنرل، کمرشل کونسلر اور خارجہ امور کے ایک نمائندہ پر مشتمل تھی۔ اس نے طے کیا کہ فنانس کے تعاون سے اس کو sub-lease کر دیا جائے۔ یہ چونکہ سولہویں منزل پر تھا وہ بھی نہ ہو سکا۔ اسے لینے میں کوئی interested ہی نہ تھا تو پھر کنٹریکٹ sub-lease میں ہی ایک شق تھی۔ کہ اگر کچھ compensation مالک کو دے دی جائے تو پھر اس سے جان چھڑائی جا سکتی ہے to the tune of 500,000 dollars۔ یہ حساب لگایا گیا کہ بھئی ۱۰۲۵ ملین ڈالرز میں سے ۵ لاکھ دے دیے جائیں۔ باقی بچا لئے جائیں۔ ۴۰ ہزار ڈالر ایجنٹ کی فیس میں چلے گئے۔ ۵ ہزار اٹارنی صاحب کو بھی چلے گئے۔ اور پہلی قسط ادا کر دی گئی ہے دوسری قسط یکم فروری کو ادا کر دی جائے گی۔ اس کے بارے میں سینیٹر صاحب کے جو تاثرات ہیں وہ ٹھیک ہی ہیں اور ابھی observations میں آخر sub-lease بھی اس لئے نہیں ہو سکی

کہ اچھا premises نہیں تھا اور اسے کم پیسے پر بھی کوئی لینے کو تیار نہیں تھا۔ اور یہ ڈسپلے سنٹر ہماری ایکسپورٹ کی پروموشن وہاں نہیں کر سکا اتنی طرف ضرور ہے قصہ بہت پرانا ہے، ۱۹۸۴ء میں یہ لیا گیا تھا اگر کچھ تفتیش کرنی ہے تو پچھلے معاملات ہی کی کافی ہے۔ اس لئے میں اسے oppose کرتا ہوں ۔۔۔

جنابِ چیئرمین: تو اب موجودہ صورتحال کیا ہے کہ مسئلہ ابھی بھی ۔۔۔

ملک محمد نعیم: نہیں جی نہیں it is concluded now پہلی قسط دے دی گئی ہے۔ دوسری ان کو پہلی فروری کو ادا کر دی جائے گی۔ ۵ ہزار اٹارنی کی فیس بھی دے دی گئی ہے۔ ۴ ہزار ڈالر ایجنٹ کو بھی دے دیئے گئے ہیں۔ اور اس سے جان چھڑا لی گئی ہے۔ بہر حال کوئی اچھا پروجیکٹ نہیں تھا۔ تمام باتیں تفصیل سے زیر بحث آگئی ہیں اس لئے اسے ایڈمٹ نہ کیا جائے۔

جنابِ چیئرمین: کیوں جناب طارق صاحب۔ اس صورت حال کے بعد آپ پریس کریں گے۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! پریس تو اس کو کرنے کا میرا خیال تھا نہیں۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ یہ ابیوز کرنے والا جو قصہ ہے یہ اپنی سمجھ میں نہیں آتا کہ جب یہ explain کرتے ہوئے ساری باتوں کو تسلیم کرتے ہیں تو کس بنا پر oppose کرتے ہیں۔ مجھے چیئرمین صاحب واقعی بڑی حیرت ہوئی ہے کہ ہر آدمی یہاں سے اٹھ کر وہاں جاتا ہے تو اس کے اندر کون سا بٹن فٹ ہو جاتا ہے کہ وہ فوراً ابیوز کرنے پر آ جاتا ہے۔ آپ یہ تسلیم بھی کر رہے ہیں غلط ہوا یہ تو ویسے ہی اتنا پرانا قصہ ہے کہ اب میں سو بہویں فلور سے ۲۳ ویں فلور تک پہنچا۔ اور مجھے بھی اس کا پورا پس منظر یاد نہیں رہا تھا بھول گیا۔ لیکن ایک تو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ پراجیکٹ غلط تھا۔ یہ بھی تسلیم کرتے کہ نقصان ہوا ساری باتیں تسلیم کرتے ہیں مگر پھر بھی oppose کرتے ہیں ۔۔۔۔۔

جنابِ چیئرمین: جی وہ اس لئے کہ وہ ٹیکنیکی مسئلہ ہے۔ اگر وہ کہیں کہ oppose نہیں کرنا تو پھر یہ ساری تقریر کیسے کریں گے ۔۔۔۔

جناب محمد طارق چوہدری : اچھا دوسری چیز یہ ہے کہ یہ پرانا مسئلہ ہے لیکن یہ اتنا ہمارا نقصان ہوا ہے اور انہوں نے بڑی فراخدلی سے اس کو تسلیم کیا لیکن ساتھ ہی ساتھ میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ ایکسپورٹ پروموشن بیورو جو ہے وہ ختم نہیں ہوا۔ ان لوگوں کی انکوائری ضرور ہونی چاہیئے جنہوں نے اس طرح کی یہ حرکت کی تھی اور اگر یہ اس کی انکوائری کروائیں گے اور ذمہ دار لوگوں کو پکڑیں گے اور سزا دیں گے تو اس پر خدا نخواستہ ان کے اوپر یعنی حکومت کے اوپر کوئی حرف نہیں آئے گا۔ میں اس کو پریس نہیں کر رہا لیکن میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ اس کی انکوائری منسٹر صاحب ضرور کروالیں تاکہ آئندہ اس بات کی تنبیہہ ہو کر قصے کو پرانا سمجھ کر چھوڑ نہیں دیا جائے گا۔ اور ان کی جان نہیں چھوٹے گی

Mr. Chairman : I think it is a good suggestion. They wil consider it. So this is not pressed. Next. Adjournment motion No. 9 Professor Khurshid Ahmed.

ii) **RE: TAKING OVER CONTROL OF A HILL TOP IN CHITRAL AND PLACIN MISSILES THERE BY RUSSIA.**

پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اس ایوان سے اس امر کی اجازت چاہتا ہوں کہ مجھے مندرجہ ذیل تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

It has been reported in today's 'Nawa-i-Waqt' (5th October, 1990) tha Russia has taken control of one of the hill tops in Chitral in Pakistan area alongwith the Wakhan strip of Afghanistan. It has also been reported that long range missiles have been placed at this strategic hil and these missiles are aiming towards Karakurram Highway. This poses a serious threat to the security of Pakistan particularly in the context of the Indian border violations and mobilization of Indian forces alongwith Indo-Pak. borders. This is a matter of recent occurrence and of urgent national importance. I, therefore, beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss

this matter.

Mr. Chairman : Is this being opposed?

Sahabzada Yaqub Khan : It is opposed and I would like to give a statement in this regard.

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب مختصراً بات تو ہو گئی ہے آپ مزید کچھ کہنا چاہیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں اپنے بھائی سینیٹر طارق چوہدری کے جملوں کا سہارا تو نہیں لوں گا۔ لیکن یہ ضرور کہنے کی جسارت کروں گا کوئی تردید میرے علم کی حد تک فارن آفس کی طرف سے اس بات کی نہیں آئی کہ ایسا نہیں ہوا اور اگر یہ امر واقعہ ہے کہ ہماری ایک پہاڑی پر روسیوں نے قبضہ کیا اور وہ واخان سے ملحق ہے اور اسے فوجی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا تو پھر کسی بنیاد پر بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ قومی اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے۔ اسکا تعلق ملکی دفاع سے ہے اور اسکا تعلق ملک کی خارجہ پالیسی سے ہے۔ یہ دونوں امور فیڈریشن کی ذمہ داری ہیں۔ جس وقت یہ رپورٹ آئی ہے۔ میں نے اس کے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر یہ تحریک پیش کر دی اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ حالیہ واقعہ نہیں تھا۔ جہاں تک کسی تحریک التوا کے قابل قبول ہونے کی شرائط کا تعلق ہے ان میں بنیادی چیز یہی ہوتی ہے کہ اس کا تعلق حکومت کی ان ذمہ داریوں سے ہو جو مرکز کی ذمہ داری ہے۔ قومی اہمیت کا مسئلہ ہو اور فوری طور پر اسکا نوٹس لیا جائے یہ شرائط اس تحریک میں پوری کی گئی ہیں اگر وزیر خارجہ صاحب اس معاملے میں کوئی بیان دینا چاہیں کوئی وضاحت کرنا چاہیں اور حقائق ایوان کے سامنے رکھنا چاہیں تو سر آنکھوں پر لیکن ان کو بھی ہر تحریک کو کم از کم عادتاً اپوز نہیں کرنا چاہیئے۔

صاحبزادہ یعقوب خان: شکریہ! مسٹر چیئرمین! میں اپنے عزیز دوست

[Sahabzada Yaqub Khan]

محترم سینیٹر صاحب کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کبھی اس نقطہ نظر سے یا اس فلسفہ
پر وزارت خارجہ کی طرف سے جواب مبنی نہیں ہوگا کہ بلا وجہ یہ خواہش کی جائے
کہ اس قسم کی تحریک التوا کو فوراً ہی رد کر دیا جائے

Sir, the facts of the case are that the concern expressed by the honourable Member, of course, would have been very valid and the statement that he has just made would carry a great weight and indeed it always does, if the facts reported in the newspaper have been found correct. I wish to inform the honourable Senator and the House that the report regarding the occupation of a hill top in Chitral by Soviet forces was baseless and false. The spokesman of the Foreign Office categorically denied these reports as false and as baseless and the text of the statement made by the Foreign Office spokesman on the 8th of October which is within two or three days of the report appearing in the press is before me and I would like to read that out as it, in fact, answers the kind of some justifiable anxieties which the honourable Senator entertained. When asked about a news item appearing in the 'Frontier Post' of 8th October reporting the claim that the Soviet Union had captured some territory near Chitral and that Pakistan's air space has been violated by Soviet Aircraft, a Foreign Office spokesman described the report as false and baseless. There is no evidence whatsoever of any Soviet military activities in the vicinity of Pakistan's Northern border. Both Pakistan and the Soviet Union desire and are constantly working for the maintenance of normal cordial relations with each other.

The second point that was raised refers to the vigilance regarding the deployment of Indian troops on the Pakistan border and the Line of Control. I would like to assure the honourable Senator that the government is fully cognizant of the need for being alert and vigilant to the deployments and concentrations to which the Senator has referred. Pakistan has repeatedly urged the Indian authorities to agree to the re-deployment of these areas to peace times locations because their presence is a cause of tension, a tension which both sides are agreed should be reduced. This subject, Sir, came up under discussion during the recent meeting of the two Foreign Secretaries and our side emphasized this point and underlined the fact that this

deployment of forces in this manner was undesirable and that one of the first confidence building measures which, in our opinion, would be urgent, meaningful and would reflect a sheer desire to reduce tension would be that these forces should be re-deployed to peacetime locations. A final decision on this subject has not reached during this meeting but it was agreed that the Director-General, Military Operations of the two sides would remain in regular weekly contact on telephone to discuss this deployment and to ensure that the anxieties of a possible flare up or these deployments serving as an explosion point would be eliminated.

So, Sir, with this explanation and the fact that the honourable Senator's anxieties which are perfectly justified and in so doing he is also reflecting the anxieties of the public, are unnecessary because the information is incorrect. Thank you.

Mr. Chairman : Prof. Khurshid Ahmed, please.

Prof. Khurshid Ahmed : Sir, I think, in view of this clear and categorical statement of the Foreign Minister, there is hardly any need to insist upon this special motion.

Mr. Chairman : Thank you. Not pressed. Next adjournment motion.

(Interruptions)

Mr. Bostan Ali Hoti : Sir, I am on point of clarification regarding the Association of Pakistan Physicians.

آنریبل سینیٹر قاضی صاحب نے ہمیں دعوت دی ہے اس میں چیئرمین سینیٹ مہمان خصوصی ہوں گے۔

Mr. Chairman : Hoti Sahab, you cannot raise this matter in the House.

Mr. Bostan Ali Hoti : Sir, I want clarification.

جناب چیئرمین: آپ میرے پاس چیمبر میں آجائیں میں وضاحت کردوں گا۔ ایوان میں بڑی serious کارروائی ہوتی ہے۔ یہاں پر dinner invitation پر بحث نہیں ہوتی۔ شکریہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب بوستان علی ہوتی: چیئرمین سینیٹ کو ڈاکٹر وسیم سجاد لکھا ہے۔

Mr. Chairman : Hoti Sahab, please sit down. Dinner invitations are not discussed in the Senate. We are a serious body. Thank you. Adjournment motion No. 17 Prof. Khurshid Ahmad.

iii) **RE: EXPENSIVE EQUIPMENT FOR PIA DIAGNOSTIC CENTRE AT KARACHI STILL LYING UN-UTILIZED**

Prof. Khurshid Ahmed : Mr. Chairman, I seek the leave of the House to move the following adjournment motion:

> It has been reported in the daily 'Dawn' of October 15, 1990, that very expensive equipment which was purchased from USA for PIA Diagnostic Centre about 5 years ago has been lying idle to rust at the Centre near Star Gate on Shahrah-e-Faisal,, Karachi. Serious irregularities are understood to have been committed in this purchase by the organization. A team of commercial audit visited New York to probe the matter and observed that the *modus operandi* adopted for the purchase of this expensive equipment is a master piece of procedural lapses, grave irregularities and favouritism and that no evaluation feasibility to determine suitability or even its actual need was carried out before making the purchase involving crores of rupees in foreign exchange. This being a matter of recent occurrence and national importance, I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss the same.

Mr. Chairman : Is it being opposed?

Sahabzada Yaqub Khan : It is being opposed.

جناب چیئرمین: جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ خارجہ امور کا مسئلہ کب سے بن گیا ہے جناب؟

جناب چیئرمین: یہ باہر سے آیا ہوگا۔

Mr. Chairman : Yes, please Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I just want to be guided by your wisdom on this that Prof. Khurshid Ahmed who is himself a member of the ruling party is marvellously consistent in moving so many adjournment motions. Are we to then take it that he being a part of the ruling party wishes to attack his own partners in good deeds. Shall we say ......

Mr. Chairman : I think you can discuss it in a private meeting.

(Interruptions)

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں آپکی اجازت سے عرض کرونگا کہ ایک تو جو اپنے آپ کو اپوزیشن میں سمجھتے ہیں انہیں اپنی کارکردگی پر غور کرنا چاہیئے۔

جناب جاوید جبار: ضرور کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: دوسرے جہاں تک رولز کا تعلق ہے Parliamentary Practice میں تحریک التوا کا کوئی تعلق نہ حکومتی پارٹی سے ہے نہ اپوزیشن سے ہوتا ہے تحریک التوا کے معنی یہ ہیں کہ قومی اہمیت کا کوئی بھی مسئلہ جو ملک کے مفاد اور ملکی سالمیت سے متعلق ہو اور جس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہو اور جس کا پبلک نوٹس لینے کی ضرورت ہو اسے لیا جائے اس میں کبھی بھی اپوزیشن اور حکومت کا معاملہ نہیں ہوا کرتا انہیں پانچ سالہ تجربے سے کچھ سیکھ لینا چاہیئے

[Prof. Khurshid Ahmed]

تھا، ہمیں توقع ہے کہ آئندہ وہ الیوزیشن میں کام کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: اصل مسئلے پر آئیں۔

پروفیسر خورشید: جناب والا! اصل مسئلے پر میں آتا ہوں کہ اگر ان کے پاس اس سلسلے میں کوئی وضاحت ہے تو وہ پیش کریں کہ اصل پوزیشن کیا ہے۔ میں نے یہ بنیادی سوال اٹھائے ہیں کہ زرمبادلہ میں کروڑوں روپے خرچ کر کے آپ نے ایک پلانٹ منگایا۔ اور اب وہ خراب ہو رہا ہے اور اس میں جیسا کہ میں نے بتایا چار پانچ قسم کی بے قاعدگیاں سامنے آئی ہیں آیا حکومت اس معاملے کو examine کر رہی ہے یا کوئی ایکشن لے رہی ہے کیا کر رہی ہے اور اس طریقے سے قوم کی اس دولت کے ضیاع کو کیوں جاری رکھا جا رہا ہے انہیں اس بات کی وضاحت کرنی چاہیئے۔

Mr. Chairman : Yes, Mr. Foreign Minister.

Sahabzada Yaqub Khan : Mr. Chairman, Sir, this refers, of course, to the PIA. They refuted the allegations made in the adjournment motion. They have pointed out that they have already contradicted the press report in question and that this contradiction issued by the PIA appeared in daily the 'Dawn' of 16th October, 1990, to the following effect. I quote:

> "A PIA spokesman denied on Monday that expensive equipment have been lying un-utilized at the PIA Diagnostic Centre for the past many years. Commenting on report appearing in today's 'Dawn' he said the Diagnostic Centre had been operated efficiently since its inauguration and it so far already has earned revenue of nearly 30 million rupees. Commenting on the report that the Airline had put up certain equipment on sale some years ago, the spokesman explained that the requirement then was limited and there was also a space constraint at the Diagnostic Centre. Since then the Airline's own requirements had increased considerably while

additional space had since been acquired to house available equipment all of which were operational."

In other words the requirements at that time were limited owing to the space constraint at the Diagnostic Centre. They have further pointed out that all diagnostic equipment installed at this centre near Star Gate, Shahrah-e-Faisal is serviceable and is in use with the exception of pulmonary function test equipment which is under repair . PIAC have denied that any serious irregularities have been committed. They have confirmed that they have paid competitive prices for the equipment in question. To buy the most suitable equipment at most competitive prices, the PIA took the following steps:

1) The requirement of the equipment was studied by PIA doctors alongwith PIA's approved doctors in UK and USA that is to say locally and also abroad and the list of the required equipment was finalized.

2) Persuance to management's decision to set up the centre on a priority basis, enquiries were immediately floated and quotations were secured from different manufacturers/suppliers of the equipment.

On the basis of this information a detailed presentation was made to the Managing Director by the Chief Medical Officer of the PIA. This was on the 4th of July, 1984, alongwith Director Finance and Director Stores and Purchase of PIA who are responsible for this type of work. Consequently, the Managing Director of PIA approved a capital expenditure of US $ 1.75 million and set up a special committee to select or to purchase the required equipment. The committee was constituted as follows:

(1) General Manager
(2) Chief Medical Officer PIA
(3) Manager Stores and Purchases PIA, New York
(4) Medical Officer PIA, New York.

The Committee visited several manufacturers and suppliers

[Sahabzada Yaqub Khan]

and held detailed price negotiations with the parties concerned and thereafter orders for the purchase of the selected equipment were placed by the Stores and Purchase Department with the approval of the M.D., PIAC. As a result of the negotiations between the assigned purchase committee and the suppliers, PIA achieved an overall saving of US$ 194,261. Comparison of negotiated price of equipment is also available which I can make available to the Senators and I would not take up time of the House reading it out. A list of the diagnostic equipment purchased from the local market with details of the names of the suppliers, acquisition cost, serviceability status as on 7th November, 1990 are also with me in an appendix which I will be very happy to present to the hon'ble Senator.

In view of the above explanation and details that have been painstakingly prepared and put before the Senator, I hope he will not press the motion and I also hope that his rightful justifiable anxiety in public interest in drawing attention to the matter he thought represented an irregularity and loss to the State, it was quite right to bring this to our notice. I hope that this explanation is sufficient and I would be glad to let him have the details of the annexure and I would be prepared to put at rest as I said the concerned and justifiable anxieties to which the Senator has given expression.

Prof. Khurshid Ahmed : Yes, of course, as expected of Sahabzada Sahib, I am very grateful, I would study this and there is no need to press it.

Mr. Chairman : Thank you. Time for adjournment motions is over. Now, we move to the next item that is item No.4, Syed Fakhar Imam.

PRESIDENT'S ADDRESS LAID BEFORE THE SENATE

Syed Fakhar Imam : Mr. Chairman, with your permission I hereby lay before the Senate a copy of the Address of the President of Pakistan under Article 56(3) of the Constitution made before the two Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament) assembled together on the

8th November, 1990, as required by sub-rule (2) of Rule 29 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman : The Address stands laid. Item No. 5, Syed Fakhar Imam.

ORDINANCES LAID BEFORE THE SENATE

Syed. Fakhar Imam : Mr. Chairman Sir, I hereby lay before the Senate the following Ordinances, as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan :-

(1) The Registration of Printing Press and Publications Ordinance, 1990 (XIII of 1990).

(2) The Criminal Law (Fourth Amendment) Ordinance, 1990 (XIV of 1990).

Mr. Chairman : Ordinances stands laid. Yes, point of order.

Mr. Javed Jabbar : There is no ambiguity; in that rule it is provided that the government shall lay all Ordinances.

Mr. Chairman : Mr. Fakhar Imam, he is right, are there any other Ordinances which were promulgated and which have to be laid.

Syed Fakhar Imam : Yes, there are some other Ordinances.

جناب چیئرمین : وہ بھی کل پرسوں تک lay کر دیں۔

Syed Fakhar Imam : Yes, at the earliest.

ANNUAL REPORT AND STATEMENT OF ACCOUNTS OF THE EXPORT CREDITS GUARANTEE SCHEME-LAID

Mr. Chairman : No. 6, Malik Mohammad Naeem Khan.

Malik Mohammad Naeem Khan : Mr. Chairman, with your permission, I beg to lay before the Senate Annual Report and

[Malik Mohammad Naeem Khan]

Statement of Accounts of the Export Credit Guarantee Scheme for the year ended 31st December, 1989, as required under rule 20(b) of the Export credits Guarantee Scheme Rules 1962 framed under section 45 of the Pakistan Insurance Corporation Act, 1952 (XXXVIII of 1952)..

Mr. Chairman : The report stands laid. Item No. 7, Syed Fakhar Imam.

Discussion on the President's Address.

Syed Fakhar Imam : Sir, I beg to move the following motion :-

> "This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his Address before the two Houses assembled together on the 8th November, 1990."

Mr. Javed Jabbar : Sir, one would like to move verbal amendment to this motion.

Mr. Chairman : No, it has just been moved. Now we have to fix a time for discussion.

ایوان کی کیا رائے ہے اس کو کب فکس کریں -

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, you can't do it is any case before the 26th December because the 26th is the first available day and in my view it should be fixed on the 26th December.

Mr. Chairman : Yes Mohammad Ali Khan Sahib.

Mr. Mohammad Ali Khan : We are agreed Sir.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے ۲۶ کے بعد چار دن رکھ لیتے ہیں -

(At this stage the Chair was vacated by Mr. Chairman and it was occupied by Deputy Chairman Syed Fazal Agha).

Mr. Deputy Chairman : Item No. 8, Javed Jabbar Sahib.

MOTION TO DISAPPROVE ORDINANCE NO.X OF 1990.

Mr. Javed Jabbar : Sir, with your permission, I would like to move the following resolution :-

> "This House disapproves Ordinance No.X of 1990 seeking further to amend the Political Parties Act, 1962."

Mr. Deputy Chairman : Would you oppose it ?

Syed Fakhar Imam : I oppose it, Sir.

Prof. Khurshid Ahmed : Was this Ordinance laid before the House earlier.

Mr. Javed Jabbar : To the best of my knowledge, Mr. Chairman, it was laid on the 8th of November, 1990, when I was not present at the sitting but I was told that it was laid.

Mr. Deputy Chairman : I think Prof. Sahib, it has already been laid.

Prof. Khurshid Ahmed : I just wanted to enquire.

Mr. Deputy Chairman : It has been opposed by the Law Minister. Yes Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, I have submitted this resolution on the basis of certain factors and arguments which I shall briefly submit before you. The Political Parties Act 1962 (Amendment) Ordinance (No.X of 1990) promulgated according to the Gazette Notification on the 22nd Oct. 1990, two days before the general elections of 24th Oct. 1990, is ostensibly meant to discourage practice which gained currency under the nebulous title of 'horse trading' and more pertinently it was meant to prevent the floor

[Mr. Javed Jabbar]

crossing. Now, on the face of it and in principle, Mr. Chairman, as a member of the legislature and as a citizen of Pakistan, I would like to begin by placing my views on record as very strongly opposing the foul practice of 'horse trading' which unfortunately even past government for various reasons perhaps indulged and perhaps even more strongly I am opposed to the practice of Stallion trading which the IJI has been practicing for many years in the Punjab and has also brought this novel practice to Islamabad since 6th August. Stallion trading has become much more popular past time and continues to be indulged. So, let their be no misconception when I opposed a floor crossing Ordinance, I did not do so in order to sponsor or encourage or tolerate this foul practice by which people's royalties are sought to be influenced or purchased but, Mr. Chairman, 'horse trading' alone, however, even in practice, cannot become basis for a law that infringes upon the fundamental rights, the very fundamental rights of citizens. And in this case particularly of legislators because if we look at the Article 8 of the Constitution, it is very clear and I would invite your attention to that Article which deals with the aspects of fundamental rights.

Mr. Deputy Chairman : Ahmedmian Soomro on a point of order.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, this Ordinance was issued on 22nd October, 1990, and after that only today is the first sitting of the Senate. When was this laid on the table of the House.

Mr. Javed Jabbar : 8th of November when you had a solo sitting. The Secretary of the Senate will clarify this.

(pause)

Mr. Deputy Chairman : The Secretary has confirmed that it has been laid on the table of the House. Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, Article 8 (2), I would like your attention to it, says; "the State shall not make any law which takes or abridges the right so conferred and any law made in contravention of this clause shall, to the extent of such contravention,

be void." Now,very clearly the Constitution provides for the protection of fundamental rights and excludes the need or the possibility of any law being made which subverts the intent of the Constitution. Now, unfortunately, Mr. Chairman, in Article 19 of the Constitution there is that famous lethal phrase which Pakistani law makers are very fond of because we have inherited it from the British, very few other Constitutions resort to this phrase the way we do because everything is made subject to any reasonable restrictions. Article 19 says:

> "Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression and there shall be freedom of the press, subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest of the glory of Islam or the integrity, security or defence of Pakistan".

This is where the escaped clauses begin because under this lethal phrase every government can escape from its moral obligation to respect fundamental rights by saying, 'this is in the supreme interest of the security of Pakistan' and we have seen many black laws made as a result of this escaped clause.

Mr. Deputy Chairman : I think this is the untouched article of the Constitution of 1973 not amended by any government.

Mr. Javed Jabbar : I am not saying that the 1973 Constitution was perfect. It was unanimous but in my humble opinion it had many flaws and those flaws need to be rectified as our experience grows, as we learn to live with the Constitution, we must improve upon that Constitution. Therefore, Mr. Chairman, I believe that there are three different aspects of a legislator's conduct which are sought to be described by this Ordinance. One is straight forward, 'horse trading', just for purely personal gain, a second form of activity which is sought to be influenced is that of floor crossing. Now floor crossing may not necessarily be for personal gain but out of political conviction. There are many cases, in all parliaments of the world, where independent legislators decide to join a party or where a member elected on one ticket genuinely believes that he is not any longer in agreement with the political party from which he was elected. In fact within the Senate

[Mr. Javed Jabbar]

itself we have the case of a distinguished colleague from one of the four provinces who was originally elected with the support of his party when he disassociated himself from that party's leadership, that party, unsuccessfully fortunately sought to have him resigned from the Senate and he was able to resist that pressure.

Mr. Deputy Chairman : I think the member you are referring to is back to his party.

Mr. Javed Jabbar : Well, I was referring to that particular part of our current political history. The third aspect of a legislator's function which those Ordinances seek to regulate is abstention from the duty or the right to vote on a matter of conscience, on the basis of principle.

Now this Ordinance at one stroke tries to confuse all these three different elements of a legislator's behaviour and steamrolls everything into one by ostensibly saying this is meant to discourage the practice of 'horse trading'. This Ordinance seeks to control the fundamental human right to conscientious abstention from voting. Now, this is a right enshrined in the Constitution. The rights and duties of a citizen as described in the Constitution are superior to the rights and duties of a member of a political party. A political party's status is subservient to the status given to citizens by the Constitution of Pakistan. Now, when the Constitution gives a citizen freedom of speech, freedom to decide how he will act according to his conscience you cannot have a law that seeks to bypass the Constitution and impose restrictions on the freedom of conscience of citizens in violation of the principles clearly spelt out in the Constitution and, therefore, I would like you to note that there can be many occasions when a member elected on the ticket of a political party genuinely disagrees with the leadership of that party. It may happen to me, it may happen to other members of this House and if out of genuine conviction he decides that he will not support his political party why should anyone else has the power to declare that he has defected from the political party. I don't want to be specific or personal but there are numerous instances where individuals disagree with the leadership of their political party and this opportunity to disagree is a fundamental

sacred right, it is a right given to us even by our religion because a Muslim is supposed to act according to his conscience, in the best interest, interest of not only his faith but in the interest of the citizens whom he serves and there can be occasions when the leadership of a political party is doing things which are not in conformity with the best interest of a country. A majority Mr. Chairman, is not always right, simply because you have a majority you cannot say that you are there always truthful. Many majority governments in many countries of the world commit great blunders, they betray the mandate of the people and whether it is a majority party or a minority party, a political party can also be imperfect. And therefore, this Ordinance seeks to transgress and interfere with the sacred right of an individual to abstain from voting. Abstention from voting Mr. Chairman, cannot be construed as an act of defection.

This is inherently a very defective Ordinance not only on the grounds that it seeks to subvert the principles of the Constitution but that it attempts to define the act of defection merely on the grounds that a person has not obeyed the leadership of his parliamentary party. The leadership of a parliamentary party is not superior in wisdom necessarily nor is it perfect. The leadership of a parliamentary party or a political party can and does and will continue to make mistake or errors of judgement. And, therefore, individual legislators, members of parties must have that right to disagree with and there are other ways to control the evil of 'horse trading' simply because five members out of five hundred indulge in a rotten exercise doesn't ean you take away the right of 495 people simply because a few are ..correctly minded in their approach, the morals of politics does not mean you penalize: the vast majority of humanity. And, therefore, Mr. Chairman, I submit that this resolution be kindly considered by the House and held in order and that therefore we disapprove this Ordinance.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. Any of the members who want to speak on this resolution ?

(Pause)

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب والا! فلور کراسنگ کے متعلق پہلے بھی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے ملک میں جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی رکن کو یا تو خریدا جاتا ہے یا نقد سے پکڑ کر لایا جاتا ہے۔ اس چیز کا سدِ باب کرنے کے لئے یہ قانون نافذ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے سابقہ تجربے کی بھی بات ہے اور اب ایک نیا سلسلہ شروع ہوا ہے جسے کہتے ہیں "ہارس ٹریڈنگ"۔

جناب والا! ایک قوم جو جھوٹ نہیں بولتی ہے۔ ڈر نہیں رکھتی ہے۔ لالچ نہیں رکھتی ہے اس کے لئے تو اس قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں وہاں پر سب چیزیں ہوتی ہیں۔ طاقت کا استعمال ہوتا ہے۔ پولیس کا استعمال ہوتا ہے، جھرلو کا استعمال ہوتا ہے، پیسے کا استعمال ہوتا ہے۔ دھمکی کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ اس ملک میں ہوتا ہے۔ ان چیزوں کا تدارک کرنے کے لئے کیا صورت ہو سکتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ایسے حالات پر قابو پانا ضروری ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ زمانہ اتنا ایڈوانس ہو جائے کہ وہ کسی ڈر میں نہ آ سکے۔ کسی لالچ میں نہ آ سکے۔ تب تو اس قانون کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ شرم کی بات ہے کہ ایک ملک میں ایسا قانون ہو اور یہ ان لوگوں کے لئے ہو جو قوم کے نمائندے ہیں جو آئین کے بنانے والے ہوں یا قانون کے بنانے والے ہوں

Mr. Deputy Chairman : May I request the honourable members to have an order in the House.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: لیکن کیا کیا جائے، ہمارے ملک میں یہ چیزیں موجود ہیں اور اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اس ضمن میں فتوے بھی آتے ہیں انکے ساتھ۔ جنت کا لفظ بھی لکھوایا جاتا ہے اس کے لئے دولت کا لفظ بھی لکھوایا جاتا ہے اس لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس قانون پر اس وقت تک عمل ہو اس قانون کا نفاذ اس وقت تک ہو کہ اس قسم کے دھندے بند ہو جائیں اور سچے، اور صرف سچے آدمی اس ایوان میں آئیں اور وہ اس ملک میں وہ قوانین نافذ کریں جن کے سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم فرمایا ہے جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم فرمایا ہے، ہمیں ایسے قوانین کو لانا ہے اور ایسے قوانین کے لئے سچے آدمیوں کی ضرورت ہے ایسے آدمیوں کی نہیں کہ آج وہ ہمارے ساتھ ہوں اور کل دوسروں کے ساتھ ہوں۔

یہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اپنی ضمیر کی آواز کے تحت ہم اپنی پارٹی میں ہوتے ہوئے بھی اپنی پارٹی پر تنقید کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ میں اپنی پارٹی ہی کو چھوڑ دوں اور دوسری پارٹی میں چلا جاؤں۔ میں کیوں چلا جاؤں ماسوائے اس بات کے کہ مجھے وہاں وزارت کا لالچ ملے یا پیسے کا لالچ ملے اس لالچ کو بند کرنے کے لئے یہ قانون نافذ ہوا ہے۔ یہ رہنا چاہیئے بلکہ اس پر بڑی سختی کے ساتھ عمل ہونا چاہیئے ہاں یہ الگ بات ہے کہ اگر اپوزیشن کوئی صحیح بات کہے تو ہم اس کا ساتھ دیں اگر ہمیں خریدا جائے یا ڈرایا جائے تو اس کے لئے ہمیں جھکنا نہیں چاہیئے اسی مقصد کے لیئے اس قانون کی ضرورت ہے اس لئے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جب جاوید جبار صاحب اس کی مخالفت کرتے ہیں

جناب جاوید جبار : میرے دلائل آپ نے سنے ہی نہیں اور بغیر سنے ہی کہہ رہے ہیں کہ "افسوس ہوتا ہے"

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : میں نے ان کے دلائل سنے ہیں اس لئے تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ قانون ہونا چاہیئے ان الفاظ کے ساتھ میں اس قانون کی تائید کرتا ہوں۔

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی چیرمین : جی فرمائیے۔

حافظ حسین احمد : جناب والا! نوابزادہ صاحب نے "جنت اور قرآن" کو بھی ہارس ٹریڈنگ میں شامل کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ الفاظ غیر پارلیمانی ہیں کیونکہ یہ کہنا کہ "ہارس ٹریڈنگ" کے لئے جنت بھی دی جاتی ہے۔ اگرچہ

وہ شاید اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کسی اور چیز پر شاید بکنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے لیکن آپ کی یہ بات قابل غور ہے۔

Nawabzada Jahangir Shah Jogezai : On point of personal explanation.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی شاید آپ اس کو صحیح explain نہیں کر سکے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: میرا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جنت جو ہے وہ قرآن کے ساتھ ہے۔ سنت کے ساتھ ہے۔ جو شخص قرآن و سنت پر ہے جنت اس کی ہے۔ اس کے بارے میں تو کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے کہ اس پر جنت واجب نہیں۔

جناب احمد میاں سومرو: جناب چیئرمین،

Mr. Deputy Chairman : Mr. Ahmedmian Soomro.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, I oppose the resolution for disapproval on the following grounds. First I have not been shown that.....

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman : It is correct I have gone through them.

Mr. Ahmedmian Soomro : There was only one session on 8th where only a condolence resolution was passed.

Mr. Deputy Chairman : But still they laid the papers on the table of the House.

Mr. Ahmedmian Soomro : To whom they laid before, we did not see it. Laying means that it should be available to all, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Were you present in the House on that day?

Mr. Ahmedmian Soomro : Of course, Sir. All we did that day was that, we passed a condolence resolution and we adjourned the House in respect. Whether we have gone from the House and then it has been laid I cannot say.

Mr. Deputy Chairman : No but it was laid.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, we did not have the opportunity of going through it. However, now I also oppose on the ground that this Ordinance was issued ~~on~~ 22nd October, already half of the time of the life of that Ordinance has expired and as soon as this was laid which I presume has been laid before the National Assembly it became a Bill there. No doubt there are certain things which need to be amended or I would rather say clarified -- that opportunity we shall get when National Assembly passes it as a Bill and comes here and then this House has every right to deal with that Bill in such a manner as it deems fit. The object of this Ordinance was that immediately after the elections the members should not try to sell themselves.

Mr. Deputy Chairman : Order in the Press galleries please, they are disturbing the House.

Mr. Ahmedmian Soomro : The urgency was that on 24th October, the general elections to the National Assembly were to be held. The intention of the then government and the President was to have clean politics. As the President issued this Ordinance not in his discretion but on the advice of the Prime Minister or the Cabinet. The people have been fed up of the 'horse trading' and, therefore, in order to create an obstacle to that and to stop that this Ordinance was promulgated with the idea that soon after the 24th October when the parties would have to elect their leader who would be the Prime Minister and chief executive, they wanted people not to sell themselves. Had this Ordinance not come and had the margin been thinner than what it actually is, the member or I would say some of the members who probably might have contested the election as a

[Mr. Ahmedmian Soomro]

business and invested money on the elections, they would have tried and sought this opportunity to earn whatever money they could because they were members of the National Assembly. To forestall that and with bonafide intentions this Ordinance was issued. The purpose of which is very necessary. So that in future since the elections were held on party basis there should be party discipline and members should not be allowed to sell themselves. With these few words Sir, since we will be getting an opportunity after the Bill passed by the National Assembly comes here those minor amendments or clarifications which in my opinion are necessary in this Bill, we could avail that opportunity and for the time being I would oppose this motion.

جناب شاد محمد خان: جناب چیئرمین! گزشتہ ۲۰ مہینوں کی تلخیوں کو ہم بھول جانا چاہتے ہیں۔ لیکن بار بار جاوید جبار صاحب خود اشارہ کر کے اس ہاؤس میں ایک ہیجان پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر جب وہ باتیں ہوتیں ہیں تو انہیں بری لگتی ہیں اور وہ صبر وبرداشت کی حد سے باہر ہو جاتے ہیں۔

حضور والا! اگر اس آرڈیننس کا نفاذ نہ ہوتا تو آج بھی یہ حکومت مستحکم بنیادوں پر قائم نہ ہوتی اور خدشہ ہوتا کہ کہیں سرمایہ دار لوگ اسے اُچک کر نہ لے جائیں۔ کس کو یاد نہیں۔ کہ پچھلے ۲۰ مہینے میں کس حد تک کس طریقے سے ہارس ٹریڈنگ ہوئی۔ کیسے لوگوں کو ورغلایا گیا۔ سرکاری جہاز استعمال کر کے لوگوں کو حبس بے جا میں رکھا گیا۔ یہ حقائق اب سامنے آ رہے ہیں۔ لہٰذا جناب والا! اس آرڈیننس کی اشد ضرورت تھی جو بل کی شکل میں قومی اسمبلی میں آ رہا ہے لہٰذا ہم جاوید جبار صاحب کی تحریک کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس آرڈیننس کو بل کی شکل میں پاس کیا جائے اور اس کو سختی سے لاگو کرنا چاہیے۔ اس میں کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہوتی بلکہ ملکی استحکام اور بقا کے لیے اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ شکریہ!

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب احمد میاں سومرو صاحب۔

Mr. Ahmedmian Soomro : When was notice of this resolution given by Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : In early November Mr. Chairman

Mr. Deputy Chairman : Soon after the papers were laid.

قاضی عبداللطیف : جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ یہ آرڈیننس ضرورت کی بنیاد پر رکھا گیا تھا۔ جہاں تک ہمارے محترم جاوید جبار صاحب کا استدلال ہے کہ یہ بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ اگر ایک شخص اپنے ووٹروں سے ایک معاہدہ کرکے آتا ہے تو وہ ان کا یقیناً پابند ہوتا ہے۔ جس طریقے سے وہ پارٹی کا منشور لے کر آتا ہے اور ان کی جانب سے بحیثیت وکیل بن کر آتا ہے وکیل کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ وہ اپنے موکلین کے موقف سے انحراف کرکے وکالت کرے جس نوعیت سے انہوں نے اس کو وکیل بنایا ہے اس نوعیت کی بنیاد پر ہی وہ وکالت کرے گا۔ اگر کسی کو وہ پارٹی یا منشور پسند نہیں ہے جس کی بنیاد پر اس نے اپنے ووٹروں کو اعتماد میں لیا تھا تو اس کے لئے آسان طریقہ کار یہی ہے کہ وہ مستعفی ہو کر دوبارہ انتخاب لڑے۔ البتہ یہ بات تو اس شخص کے لئے تو ہو سکتی ہے کہ جو آزاد امیدوار کامیاب ہو کر آیا ہے وہ جس کے ساتھ چاہئے اپنا روابط قائم کرے یا کسی کے ساتھ الحاق کرے یا تعاون کرے۔ لیکن جہاں تک پارٹی سسٹم کا تعلق ہے اس کا مدعا اور مقصد جو تھا اس کو آجکل زیادہ پائمال کیا گیا ہے جس سے تمام ووٹروں کے جذبات بھی یقیناً پائمال ہوتے ہیں اور پارٹی کی بھی توہین ہوتی ہے لہٰذا اس بنیاد پر میرے نزدیک یہ قانون ضرور ہونا چاہیئے

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ابتدا میں ایک شعر عرض ہے۔

مرا گوئی از شیطان حذر کن
بگو با من کہ او پروردۂ کیست

میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں مگر میں بڑا مشکور ہوں اس قرارداد کے محرک کا جس نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ہم اس داستان پر بھی نظر ڈالیں جس نے اس "ہارس ٹریڈنگ" کو اتنی تقویت دی اور اتنی شہرت دی۔ کیا محرک صاحب

[Akhunzada Behrawar Saeed]

واقعی اس چیز کی مذمت کرتے ہیں یا وہ یہ چاہتے کہ ہم ایک بار پھر اس حکومت کی زیادتیاں، کوتاہیاں یا شہنشاہیت کے شاہانہ خطوط جو ہیں اس پر تبصرہ کریں۔ بہرکیف میں نہیں سمجھتا کہ بنیادی حقوق کو اتنی وسعت ایک شخص کیسے دے سکتا ہے۔ کیا بنیادی حقوق پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ خود انہوں نے آرٹیکل 19 کو ریفر کیا ہے۔ میں پھر آرٹیکل 19 آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

. . . Article 19 says : Every citizen shall have the right to freedom of speech and expression and there shall be freedom of the press subject to any reasonable restriction imposed by law in the interest of the glory of Islam or the integrity, security or defence of Pakistan or any part thereof friendly relations with foreign states, public order, decency or morality....."

I stress the decency of morality

".......or in relation to contempt of court".

اب میں نہیں سمجھتا کہ decency of morality کا کیا مطلب ہے۔ جس طرح قاضی صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنے حلقے میں اپنے ووٹروں سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہاں جاکر میرا یہ پروگرام ہوگا۔ اس کو اس سے انحراف کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اسے انحراف کرنے پر اگر مجبور کیا جاتا ہے یا ترغیب دی جاتی ہے یا لالچ دیا جاتا ہے تو ایسی کارروائی کو کیا کہنا چاہیئے۔ کیا یہ بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دلیل صحیح نہیں ہے مادر پدر آزادی کا کوئی مفہوم نہیں ہے۔ ہر ایک آزادی پر پابندی ضرور ہے اور اس کا morality ایک جزو ہے۔ اب اس چیز کو ہم کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کوئی بھی مسئلہ ہو اسے ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ محرک نے فرمایا کہ اسلام بھی ہمیں اجازت دیتا ہے۔ دیتا تو ضرور ہے۔ مگر اخلاق پر جتنا زور اسلام نے دیا ہے۔ اسے بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ یہ horsetrading Stallion trading muletrading,

elephant trading; یہ ایسے الفاظ ہیں جنہیں خوبصورت انگریزی میں پیش کرنا ٹھیک ہے۔ اپنا شوق پورا کرنا ہے۔ کسی کی ہدایت پر عمل کرنا ہے۔ مگر اس کی تہہ میں تو جاکر ذرا دیکھئے۔ ذرا گریبان میں جھانک کر دیکھئے کہ یہ کیا چاہتے ہیں۔ اگر کسی کو یہ توقع ہے کہ پھر وہی دن لوٹ آئیں گے تو یہ غلط ہے۔ انشاءاللہ پھر وہ حکومت نہیں آئے گی۔ پھر وہ خاندان واپس نہیں آئے گا۔ پھر وہی طریقے شروع نہیں کیے جائیں گے۔ پھر اس ہارس ٹریڈنگ پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا۔ وہ خواب تھا جو دیکھا تھا۔ اب اس کو یاد کریں آنکھیں بند کرکے اور مزے لیتے رہیں۔

جناب والا! ہم نے یہی دلائل سنے کہ یہ غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہوئے اسلئے یہ غلط ہیں۔ جماعتی بنیادوں پر ہونے چاہیئے تھے۔ جب جماعتی بنیادوں پر ہوئے تو پھر انہیں دوسرے طریقے سے کنڈم کیا جاتا ہے۔ اس پارٹی کو جو اکثریت میں ہو۔ جسے کسی طریقے سے حکومت دلوائی گئی ہو۔ کیا اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی بھی طریقہ اختیار کرے۔ کسی کو بلیو ایریا میں پلاٹ دے۔ کسی کو زبردستی اٹھا کر لے جائے۔ کسی کو کروڑوں روپیہ دے دے کسی کو کوئی چیز دے کسی محکمہ سے غلط طریقے سے پیسے draw کرے۔ کسی طریقے سے وہ اپنی حکومت کو مستحکم کرے۔ چاہے اس سے قوم کا اخلاق کتنا بگڑ جائے کوئی پرواہ نہیں۔ مگر اس کی کرسی سلامت رہے۔ اس کا کوئی جواز نہ قانون میں ہے، نہ اخلاق میں ہے، نہ اسلام میں ہے نہ تہذیب میں ہے اور نہ کسی مہذب معاشرے میں ہے جناب والا! یہ قرارداد لاکر میرے اس دوست نے اچھا نہیں کیا۔ میں یہ پوچھتا ہوں اس وقت کی حکومت کو کیا حق حاصل تھا۔ جس کی پارٹی میں میرے دوست آزاد رکن ہوتے ہوئے جاکر شامل ہو گئے۔ انہوں نے جو معاہدے ووٹروں سے کیے تھے کیا یہی معاہدہ ہوا تھا کہ جب اپنی پارٹی کی حکومت آئے گی۔ ہم اس میں مل جائیں گے۔ اب اگر اس پر پابندی لگ گئی ہے تو ٹھیک ہے۔ جناب! بنیادی حقوق کے بارے میں کہا۔

[Akhunzada Behrawar Saeed]

گیا ہے لیکن اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ آپ نے تو اپنی مرضی کی، اپنا بنیادی حق استعمال کر کے آپ کسی پارٹی میں جا کر شامل ہو گئے۔ اس کے منشور سے آپ نے اتفاق کیا۔ اس کا جو طرز حکومت ہے اس سے آپ اتفاق کرتے ہیں۔ لیکن کسی پارٹی کو بعد میں محض اس لئے چھوڑ دینا کہ اس کو دوسری پارٹی کی مدد سے بلیو ایریا میں تین کروڑ روپیہ کا پلاٹ الاٹ کیا جائے گا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ہر ناجائز طریقہ جسے foul means کہتے ہیں استعمال کر کے ووٹروں کی تعداد بڑھائی جائے یہ غلط ہے۔ پھر یہاں بینچوں پر بیٹھ کر کہتے ہیں کہ آج ہم ایک سو تیس ہو گئے، آج ہم ایک سو اڑتیس ہو گئے، آج ہم ایک سو چالیس ہو گئے۔ ارے جس وقت حکومت بنا رہے تھے جس وقت سٹیفن سولارز آ رہا تھا اس وقت آپ کتنے تھے۔ جس وقت آپ ہر قسم کے طریقے استعمال کر رہے تھے اس وقت آپ کتنے تھے۔ اب کیسے بڑھ گئے کیا جادو سے بڑھ گئے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

کمال ہے جناب: غلطی بھی کرو، زیادتی بھی کرو، "ہارس ٹریڈنگ" بھی کرو قوم کو بھی اسی لعنت میں مبتلا کرو۔ قوم کو بھی کرپٹ کرو اور پھر کہو اس پر پابندی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر اس پر پابندی ہو گی تو ہم میں وہ اخلاقی جرات نہیں ہے کہ اس کی پابندی کریں۔ ایسا کیوں ہے۔ کیا تم ہم سے یہ توقع کرتے ہو کہ جب بھی کوئی حکومت آئے گی ہم پیسے کے لالچ میں، کرسی کے لالچ میں کسی اور چیز کے لالچ میں اپنی پارٹی کو چھوڑ کر کسی دوسری پارٹی میں چلے جائیں گے۔ کیا اس پارٹی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اتنی low ہو۔ اب میں کس کس چیز کو شمار کروں۔ آزاد کشمیر میں جو الیکشن کے دوران واقعات ہوئے اور پھر یہاں پر تحریک عدم اعتماد کے دوران جو واقعات پیش آئے۔ کیا انہیں بھی یہ دوبارہ اچھالنا چاہتے ہیں۔ ہمیں تو سب کچھ یاد ہے۔ ہم نے تو سب کچھ دیکھا ہے۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔ کس طریقے سے کن حربوں سے

یہ ساری چیزیں کی گئیں ۔ کیا اس کو دہرایا جائے، نہیں ۔ انشاءاللہ ایسا موقع
پھر کبھی نہیں آئے گا ۔

یہ آرڈیننس جو پیش کیا گیا جیسا کہ سومرو صاحب نے فرمایا یہ قانون کی
شکل میں ابھی اسمبلی میں آرہا ہے ۔ وہاں اسمبلی میں پیش ہوگیا ہے ۔ وہاں
اس پر بحث کیجئے ۔ آپ کے بنیادی حقوق وہاں بھی مجروح ہوتے ہیں ۔
آپ کا بنیادی حق یہاں بھی مجروح ہوگا ۔ اگر یہ بنیادی حق ہے کہ آپ پارٹی
کراس کریں آپ کو اجازت ہو کہ آپ غلط کام کریں 'a licence to kill'
والی بات ہوگئی ہے ۔ کہ آپ کو اجازت ہو جو غیر قانونی حرکت ہو، جو غیر
اخلاقی حرکت ہو وہ آپ کریں ۔ پھر تو ٹھیک ہے ۔ پھر تو آپ جائیے بے
نک، پلازے بنوائیے، کسی نام سے، میں پلازوں کی تفصیل نہیں جانتا ۔ اور
کیا کیا فائدے حاصل کیجئے ۔ پھر سب کے بعد یہ کہیں کہ یہ قانون بنیادی حقوق
کی خلاف ورزی ہے ۔ یہ بنیادی حق نہیں ہے ۔ اگر یہ بنیادی حق ہے کہ ایک
شخص کو یہ آزادی ہو کہ وہ اس قسم کی اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ کرے تو یہ بنیادی
حق نہیں ہے ۔ ایسے بد لعنت ہو ۔ یہ بنیادی حق نہیں ہے ۔ یہ مادر پدر آزادی ہے ۔
آزادی کے نام پر یہ ایک گھناؤنے کردار کا شاہکار ہے

جناب والا! میں عرض کروں گا کہ اس پنڈورا باکس کو نہ کھولئے ۔ خدا کے واسطے
ایسے ریزولیشن نہ لائیے ۔ اس وقت ہم زندہ جیتے جاگتے ثبوت ہیں ۔ ان کارناموں
کے ان کرتوتوں کے، ان کرداروں کے جو گزر گئے ۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتا
ہوں کہ یہ قانون کی بھی غلط تعریف ہے ۔ بنیادی حقوق کی بھی غلط تعریف ہے
کسی بھی قانون سے دیکھا جائے تو یہ غلط تعریف ہے اس لئے میں اس قرارداد
کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ اسے مسترد کرے ۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! قاضی صاحب آپ فرمائیں ۔ اگر مناسب
سمجھتے ہیں جی قاضی حسین احمد صاحب ۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین! یہ آرڈیننس کی شکل میں ترمیم ایوان میں آئے گی۔ زیر بحث بھی آئے گی۔ اور ایوان کو موقعہ بھی ملے گا کہ وہ اس کے حسن و قبیح پر بات کر سکے۔ ہو سکتا ہے کہ اس آرڈیننس سے پوری طرح بہت سے لوگ اتفاق نہ کریں۔ اور اس کی بہت سی چیزوں میں ترامیم کی ضرورت ہو لیکن مکمل طور پر اس کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا اور اسی وقت اس پر فیصلہ کیا جا سکے گا۔ میرے خیال میں یہ قرارداد قبل از وقت ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں درخواست کروں گا اس قرارداد کو مسترد کر دیا جائے البتہ اس میں ترامیم پیش کرنے کا سب کو موقع ملے گا۔ اور ہم سب کو آزادی ہو گی کہ ہم اس پر بحث کر سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جی لالیکا صاحب آپ بھی کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں فخر امام صاحب اس پر فرمالیں تو پھر اس پر ووٹنگ کر لیتے ہیں۔

جناب جاوید جبار: جناب رول ۲۰۷ کے تحت مجھے دو منٹ دیجئے گا۔

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین۔ کورم ہی نہیں ہے اور ظہر کی نماز کا وقت بھی ہو گیا ہے اور کورم کے بغیر کیسے اس پر ووٹنگ ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سیکرٹری صاحب دیکھئے کہ واقعی کورم نہیں ہے (وقفہ) جاوید جبار صاحب چونکہ اب کورم بھی نہیں ہے۔ اور یہ پوائنٹ آؤٹ کر دیا گیا ہے۔

جناب جاوید جبار: آئی جے آئی شاید سینیٹ کی کارروائی میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ کیونکہ نہ کابینہ نظر آ رہی ہے نہ اراکین نظر آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں اٹھارہ میں سے بارہ تو بیٹھے ہیں

Due to lack of quorum, we will continue the topic under discussion. So, the House is being adjourned to meet again at 10.00 A.M. on 24.12.1990. That will be a Private Members' Day.

[The House then adjourned to meet again at ten O'clock in the morning on Monday, the 24th December, 1990].